



U23064

12-12-09

Title - ~~SHAB~~ SHABISTAN ALAMGEEER

Author - Alamgeer Mohd. Khan,

Publisher - Muzjed Aam (Akbarabad).

Date - N.A.

Pages - 262

Subjects - Urdu Shajasi - Kulliyat - D-Dawaween.





ان من الشعر لحكمة وان من البيان جحرا



المجلد المذكور من تذكرة شعراى رشك انورى و نظيرى و مجموعه  
غزليات سراير و شيفيرى اعنى



سنان عالمکیرى



مترجمه جناب خان والاشان امير باوقير شاعر و نظيرى  
عالمکیرى صاحب ام ششم



طبع في المطبع المسماة الكبرياء

URDU SECTION

RESERVE BOOK

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U23064



CHECKED-2002



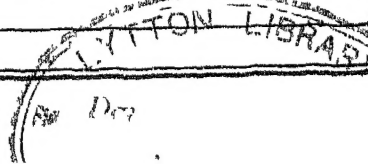
کتاب - تاریخ  
تجزیہ و تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و سپاس خالق زمان و زمین ذوالقوة المتین میں خاصہ سرسجود سے صفحہ قرطاس  
پر پردہ صریح میں نواسے سبحان ربی الاعلیٰ بلند ہو فتبارک اللہ احسن الخالقین  
ونعت حضرت سید المرسلین شفیع الذین میں ملک و زبان سے نعمۃ اعتراف  
وما ینطق عن الہوی ان ہوا لا وحی یوحی و صدائے فحوائے  
وما ارسلناک الا رحمة للعالمین زیب گوش ہوشمند رباعی

رسول شرق و مغرب امام ہیں ملک	کہ رباط شہن شہسوار کو نہیں است
زہے بلند مکانے کہ در صفت دعوی	ہمہ نشانہ او قرب قاب تو سین است

صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین الیوم الذین  
امین اباعد عالمگیر خان عقی عنہ اخلص بنود بن میان و ستیگر محمد خان  
بن نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ المخاطب بہ نواب دولہ بہادر



ضاعت اللہ افضلہا فی المیزان و رفع اللہ درجاتہا فی الجنان والی بھوپال بھو پال  
 شعور سے سنتا اور دیکھتا ہی کہ اکثر خواص و عوام و امراء عظام دیا رہنے اپنی اپنی  
 فراخ جو صلی و عالی ہمتی کے موافق جلسہ ہائے مشاعرہ منعقد فرما کر سرانجام دہی میں  
 کوشش بلیغ کی با وصف اسکے کسی جگہ گروہ شعرا میں اختلاف واقع ہو کر نوبت فساد  
 کی پہونچی کہیں سامعین کی دھوم و تماشائی کے هجوم کی بدولت اہل انجمن پریشان  
 و سیر شبستان بزرگ کا کل شمع سرگردان رہ کر خاموش ہو بیٹھے۔ اکثر بوجہ وقوع ہچھو  
 اتفاقات کوئی آرزو مند شاہد مدعا سے ہکنا رہا ہوا۔ الغرض محرم طور نے بعد مدت  
 حمد گوہر دیا کے تاجدار سیار کیہ آرائے بارگاہ جہاندارنی فریدۃ الآفاق حمیدۃ الاحلاق  
 محی مراسم عدل و داد ماحی آثار ظلم و فساد قبلہ اصحاب صفا کعبہ ارباب تنار شک و حاتم  
 سرکار نوال مجسم قدردان فیض رسان حضرت نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ کروں  
 آف انڈیا و رئیس دلاور عظم طبقہ اعلیٰ ستارہ ہند و تاج ہند و ستان و رئیس  
 بھوپال ادا مہا اللہ بالعز و الاقبال اپنے دیوان عام میں انعقاد بزم مشاعرہ کا التزام  
 کر کے بہ نظر حفظ و اتقدم شرکت ایسے شعراء سخن سنج کی مھوڑ و مد نظر رکھی  
 جو زمرہ اصحاب شغل میں داخل ہونے کا وثوق رکھتے ہیں ہر چند کہ اثر دہام نہایت  
 و سامعین نیز یہاں اوقات باریاب جلسہ ہوا کیا نظم

چنان از جوش مردم قحط حباب بود کہ نقش سایہ بردوش ہوا بود

مگر بفضلہ بعض منتظان کی حسن کارروائی سے جو اس ڈیوڈھی کے متوسلین سے  
 مثل غضنفر بنیشہ مردانگی معاملہ دان محمد فیض اللہ خان منتظم کارخانہ بن محمد  
 حبیب اللہ خان افغان - و خیر الانسا محمد سکندر خان بہتم توشکنی بہ

بن محمد انبیا خان قوم افغان و شیخ محمد نسیر الدین صدیقی محافظ کتب و بکری  
 کے ہیں تاختم شاعرہ کوئی صورت تناقض و تخالف کی عرض نہور میں نہ آسکی۔ جب  
 غزلیات ردیف واری یعنی تخلیق سے نایامی تختانی ختم ہو چکیں دل میں خیال  
 متمکن و جاگزین ہوا کہ غزلیات مذکور بہ مزید حالات تاریخی ریاست ہذا جس سے  
 سلسلہ حقیقت حال آبا ہی نامہ نگار منقطع نہ ہو بعد الطبع مطبوع طبع حقائق  
 کر دیباچہ تاکہ مورخان فرخندہ خصال و شاعران نازک خیال دیار و امصار اوس سے  
 محفوظ و محفظ ہو کر زمانہ حال و استقبال میں اسما و شعرا و شریک حلبہ شاعرہ کو جنھوں  
 نے منت اشتراک سے محرر دستور کو ممنون کیا ہی صفحہ روزگار پر یہ یا دگار و کثرت  
 داد و دید سے زندہ جاوید فرماوین۔ ذوق دہلوی۔

رہتا سخن سے نام قیامت تک فہوق | اولاد سے تو ہی یہی دولت چارشت

مختصر ہے کہ یہ مجموعہ مقل و دل موسوم بہ شہستان عالمگیری پانچ  
 فصل پر مبنی ہو فصل اول نام نامی و اسما و عظامی فرمانروایان بھوپال پر تریب  
 سہ تلوس و تاریخ و فائیں فصل دوم بیان میں وجہ تسمیہ بھوپال و ذکر آبادی  
 قدیم و جدید و احوال باغات و عمارات معہ ملخص جغرافیہ فصل سوم ملوہی

شعرا و شریک انجمن شاعرہ کے حالات اور نامہ نگار کے مراتب کی کیفیات سے جو  
 منجانب علیا حضرت سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال مرغی و مبدول بہ صنف عظمی  
 جوہین شاکی مقدر رون کے ملوہ | او کو میری سی دے خدا سمت

فصل چہارم میں عن غزلیات شاعرہ مرقوم ہیں فصل پنجم میں غزلیات و  
 اشعار متفرق مصنف مع خاتمہ الطبع و قطعات تاریخ منظوم۔



## فصل اول در کرنام نامی اسما عظامی فرمانروایان بھوپال بہ ترتیب سنہ جلوس و تاریخ وفات

امیر دوست محمد خان بہادر سیرازی خیل جو نوسل ساس بھوپال  
پیشوائے جماعت ارباب دولت و اقبال تھے ۱۲۸۰ھ ہجری میں بعد ملک و دارای شاہ  
فرخ سیر و بروایت تاریخ بھوپال بزمانہ آغاز سلطنت بہادر شاہ بن اورنگزیب  
عالمگیر بادشاہ تیراہ سے ہند میں آئے از انجا کہ بہ سبب ضعف سلطنت دہلی  
ہندوستان میں طوائف الملوکی کا عالم ہو رہا تھا انھوں نے ملک مالوہ کو فتح کیا  
اور بڑو شمشیر صاحب حکومت ہوئے ۱۲۸۰ھ ہجری کو قلعہ و شہر پناہ بھوپال بنایا اور  
پینسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ مدبر اور بہادر تھے بھوپال کے قلعہ فتحگڑھ میں منون  
ہیں نواب یا محمد خان بہادر بن امیر دوست محمد خان بہادر انکا سنہ  
پیدائش گیارہ سو پینتالیس ہجری ہو۔ قبل وفات والد اپنے کے ہمراہ نظام الملک آصف  
جاہ بہادر والی حیدر آباد کن کے کن کو گئے جس وقت خبر وفات دوست محمد خان  
کی نظام الملک نے سنی او کو خطاب نوابی اور خلعت مع ماہی مراتب عطا فرما کر روانہ  
بھوپال کیا۔ یہ بھوپال میں آکر عہدہ بیچدہ سال ۱۳۰۰ھ ہجری میں مندا مارت پر  
بیٹھے اور پندرہ برس تک حکمرانی کر کے تینتیس برس ۱۳۰۰ھ ہجری میں انتقال  
کر گئے انکا مقبرہ باہر قلعہ اسلام نگر کے ہو۔ یہ جگہ بھوپال سے بفاصلہ سہ کروڑ باب  
شمال شہر واقع ہو۔ تاریخ ہند مولفہ رستم علی بن محمد خیل شاہ آبادی  
کے دیکھنے سے نامہ نگار کو معلوم ہوتا ہو کہ امیر دوست محمد خان بہادر  
جکو بانی بہانی بھوپال و امام سجدہ مراتب جاہ و جلال جانا چاہیے علاوہ ولی

و بنیدار مغزی کے بڑے باؤل و کریم سا فر نوازی میں حیدر محمد چتر شمعون میں ممتاز تھے

مال ہمان بہ کہ بیاران ہی	گر نہ دہی بہ کہ بخاکش نہی
زر نہ پی منفعت احمی حکیم	بہر نہادن چہ سفال چہ سیم

### صائب رحمہ اللہ

از چرخ میتوان افروخت چندین شمع	دو لٹے چون رود ہمازدستان غافل مشو
میشود ہر کس بمقدار تواضع سر بلند	قطرہ ناچیس ز گردگو ہر از افتادگی

تاریخ بھوپال و ترک افغانی وغیرہ میں سردار دوست محمد خان بہادر و نواب  
یا محمد خان بہادر نور اللہ مرقدہا کی کیفیت ایسی شرح و بسط کے ساتھ نامہ نگار  
کی نظر سے نہیں گذری جیسے مولف تاریخ ہند جو بقول خود بعد حکمرانی نواب  
یا محمد خان بہادر تین سال بھوپال میں مقیم رہا حوالہ قلم عبرت رقم کرتا ہے۔  
تاریخ ہند میں ریاست ہذا کی شوکت و عظمت و فرمانروایان سالک کی جودت و سطوت  
آئینہ صورت نامی تمثال معلوم ہوتی ہے نامہ نگار کے نزدیک مولف مغفوکے بعض فقرات  
موثر کا یہاں لکھنا حسن تاریخ نگاری میں داخل اور و تیرہ صدق گوئی میں شامل ہے  
لہذا ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

اس میں مولف در سالہ ایک ہزار و یکصد و پنجاہ و چار ہجری در شہر بھوپال حرمہا اللہ تعالیٰ  
والزوال کہ از شرف اطراف و ہنرمندان اکتاف مالال است بہ تحسیر یک بعض  
بزرگان ہواہب نشان پائے مسافت تا مدت سہ سال در دامن اقامت  
کشیدہ فی الواقع از ان روزیکہ این مولف از بلدہ شاہجان آباد برآمدہ رہ نور د  
مسافت کفرستان بودہ آن مکان را دارالاسلام دریافت و بروایت بھوپال در وقت

از اوقات راجہ بھوج شمس الدین آباد بود بعدہ بہ تقریب در ارکان آبادیش متصو  
روداد مکر دیہ مختصر برکنارہ تالاب کہ از طول عمق سرآمد تالابہائے این دیار است  
آباد بود چون دوست محمد خان افغان سیرازی خیل حسن اتفاق از ولایت تیرہ  
متوجہ ولایت ہندوستان گردیدہ نزد برادران ہم جدی دقصبہ جلال آباد رسیدہ  
از انجا کہ چون ایزد مالک الملک منخواہد کہ یکے از بندگان خود را بدرجہ علیا رساند  
نخستین اورا مورد محن و مشقت گردانیدہ بدرجہ مقررہ وی کامیاب میگردد اندست

درین دیرکن رسمیت دیرین	کہ تہ تلخی نباشد عیش شیرین
------------------------	----------------------------

عارضہ مخالف و متنازع فیما بین برادران روداد تا آن خان والا شان تنها و بے سہا  
ظاہری از انجا برآمدہ بصوب ولایت مالوہ رسیدہ تدبیرات صائبہ و ترددات وفیہ  
بہ تشخیص بیشتر از بلاد آن ولایت پرداختہ و طرح عمارت آبادی شہر بھوپال در  
سال پنجم محمد شاہی ۱۱۳۷ ہجری یک ہزار کیصدوسی و پنج ہجری در حسن ساعات  
واسعدا و قات انداخت و از فرط عدالتش گویا کہ شیر و بزر درخورش ہمو  
و در وصف سخاوت گویا رشک حاتم طائی است بسیاری از بزرگان و  
اہل ہنران برآمدہ و سہم طعام اندومی شدند

خورشہاے الوان ز اندازہ پیش	بخوانہاے زرین نہادند پیش
----------------------------	--------------------------

و ہر کہ از بلاد اطراف میر رسید از نقود و اسباب اجناس صاحب اساس میشد

درین دو ہفتہ کہ میر آب این چمن شد	ز بہیج تشنہ جگر آب را در بلیع مدار
-----------------------------------	------------------------------------

و ہزار ہا مردم سپاہ پیشگی می یافتند و اہل استحقاق از دست جودش بہرہ می بردند  
چونکہ جواد و سخاوت پیشہ بود بدرجہ بختیاری ترقی و عروج فرمود و ہمایہ داد و دوش



### موالیان او فراوان شدند بیت

سخت بود مایه دوستی	که عالی بود پایه دوستی
کسی گوی دولت ز دنیا برد	که با خود نصیب به عقبی برد
به غمخوارگی چون سرگشت من	نخار کسی در جهان پشت من

چون آوازه ساحتش بمسامع کارپردازان سلطنت رسید بواسطه رسیدن حسین علیخان  
به منصب طوغ و نقاره و نوبت مع خطاب مورد مراعات بادشاهی گردید از آنجا  
که هر که برین خوان الوان روزگار همان است عاقبت شربت ناکامی ادرست  
فنا می چشد در <sup>۴۲</sup> ساله یکزار و یکصد و چهل و دو بر بستر مرض آخری خسید  
ماه شعبان طیر روحش بشا خسار آنجهان رسید فرد

بمرد آخر و نیکنامی بسرد	ز به زندگانی که نامش نبرد
جاودان نیست عالم فانی	تو درین جلوه دان کجایمانی
روے در ملک جاودانی کن	تر که گنجینه دیر فانی کن
دل بدنیای دنی احو دل نادان مفرور	انچه در مصر عزیز است بکعبان مفرور
دل در جهان مبند که این نهال	از بهر سرزمین دگر سبز کرده

بعد از آن جناب عدالت آف جلالت انتساب میر عالیجاه امارت و ایالت پناه  
سعالی صفات و اعالی سمات مورد تفضلات السلطانیه مهبط عنایات اخا قانیه حمیده  
امرای رئیس الشان زبدۀ خوانین سمو الملکان موبد الاسلام و المسلمین و  
نظام الدولت الدنیا والدین

گوهر حیرت شجاعت اختر برج جلال	آفتاب اوج ششمت مرجع عز و کمال
-------------------------------	-------------------------------

یعنی نواب یا محمد خان بہادر خلیفہ ارشدان خان عظیم الشان کہ ہمراہ  
نظام الملک در ولایت دکن بود درین مملکت رسید و حسن اوقات بر سدا مارت  
و دولت نشست و در جنگا مصدر ترددات وافرہ و منظر مساعیات متکاثرہ گردیدہ  
منظر و منصور گشت بیت

غزالے کہ جوید نہ سرو از پلنگ | شو د خاک از خون اولالہ رنگ

و درین مکان داد عدل و نصفت دادہ و اکثر از گرفتار شدہ و محکوم حکم  
فرمودہ - بتدابیر صائبہ خود از کنارہ دریاے نر بداتا پائین قصبہ سرویج مضبوط  
آورد - باوجود استیلای جامعہ غلیم کہ از ستارہ گدہ تا پائین دہلی عالے راغات  
و تاراج کردند - از حسن تدبیر آن امیر عدالت تاثیر ساکنان آن بلدان از حوادث  
ظلم آن ظالمان در امن و امان اند چنانچہ کمال شجاعت و ضوابط مملکت مورد اطمینان  
بادشاہی گردیدہ بنصب پنہزاری و پنہزار سوار و ماہی مراتب اختصاص یافت  
ہمان وقت جامع الفضل و کمال مفتی خیر السد ازین بیت تاریخ آن مراتب شمار کرد

بوجہ جہاد و اقبال و مناصب | مبارکباد ماہی و مراتب

و بحسن نیت آن امیر باتدبیر تصدیان آن مملکت ہر یکی لیاقتی دارند کہ برائے  
خود سرانجام صوبجات میتوانند داد نواب فضیل محمد خان بہادر بن نواب  
یا محمد خان بہادر بن سردار دوست محمد خان بہادر بعد وفات ولہ  
اپنے گے گیارہ برس کی عمر لگے گیارہ سو سترھ مین ریس ہوئے اوچھپیس برس  
تک حکومت کر کے چھتیس برس کی عمر لگے گیارہ سو اکانوے مین لا ولد مر گئے  
قلعہ کمنہ بھوپال مین مقبرہ انکا بنا ہوا ہے - مرد عابد پرہیزگار بے آزار تھے

چھوٹے خان چیلہ نواب کہ پانزدہم ذیقعد ۱۱۹۱ھ ہجری کو دیوان رست  
 ہوا اور چھبیسویں جمادی الآخر ۱۱۹۱ھ ہجری کو پھل سالہ مرگیا اور قلعہ فتحگڑہ میں اہکا  
 مدفن ہے آدمی مدبر و منتظم تھا اور اس دیوان کی کاوش سے سولہویں جمادی ولی  
 ۱۱۹۱ھ ہجری کو شریف محمد خان نبیرہ سردار دوست محمد خان بہادر اپنے  
 بھائیوں سمیت مار گئے نواب حیات محمد خان بہادر بعد وفات فیض محمد خان  
 اپنے بھائی کے ۱۱۹۲ھ گیارہ سو بانوے ہجری میں نواب بھوپال ہوئے ۔ اور  
 بتیس برس حکمرانی کر کے سولہویں رمضان ۱۲۳۱ھ بارہ سو تیس ہجری میں حلیت  
 کر گئے اور باغ اپنے میں مدفون ہوئے انکے عہد میں ریاست میں بہت خلل واقع  
 ہوا حتی کہ وزیر محمد خان بہادر مختار ریاست ہوئے نواب غوث محمد خان  
 بہادر بن نواب حیات محمد خان بہادر بن نواب یار محمد خان  
 بہادر بن سردار دوست محمد خان بہادر بعد وفات نواب حیات محمد خان  
 بہادر والد اپنے کے چہارم شوال ۱۲۳۱ھ ہجری کو تیس ہوئے اور سترہ برس  
 تک سند حکومت پر بیٹھ کر بہت وسوم محرم ۱۲۳۱ھ ہجری میں راہی ملک بچا ہوئے  
 انکے عہد میں وزیر محمد خان بہادر جو ۱۲۳۱ھ ہجری میں مختار ریاست ہوئے  
 تھے تمام کاروبار ملکی و مالی کو اپنی راے سے انجام کرتے تھے بہادر بے بدل  
 تھے ۱۲۳۱ھ ہجری اور ۱۲۳۱ھ ضلی میں راجہ گوالیار و ناگپور کی اسی ہزار فوج سے  
 جس نے بھوپال کا محاصرہ کیا تھا رستمانہ لڑ کر ہزیمت دی انیس برس تک با اختیار  
 حکمرانی کر کے سولہویں ربیع الآخر ۱۲۳۱ھ ہجری میں انتقال کر گئے شہر کے باہر  
 وزیر باغ میں مقبرہ انکا واقع ہے نواب نظر محمد خان بہادر بعد وفات

وزیر محمد خان بہادر والد اپنے کے ۱۱۳۱ ہجری میں بس بھوپال اور بانیوں  
 رنجیہ ۱۱۳۲ ہجری کو نواب بیگم صاحبہ قدسیہ دختر نواب غوث محمد خان  
 کے ساتھ تختہ اہوے اونیوین رنجیہ ۱۱۳۳ ہجری کو عہد نامہ سرکار کہنی  
 سے حاصل کیا او تین برس نو مہینے چھ روز حکومت کر کے اٹھائیس برس کی عمر  
 میں ۱۱۳۵ ہجری کو انتقال کر گئے انکا مقبرہ بھی وزیر باغ میں ہے نواب بیگم صاحبہ  
 قدسیہ تاریخ ولادت نہم رجب ۱۱۲۵ و سنہ جلوس ۱۱۳۵ ہجری۔  
 بعد وفات نواب نظر محمد خان کے مختار ریاست ہوئیں انکے عہد میں نواب  
 منیر محمد خان پسر میان محمد خان بہادر خان بہار وزیر محمد خان بہادر  
 تین روز بطور خاجہنگی کے بھوپال میں رہے حکیم شہزاد مسیح نواب ریاست کہ  
 آدم مدبر و نیک نام تھے چوبیس جمادی الآخر ۱۱۳۶ ہجری کو انکے عہد میں مر گئے اور  
 ۱۱۳۷ ہجری میں بمقام آٹھ غفران ماب نواب جہانگیر محمد خان بہادر  
 جد بزرگوار نامہ نگار پر فوج کشی کر کے لڑیں اور غرہ رمضان ۱۱۳۷ ہجری کو بواسطہ  
 سرکار انگریزی جاگیر تاحیات مقدار مصارف اپنی ریاست سے لیکر گوشہ عافیت اختیار  
 کیا اور ۱۱۳۹ ہجری میں انتقال کر گئیں نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر  
 جد بزرگوار نامہ نگار سنہ پیدائش جمادی الاولیٰ ۱۱۳۵ اور سنہ جلوس عشرہ  
 رمضان ۱۱۳۷ ہجری ہونے بہادر شہسوار خوشرو باخلاق مسافر نواز باذل غبار پر  
 قدردان اہل ہنر نوشت خواندین ماہر لکھ شاعر بھی تھے بہت و ہشتم ذیقعد ۱۱۳۸  
 ہجری کو سنہ حکومت ریاست بھوپال چھوڑ کر سریر خلد برین چربلوہ گر ہوئے  
 نواب سکندر بیگم صاحبہ تاریخ پیدائش بہت و ہشتم شوال ۱۱۳۳ ہجری ہو

پانزدہم محرم ۱۲۶۳ھ ہجری کو مختار ریاست اور نہم شوال ۱۲۵۶ھ ہجری میں والیہ  
 بھوپال ہوئیں۔ منظم اور عاقل تھیں بجلد و سے خیر خواہی ایام غدر سرکار انگریزی  
 سے سوم رجب ۱۲۵۶ھ ہجری کو جبل پور جا کر دربار گورنری میں برگنہ سپریم پایا  
 اور چوبیسویں ربیع الآخر ۱۲۵۶ھ ہجری کو الہ آباد جا کر دربار گورنری میں متغاد و خطاب  
 نیٹی حاصل کیا۔ اور ۱۲۵۶ھ ہجری میں مکہ معظمہ کو گئیں اور اوائل ۱۲۵۷ھ ہجری میں  
 واپس آئیں اور سیزدہم رجب ۱۲۵۷ھ ہجری کو انتقال کر گئیں۔ باغ فرحت افزا  
 میں مدفون ہوئیں اور انکی قبر پر حجرہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہی نواب شاہجہان سکیم صحت  
 والیہ ریاست بھوپال دام اقبال ما و عمر۔ تاج ولادت باکرامت ششم جادی الاول  
 ۱۲۵۷ھ اور سنہ جلوس مہینت مانوس غرہ شعبان ۱۲۵۷ھ ہجری ہی پانزدہم  
 محرم ۱۲۶۳ھ ہجری کو سرکار انگریزی سے خلعت ریاست بھوپال حاصل منہ مایا  
 اور نہم شوال ۱۲۵۶ھ ہجری کو اپنی خوشی سے منصب ولیعهدی کو قبول فرمایا  
 اور روز صدر نشینی سے انتظام ریاست میں ہمہ تن کوشش فرمائی۔ سمور و لشر  
 سرکار انگریزی ہوئیں اور چار دہم رمضان ۱۲۵۹ھ ہجری کو بمقام بندہ نبی دربار  
 گورنری میں خطاب درجہ اول نیٹی اور تمغای ہستار اور نشان شاہی پایا  
 اور ۱۲۵۹ھ ہجری کو دربار قیصری میں بمقام دہلی خطاب کروں آف انڈیا  
 وائس دلاور اعظم طبقہ اعلیٰ ستارہ ہند حاصل فرمایا الغرض  
 سرکار عالیہ دام اقبال ما کی قدردانی نے وجود ارباب کمال سے جو ہر ایک آفتاب  
 پیہ فضل و ہنر ہو گئے ہیں بھوپال کو رشک آسمان بنا دیا۔ اور اصابت رائے  
 عالم آرا سے حضور مدوحہ سے رعایا آباد خلق خدا شاد اہل علم آہستہ صاحب تسلیم

پیراستہ ہیں مخفی نہ رہے کہ عہد شاہجہانی کے محاسن تاریخ بھوپال و ترک افغانی وغیرہ میں فصل مذکور ہیں۔ ادا اللہ ظلال عدالتہا و جلال حکومتہا علی مفارق توابعہا و لواحقہا الیوم الدین بآمین۔ امین۔  
فصل دوم وجہ تسمیہ بھوپال ذکر آبادی قدیم و جدید و احوال باغات و عمارات میں مختص جسرافیہ ریاست ہذا۔

یہ شہر قدیم دوم صوبہ مالوہ ملک ہند میں خط استوا سے ایک سو گیارہ درجہ طولاً اور تیس درجہ عرضاً جیسا کہ غیاث اللغات کی جدول میں بھی لکھا ہے۔ ایک چھوٹے سے پہاڑ پر آباد ہے کہتے ہیں کہ راجہ بھوج والی و ہارنگری نے جو اب شہر پیران ہا مشہور ہو و پہاڑ کے درمیان جو ایک دوسرے سے قریب تر واقع ہی تھے وہ ایک پستہ بلند و مستحکم لمبا چوڑا باندہ کرتا لاپ تیار کیا اوس پستہ قلعہ بنایا بھوج پل اوسکا نام رکھا پال زبان ہندی میں پل کو کہتے ہیں جم کثرت تلفظ سے جو زبان پر بھاری تھا سا قح ہو کر بھوج پال بھوپال مشہور ہوا بعدہ رانی سال ٹلی زوجہ راجہ اودیات نے قریب قلعہ ایک بڑا مندر سنگین بنام سبھا منڈل بنایا جسکی تعمیر ۱۲ میں شروع ہوئی تھی اور ۱۴ سال تک بدی تیج روز و شنبہ تمام ہوئی تھی۔ یہ تاریخ بنا و اختتام اوس مندر پر لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ رانی اور راجہ نے پانسو برہمن اسجی مقرر کئے تھے تا وہ عبادت و ریاضت کریں اور چار بید۔ چھ شاستر۔ اٹھارہ پران۔ اور پگل وغیرہ علوم کو زبان سنسکرت طالب علم کو پڑھاویں۔ اور جاننا چاہیے کہ چار بید چار کتاب تصنیف حکیم بیاس سے مراد ہے جو بنام سیام بید۔ اتھرون بید۔ رک بید۔ یوج بید۔



موسوم ہیں اور چھ شاستر مراد چھ علم سے ہی بیا کرنا یعنی نحو و صرف و دھرم شاستر  
 یعنی فقہ نیامی شاستر منطق - جوش - علم نجوم - ولایت علم تصوف - بیدک  
 علم طب - اور اٹھارہ پران بجاگوٹ اور شیو پران وغیرہ اٹھارہ کتاب سے مراد  
 ہو جو ہندوؤں کے نزدیک بہت متبرک ہیں اور بنگل علم عروض و قافیہ کا نام ہی المختصر  
 انقلاب زمانہ سے مدت دراز کے بعد سمجھا منڈل ویران ہو گیا اور بستی بھوپال  
 کی ایک چھوٹے گاؤں کی برابر رہ گئی۔ ہمارے جد اعلیٰ سردار دوست محمد خان  
 بہادر اسلام نگر سے اکثر بیڑ و مرغابی قاز و کلنگ و سرخاب و حوہل و ماہی وغیرہ  
 جانوران دریائی کے شکار کھیلنے کو تالاب میں آیا کرتے اور کو تالاب اور پھاڑ اور  
 جنگل کی فضا پسند آئی۔ نہم ذی الحجہ روز جمعہ ۱۱۷۰ھ یکہزار کھید و چیل ہجری اوٹھون نے  
 راجہ بھوج کے قلعہ سے جواب بہ قلعہ کمنہ معروف ہی فیاضلہ زدگوڑ توپ کلان ایک  
 قلعہ مضبوط بنایا اور نام اوسکا فتح گڑھ رکھا۔ اور قلعہ نو سے تا قلعہ کمنہ اور کستور  
 اوس سے بھی آگے بڑھا کر فضیل سنگین شہر کی تعمیر کر کے شہر بسایا اور خاص اپنی جائے  
 سکونت مقرر کر کے آبادی میں بہت کوشش کی تھوڑے عرصے میں شہر آباد  
 ہو گیا۔ اور بعد اونکے نواب یار محمد خان نے اسلام نگر میں رہنا اختیار کیا مگر  
 نواب فیض محمد خان جب رئیس ہوئے تو اوٹھون نے قلعہ کمنہ بھوپال میں  
 سکونت اختیار کی بعد اونکے نواب حیات محمد خان کا زمانہ ہوا اونکے نائب  
 دیوان چھوٹے خان نے قلعہ فتح گڑھ کو جا بجا سے مضبوط بنایا۔ شہر  
 خوب آباد ہو گیا اور دیوان چھوٹے خان نے ایک پل تین پتھر گز لمبا  
 تیس گز چوڑا بہت مضبوط پختہ تعمیر کروا کر دوسرا تالاب دوسری طرف قلعہ کمنہ کے

بنایا بعد ازاں ۱۲۰۰ھ ہجری میں ناگیپور و گوالیار کی فوج نے دن میں تک  
 محاصرہ کیا رعایا بے بھوپال جلا وطن ہو گئی اور گولون کے صدمے سے شہر  
 سمارا اور ویران ہو گیا کہ مفصل یہ قصہ دفتر اول تاریخ بھوپال میں لکھا ہی ہے  
 واقعہ کے بعد نواب مظفر الدلہ نظر محمد خان بہادر کے زمانہ ریاست  
 میں از سر نو آبادی ہوئی لوگوں نے چھپرہ اور کھیرتل کے مکانات اکثر بد قطع بجا  
 نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کے زمانہ مختاری تک بیشتر قوم افغان ساکنان بھوپال  
 سپاہ گری کی طرف مائل تھی۔ ہتیار گھوڑا۔ اچھا رکھتے تھے زینت ظاہری و سامان  
 عشرت کی طرف امیر و غریب کیس کو توجہ نہ تھی جب میرے جد بزرگوار غفران تاب  
 نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ والی ریاست ہوئے ان کے  
 عہد میں فراغت معاش و اطمینان خاطر کا غلبہ ہوا نواب صاحب غفران  
 نے بیرون شہر متصل چھاوٹی انگریزی ایک چھاوٹی جہانگیر آباد نام بستی  
 اور وہاں کنارہ تالاب دیوان چھوٹے خان کے باغ و کوٹھی بنوا کر اپنا مسکن مقرر کیا  
 اور ہزار ہا روپیہ رعایا و سپاہ کو عنایت فرمایا تاکہ مکانات تعمیر کرے اہل سلیقہ  
 و تیزوار باب علم و فنل کا مجمع ہوا ہر طرح کی انسانیت طبائع میں پیدا ہوئی اہل بھوپال  
 نے اچھی پوشاک پہنا اور اچھا کھانا اور اچھے مکانات میں رہنا اختیار کیا عسائہ  
 شہر نے سب بآرام و آراش کی افزائش میں کوشش کی ان کے بعد نواب  
 سکندر بیگ صاحبہ غلہ نشین کی جب حکومت ہوئی سکین تمام شہر میں تعمیر ہوئے  
 فانوسین روشنی کی دور ویر استون پر نصب ہوئے صدائے مکانات بختہ بن گئے  
 پیشہ ور ہر شہر سے آکر آباد ہوئے اور عہد شاہجہانی میں فضل الہی سے اوس



سب آبادی آرایش شہر کی خوب تکمیل ہوئی اور ہوتی جاتی ہی اور ٹرکون کوڑیا  
 چوڑا کیا جاتا ہی اور ہر دور رخ بازار و نہر حکم تعمیر پختہ اور ممانعت تعمیر خام کا ہی اور  
 طول و عمق ہر دو تالاب مذکور سال حال میں سرکار عالیہ دام اقبالہ نے جو پیمائش  
 کرایا بموجب تفصیل ذیل معلوم ہوا ہے

### تالاب کلان

طول شمالی طول جنوبی عرض شرقی عرض غربی  
 ۴۸۳۳ فٹ ۳۰۷۷۷ فٹ ۸۲۷ فٹ ۱۱۸۳۱۸ فٹ  
 عمق اعلیٰ عمق اوسط عمق ادنیٰ حلقہ کل ۳۷۷۷۷ فٹ ۱۲۷۷۷ فٹ ۱۲۷۷۷ فٹ ۱۲۷۷۷ فٹ  
 ۱۸ فٹ ۱۲ فٹ ۱۲ فٹ ۱۲ فٹ

### تالاب خورو

طول شرقی طول غربی عرض شمالی عرض جنوبی  
 ۴۳۲۶ فٹ ۴۳۲۶ فٹ ۱۲۷۷۷ فٹ ۱۲۷۷۷ فٹ  
 عمق اعلیٰ عمق اوسط عمق ادنیٰ حلقہ کل ۳۷۷۷۷ فٹ ۱۲۷۷۷ فٹ ۱۲۷۷۷ فٹ ۱۲۷۷۷ فٹ

درمیان ان ہر دو تالاب کے جو راجہ بھوج کا بندہ اور اس پل قلعہ بنا ہوا  
 ہوا وکی زمین کی پیمائش اٹھارہ بگیہ بارہ لبوہ ہی اور اس شہر کے آس پاس  
 تہتر باغ از انجملہ بارہ نامی باغ یہ ہیں عیش باغ۔ نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کا  
 ورے چار دیوار پختہ و چند چاہ پختہ و اشجار میوہ و گلہائے خوشبودار و باوکی کے  
 ایک مکان سنگین و گچ کا وسیع اور خوش وضع اور ایک مسجد مختصر اور چند بنگلے

اسمین ہین فرحت افزا۔ نواب کندر بیگم صاحبہ مرحومہ کا باغ ہوا سمین سوا  
 اشجار و اشمار و از بار و روش بندی و چاہ ہاے پختہ و حصار ایک سجد عالی شان  
 اور باولی کے گرد ایک بڑا وسیع مکان ہے اور سرچو ترہ سنگین محجرہ سنگ مر مر خباب  
 مدوحہ کے مزار پر بہت خوشنما بنا ہوا ہے و لکشا مدار الملہام صاحب بہادر  
 مرحوم کا باغ ہے۔ وراے چاہ ہاے پختہ و حصار و روش بندی و کثرت اشجار  
 ایک بارہ دری نہایت تکلف بنی ہوئی ہے اور تحفہ اولیٰ فیضی آم کے درخت اور انگور  
 کی منڈوی اس باغ میں بہت ہیں۔ نور افشاں معتد الملہام راجہ کشن رام  
 متوفی کا باغ اشجار سیوہ جات و ریاحین سے سرسبز ہے حصار اور کوئین اس  
 باغ کے بھی پختہ ہیں نور باغ نامہ نگار کے جد بزرگوار نواب جہانگیر محمد خان صاحب  
 مغفور کا باغ ہوا سمین سواے اقسام اشجار پر سیوہ و گلہاے رنگارنگ و چار دیوہ  
 پختہ و روشماے خوش ترکیب قبر نواب صاحب بہادر مغفور کا محجرہ سنگ رخام و  
 سنگ مر مر اور میان امیر محمد خان صاحب مرحوم کا مقبرہ پختہ گچکا اور سلیمان جہان  
 بیگم کا محجرہ سنگ مر مر کا اور مسجد عارات عالی و عمدہ سے ہیں۔ اس باغ کی جانب  
 مغرب تالاب کی فضا بہت اچھی ہے اور جانب شمال جنگی فوج کی لہن ہاے پختہ  
 اور طرف جنوب کوٹھی نواب صاحب مغفور اور سمت مشرق میدان و وسیع قواعد  
 فوج کا صاف و ہموار ہے اس بہت سے یہ باغ بہت دلچسپ ہے راحت افزا  
 میان فوجدار محمد خان صاحب کا باغ جو حقیقی چھوٹے مامون نواب کندر بیگم صاحبہ  
 کے تھے انکا انتقال شانزدہم ماہ ذیحجہ ۱۲۸۱ ہجری میں ہوا مکانات پختہ منہدم پڑے  
 ہیں اور گلزار مرغزار ہی نشاط افزا۔ یہ باغ علیہ حضرت سرکار عالیہ والیہ

بجو پال ہی بہت وسیع وسیع آراستہ اور سپر استہ ہی در اسے چار دیواری پختہ و ابواب  
 عالی و کثرت انواع و اقسام اشجار اس میں چند کائنات نو طرز پر کثرت ہیں نو آب  
 اہر او دولہ صاحب کا باغ اس میں عمارات سنگین و پختہ قابل دیدن ہیں ریکو  
 ٹرک نے خراب ہو کر دیا نو اب صاحب موصوف کا مزار بھی اسی باغ میں ہے  
 نامہ نگار کا باغ جو نو اب منیر محمد خان کا باغ مشہور ہے۔ یہ باغ بیرون دروازہ  
 گنوری متصل شہر برب تالاب ہی بہت خوشنما چار دیواری کے اندر واقع ہے قبر نو اب  
 منیر محمد خان بہادر مرحوم بھی اسی باغ میں جانب مشرق اس باغ کے ایک باغ مختصر  
 اور بھی نامہ نگار کا ہے کہ بنایت خوشنما طرہ دار تیار ہوا ہے۔ چاہے مسجد کے علاوہ ایک  
 سنگین و پختہ بارہ دری برب تالاب واقع ہے۔ راجہ خوشوقت رای کا باغ  
 اس میں راجہ مذکور کی چھتری سنگین بنی ہوئی ہے اور باغ کی وضع بھی اچھی ہے۔ نو اب  
 محمد خان صاحب کا باغ جو حقیقی بڑے مامون نو اب سکندر بیگم صاحبہ کے  
 تھے اور ان کا انتقال بہت و ہنرمندی والا آخر ۱۲۸۶ھ ہجری میں ہوا۔ اس باغ میں  
 ایک ولی کنہ گروہ کے دو اسکے ایک پختہ مکان لداؤ کا بنا ہوا ہے اور مقبرہ نو اب غوث محمد خان مرحوم کا  
 اور مزار نو اب حرم محمد خان میان فوجدار محمد خان کا ہے وزیر باغ میان وزیر محمد خان بہادر  
 مرحوم کا باغ اس میں ایک مسجد ہے اور مقبرہ میان وزیر محمد خان صاحب و نو اب نظر محمد خان  
 مرحوم کا اور ایک باولی ہے گرد باولی کے ایک مکان سنگین منقش نہایت دلکش ہے اور  
 بھی چند کوہن سنگین حوالی باغ میں ہیں۔ اور اس شہر میں عمارات عالی سے چند  
 مکان تشریف لائق توصیف ہیں از انجملہ ایک سرکاری محل دوسرا موتی محل خلد نشین کی عمارت  
 تیسرا نو اب بیگم صاحبہ قدسیہ محل چوتھا نو اب حرم محمد خان کا محل پانچواں میان فوجدار محمد خان کی

کوٹھی چھٹا نواب امر اودوہ صاحب کا محل ساتویں بادل محل آٹھویں ہوا محل نویں غفران کا نواب  
 جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مغفور کی کوٹھی دسویں مدرسہ سلیمانی گیارہویں مدرسہ  
 کوٹوریہ بارہویں مدرسہ پرنس آف ولیم جو عہد شاہجہانی میں تعمیر ہوا اور اس شہر میں  
 اکیسویں مسجد پختہ ہیں ان کا محلہ جامع مسجد جو نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے بصرہ  
 پانچ لاکھ ساٹھ ہزار پانسواکیس روپیہ دوا نہ سے پاؤ بالا تعمیر کی ہے اور اس مسجد کی  
 بنیاد ۱۱۷۱ھ ہجری میں اور ۱۱۷۱ھ ہجری میں پوری ہوئی اور موتی مسجد جو فتحیدین  
 نے سنگ مرمر سنگ سرخ سے بوجہ نقشہ جامع مسجد دہلی تعمیر کی ہے عہدہ  
 و عالیشان ہے بڑے بڑے شہروں میں ان دونوں مسجدوں کے مثل مسجد نہیں  
 ہے۔ اور چھ لاکھ روپیہ سے زیادہ صرف کر کے نواب بیگم صاحبہ قدسیہ نے  
 نہ تمام شہر میں معرفت صاحبان عالیشان بھادربوائی ہے۔ سوائے اسکے اور بھی  
 بہت مکانات ذیققدور رعایا کے پختہ اور چوبی نقش اور سادہ کار خوش طرح  
 وسیع و بلند ہیں کہ ذکر اور کا موجب طول کلام کا ہے اور قلعہ فتحگدہ میں مکان توپ خانہ  
 و سیکڑین و غلہ خانہ اور محل بالا قلعہ کا اور قلعہ کہنہ میں مقبرہ نواب فیض محمد خان اور  
 مکان قید خانہ و کہنہ محل راجہ کسیری سنگہ بہت اچھا ہے اور چند گھاٹ سنگین  
 لب تالاب ہندوؤں کے بنائے ہوئے بھی مضبوط نفیس و نگین ہیں۔ اور سوائے  
 اسکے عہد شاہجہانی میں بیرون شہر کھوپال جانب گوشہ شمال و مغرب ایک عمارت  
 عالیشان و تصدیق نشان الموسوم بہ تلج محل و پل شاہجہانی و مدرسہ  
 و بنگلہ جات قصیر گنج وغیرہ واقع شاہجہان آباد تیار ہوئے ہیں۔  
 اسکی تقریف بیرون از حوصلہ تحریر و تقریر ہی ہے۔

## ملخص حب افیہ بھوپال

رقبہ اس ریاست کا چھ ہزار سات سو چونتیس میل مربع مکر ہی محال ہیر سیہ اس سے  
مستثنیٰ ہی جو بعد رخ ترازل زمانہ غدر بجلد و سے حسن خدمات و ثابت قدمی  
نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین سرکار انگریزی سے عطا ہو کر متحد و شامل قضا  
ریاست ہذا ہوا۔ رقبہ اوسکا چار سو اٹھتر میل مربع ہی جملہ سات ہزار دو سو بیالیس  
میل مربع ہوا۔ ریاست ہذا میں باشتنار دار الحکومت تین ہزار تین سو چونتیس موضع  
و قصبات ہیں چھ قلعہ نو سو تینتالیس ہندو تین سو تتر مسجد ایک سو چوراسی تالاب  
نو ہزار تین سو چھ کوئین ہیں۔ دو ہزار تین سو تتر بن باغ ایک سو اٹھانوے تکیے اٹھ لاکھ  
نواسی ہزار سات سو سترا دی ہیں ملک چار نظامت پر منقسم ہے تینتیس پر گئے چار  
ہاٹم تینتیس تحصیلدار تینتیس تھانہ دار مقر رہیں شہر میں چھپیس محلے چھپیس دفتر میں تین  
چار مطبع دس مدرسے اٹھ شفا خانے ہیں۔ مضافات میں چونتیس مدرسے تینتیس  
شفا خانے معمور۔ آمدنی خالصہ کی چھپیس لاکھ پچتر ہزار چھ سو اٹھادون روپیہ چار آنہ  
سال کی ہی جاگیرات علیحدہ ہیں۔



فصل سوم در حالات شعرا و شریک انجمن شاعرہ و کیفیت  
مراتب نامہ نگار کہ بجانب علیا حضرت سرکار عالیہ الیہ بھوپال  
دام اقبالہ امرعی و بذول است

لمنود تخلص ہی ہیچوان ژولیدہ بیان نامہ نگار کا جس نے حد اشت سن سے چتر

ظُلّ عافیت و شفقت شاہجہانی رشک اکلیل سکل فرق سلطانی کو اپنے سر پر  
 سایہ افکن پایا۔ اگر نامہ نگار و سکو اس سرزمین و اُلکے بسیط کا آسمان محیط کہے  
 تو بجا ہو کہ جہان جاتا ہو چرخ دوار کی طرح سر پر پاتا ہو۔ جواہر محبت مادی  
 بزرگ گوہر شہوار او سپر نثار۔ پدر بزرگوار کی سرپرستی ان مراعات و حسن التفات  
 کے حضور دراز دستی ہوزبان میں اتنی طلاقت بیان میں اسی بلاغت تقریر  
 میں اتنی وسعت تحریر میں ایسی فصاحت کمان ہو کہ جناب پھوپھی صاحبہ معظمہ یعنی  
 سرکار عالیہ والیہ ریاست بیوپال و ام اقبالما و حفظہا اللہ تعالیٰ عن احوادث الدنیا  
 و لو ازل الدین الی یوم الدین کے مراحم خسروانہ و مکارم بزرگانہ معرض اظہار  
 میں آسکیں۔ الغرض اس وابستہ دامن دولت کو سرکار عالیہ دام اقبالمانے  
 ہمد آغوش میں پالاجب کسین ہوش سنبھالا بواسطہ حضرات فضائل آیات مولوی  
 نور الحسن صاحب مغفور و مولوی بخاری صاحب سرور و مولوی عبدالرشید صاحب  
 کشمیری مرحوم نور اللہ مرقدہم و مولوی وسیم احمد صاحب رامپوری و مولوی  
 مفتی عبدالحق صاحب کابلی و مولوی محمد ہادی صاحب عمری سندیلوی علیہم السلام  
 تقلید گنجینہ علم عربی و فارسی نامہ نگار کے ہاتھ آئے۔ اور سلک منگلونی میں سرمد  
 شعراے روزگار حضرت استاد یسیان عنایت محمد خاں صاحب مد مجہد  
 نے رہنمائی فرمائی۔ سرانجام امور تدبیر منزل و مطالعہ کتب عربیہ و فارسیہ  
 و انگریزی و تواریخ و غیرہ کا اتدن مشغلہ ہو واقعی یہ سخت مرحلہ ہے ع  
 کار دنیا کسی تمام نکرد

ش

رشیہ خود در زمین عاریت محکم کن

عالم بالاست جائی این نہال بارور



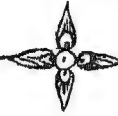


بلاسپوری مضاف دارالریاست مصطفیٰ آباد عرف راسپور رہوہلیکنڈ و خاص  
 نبیسہ داماد نواب غوث محمد خان بہادر نواب حیات محمد خان بہادر بن نواب  
 یا محمد خان بہادر بن سردار دوست محمد خان بہادر جنکا ذکر فیصل فرمانروایان بھوپال  
 میں گذرا۔ اگر نامہ نگار انکی شان میں مستغنی عن الحمد والالتباب کہے تو زیبا ہی لہذا  
 انکشاف حالات واقعی پر اکتفا کر لیا جائے کہ محمول بہ بالغہ نہ ہو درست و بجا۔ انھوں نے  
 بزمانہ اوائل خاص اپنے وطن میں مولوی سید آل حسن و مولوی سید عثمان علی  
 عثمان تخلص و مولوی حکیم محمد یوسف خان یوسف بلاسپوری سے کتب درسیہ فارسی  
 کو پڑھنا زمان بعد حسب ایما والد ماجد خود راسپور آکر اُسوہ کلام اور روزگار شیخ احمد علی  
 صاحب احمد کی شاگردی سے نامور ہو کر تا بہر سی استعداد معقول بجلہ چاہ شور کہ ایک  
 محلہ محلات مشہورہ راسپور سے ہی اپنی ہمیشہ مرحومہ کے گھر مقیم رہے۔ نامہ نگار  
 بسبیل اذکار کبھی فرمایا ہو کہ یہ ہمیشہ سیری باعتبار شفقت مادر شفقت سے کم نہ تھی۔  
 اسی طرح حسن التفات کے بارہ میں اپنے اخوی احمد حسین خان برادر کمین  
 علی حسین خان کے جو محلہ مذکورہ میں کوٹھی والے مشہور ہیں سکر گزار پائے۔  
 انکی طبیعت خیر طوئیت آغاز سن شعور سے مالل سخن ہو کلام مجر نظام میر احمد علی رسا  
 راسپوری شاگرد شیخ علی بخش بیمار و سید اسماعیل حسین میر مرحوم شکوہ آبادی شاگرد  
 شیخ امام بخش ناسخ کو دکھایا ہو۔ اور نیز خاص جلسہ ہائے مشاعرہ سرکار راسپور  
 میں شریک ہوتے رہے جہاں بڑے بڑے شعراء نامی مثل منشی مظفر علی  
 اسیر شاگرد مصحفی منشی امیر احمد شاگرد اسیر و نواب مرزا خان داغ شاگرد ذوق  
 الخطاب بہ خاقانی ہند و خواجہ ارشد علیخان قلق و شیخ امداد علی جسر و میر



ضامن علی جلال وغیرہم جو تلامذہ شیخ امام بخش ناسخ سے مشہور آفاق ہیں اور  
 جنکا وطن نواب صاحب بہادر والی رام پور کی قدردانی نے اوس خطہ  
 گلزمین کو بنادیا ہو موجود ہوتے۔ غرض بتایا پنج رمضان المبارک ۱۲۸۱ھ ہجری  
 حسب ہیش اپنے خسر میان فخر محمد خان صاحب جاگیر دار کے جو اخوان الہیہ  
 میں بڑے صحیح نسب اور دودمان والا سے میرا زمی خیل کے شمار میں فرد واحد  
 تھے بعد ازاں مدراج نسب و محضر نامہ مختوم حسین موہر شرفار بلا سپور و امرا اور  
 محبوبان حسین کی افشان و خیم کشان کا حسن دکھائی تھیں قصبہ بلا سپور  
 بھوپال آئے انکے خسر نے بڑی عالی ہستی کو کام فرما کر نکاح انکا بصرف زرخیر  
 اپنی دختر خاص کے ساتھ جو موسومہ بے نصیر بیگم بنت صاحب بیگم بنت نواب  
 غوث محمد خان بھادر تھی کر دیا۔ تا بحیات اپنی اہلیہ کے کہ اوس مغفور  
 کے نام موضع جاگیر کی سند تھی اور تین چار ہزار روپیہ آمدنی کا سالانہ ملتا تھا ہر صورت  
 فارغ البال رہے۔ جب انکی اہلیہ نے مرض اکملہ انتقال کیا اور اپنے فرزند  
 معصوم مرحوم کے داغ کو خانہ گورتار کار روشنی کے لئے چراغ بنایا۔ سرکار  
 عالیہ دام اقبالانے کہ بیشک سرزمین ہند کے آسمان سخاوت کی آفتاب ہیں انکو  
 بدستور قدیم حکم منصب میں بزمراہ اخوان الہیہ متفخر و نامور رکھا۔ مرد مذہب  
 و متین و خوش خلق و خلوت گزین صاف باطن پاک نہاد مجمع محاسن گرامی نژاد  
 ہیں عابد و زاہد ہیں خیر خواہ کافہ الامام بھی یقینی ہیں۔ انکی تصنیف منیف سے  
 رسالہ واجب العمل مطبوعہ نظامی ۱۲۹۱ھ ہجری میں جو شائع ہو چکا ہے وہ  
 عام خلق الہی کی ہمدردی پر دال اور انکی نیک نیتی کا شاہد ہی متانت اور بلاغت

اوس ماقل و دُل کی محتاج زبان ناطقہ نہیں قلمِ طبع نے مواظف و مضامین  
کے دریائے متلاطم بہاے ہیں باعتبار شمار سال سینتیس برس کی عمر ہی اور بو ثوق  
خصائل و فضائل و اطوار و کردار و تجربات سرد و گرم روزگار یہ جوان بیدار  
گویا پیرِ مہتاب سالہ ہیں۔ مدت سے طبع مبارک کاشف اسرار اندرز و انداز  
ہی فکر اشعار سے انکار ہی۔ انکا یہ قول ہو کہ شخصِ رفاہیت کوش خلق اللہ ہی  
فضل ہی اور جو کلام مفید عام نہیں مہل۔ چونکہ انھوں نے رسالہ واجب العمل  
کے ۲۷ و ۲۸ صفحہ میں شاعری کی ہجو ملیح کی ہی لہذا بہت اندراج نامہ انکی غزلیات  
کے لینے میں ادھر سے ادھر سے دینے میں انکار رہا۔ ہر آئینہ سبھی  
نامہ نگار جو دو تین غزلیں بہم پہنچیں تبرکاً و تمیناً دین حرفِ لاف میں نیابہ کین۔



عاقِل تخلص سخن پیوند شیرین مقال فارس ہمار جاہ و جلال بیان غل محمد خان  
صاحب بن میان شیر محمد خان صاحب بن میان امیر محمد خان صاحب۔ نامہ نگار  
کے عم بزرگوار اخوان الریاست میں اعلیٰ درجہ کے ذی اعتبار و باوقار ہیں  
اصناف سخن پر قدرت اور انواع کلام میں مہارت رکھتے ہیں اور اخلاق  
معنوی کو آپکی شمائل صوری پر ترجیح ہی۔ اور تو تیا لے مروت آپکی چشم شرم گین  
و دیدہ حق بین میں طرفہ سرمہ منظور نظر ہی۔ اور شعرا احباب نوازی و دشنام  
و مسازی بصدا سلوب رعنائی زیب بر۔ سرمایہ علم و فضل آپکے بخت اسعد کی  
ایک دولت لازوال ہی اور رضاعتِ حلم آپکے سینہ بے کینہ میں امانت بے قیل و کا

نفسانیت سے خالی صلاحیت سے مملو ہیں وصف انسانیت سے موصوف  
 ثقاہیت سے دود و ہین تواضع عمدہ نعمت قسام ازل نے آپ کو عطا فرمائی  
 وضع داری ایک مرغوب چیز دنیا میں آپ کے ہاتھ آئی اوصاف صفائی دل اگر  
 لکھے جائیں کیوس دوا اوصاف آئینہ کا جلوہ دکھائیں روئے ماد لبان  
 جو ہر سیاب سفید ہو جائے ہر سطر بزرگ عصائے سمین غلطان نظر آئے  
 آپ کا چراغ زندگی چالیس برس سے کاشائے عالم میں روشن ہی اور فن  
 شعر میں محمد عزیز اللہ خان عزیز سے استفاد فرماتے ہیں -

عزیز تخلص نشئی جاد و تقریر سبد معنی دل پذیر صاحب علم و حیا جامع محاسن  
 تسلیم و رضا محمد عزیز اللہ خان بن محمد فیض اللہ خان بن منگل خان بن  
 ماہ علیخان عالی دو دمان قوم بگوش سے منسوب متوطن بلدہ بھوپال - اس عزیز  
 مصر و لہاے اہل سخن کا گوہر ذاتی و جوہر صفاتی معنی طراز لفظ یوسفی و مطلع  
 نور افراے ماہ کفانی ہی - ہلال اسکی طبع روشن سے اپنی اسناد اقتباس  
 انوار کو مستند پاکر لفظ انبساط و سرت یہہ بخود بالیدہ ہوا کہ مہر مستنیر شامگاہ خجلیت  
 و زرد روی سے عرق تشویر ظلمت شب میں ڈوب ڈوب جاتا ہی اصدا ان  
 طبع زکین طبعان معنی آفرین نے اسکے قطرات نسیان فیض سے وہ وہ گوہر  
 ضیا پر و رحاں کئے ہیں کہ جنکے رشک صفا سے لولی فلک گوشوارہ عقد پروین  
 و پرین کو پا انداز چرخ پر بھینک بھینک دیتی ہی - جہان او سکا شاہنکین و وقار  
 کرسی نشین ہو و مان ذرہ غبار باد پہا با فراط ثقلت دوش سرج عا پر وہ گران

سنگ ہو کہ قلعہ قاف سر فلک فرسا او کی تاب برداشت سے غبارِ زیدہ نیستی  
 و تو تیا چشمِ عدم ہو جائے۔ اب کلیدِ طلسم چیل سا لگی سیرگاہِ طورستان  
 عالمِ ایجاد و تکوین کا پرہیز ازان طلسم بند قدرت نے اس فاتحِ بابِ طلسم کو عطا  
 کی ہے۔ مردِ بامروت متوسلین ریاست سے ہیں فی الحال محکمہ سائر کل میں بعد  
 سرشتہ داری مامور اور وضع داری کے ساتھ نزدیک و دور مشہور ہیں۔  
 جیسی انکی صفات باطنی سبب نازش اخلاقِ حسنہ ہیں ویسی ہی صفاتِ ظاہری  
 خلعتِ علومِ عربی و فارسی سے محلی ہیں۔ زلہ ربائی خوانِ فیضِ علوم جناب مولوی  
 نظام الدین صاحب و مولوی پناہ محمد صاحب و مولوی عبداللہ خان صاحب  
 سیر و پرماندہ ہیں عالمِ طفولیت سے طبعِ رسا مائل سخن ہو چدے سیان  
 ایا ز محمد خان صاحب بھوپالی نے انکے کلامِ شیرین کو قندِ مکرِ کربانی زمانا  
 بطورِ نحو و شوقِ سخن ہے۔ جواہرِ مضامین نگین و دلفریب و لالی اشعارِ ابد از زیب  
 بساطِ اوراق ہیں

تمیزِ تخلص صاحبِ کرب خوب وادائے مرغوبِ رطبِ اللسانِ عذیبان  
 جوانِ ذہینِ ظریفِ متینِ عاملِ علمِ یقینِ منشیِ شیخِ منیر الدین بن شیخِ منون  
 بن شیخِ کمال الدین۔ الصدیقی۔ یہ مردِ سنجیدہ شعرا و اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ  
 اور لباسِ اطوارِ پسندیدہ سے پیراستہ ہے۔ سینہ اس صاحبِ صوم و صلوات کا  
 جواہرِ زواہرِ معانی کا سفینہ ہے اور طبعِ رسا نقو مضامین کا گنجینہ و وطنِ قدیم  
 اماجدِ منیر الدین موشمس آباد عرصہ صد سال سے والد ماجد اس ذلی شعور کے

وارد سواد خوش بنیاد ریاست ہذا ہوئے اور گلزمین قصبہ باری کو جو مضافات  
ریاست ہذا ہی شیمین سکین بنا کر ملازمین نواب بیگم صاحبہ قدسیہ میں نقل  
اور زمرہ متوسلین حضرت مغفور میں شامل رہے۔ منیر الدین نے بعد تحصیل  
علم ہندی و فارسی بصلوات سرانجام خدمات لائقہ دولت سرفرازی و تقدیر کینی  
سے کلک سہی و عرق ریزی کو کمزور تحسین و آفرین بنایا۔ عرصہ ہشت سال سے  
ملازمین راقم اور اق کے شمار میں بعد ہمارے مختلفہ مشل دار و غلی کوٹھ و باورچیخا  
و کارخانہ و صطبل وغیرہ مامور ہو کر احوال محافظت خانہ رو بکاری نامہ نگا رہے  
اور شعر و سخن میں نسبت تلمذ نامہ نگار ہیچمدان کلیل اللسان کی طرف منسوب۔  
بیوت عمر کے خانہ چلم میں فروکش ہو کر ہر اشعار آبدار کا ہر مصرع جرتبہ سک و آریہ  
اور قابل دید



اخلاص تخلص صاحب سیم و ذہن تویم زبدہ جو انان مستقیم الوضع شیخ  
نور الحسن خلف شیخ کرم حسین شعثہ آفتاب ہدایت و لمعہ شمع بنجابت و شرافت  
قاضی داؤد انصاری دراصل ہرات وطن تھانی احوال قصبہ جلال پور  
عرف دہی ضلع راسے بریلی سکین ہی۔ تاجیات شیخ کرم حسین سند عالی مضافات  
ریاست ہذا کو تخت فریدون و سندجم ہر ناز رہا اور بعد انتقال پدر خود  
اخلاص نے بھی اسی ریاست میں بعد ہمارے مختلف سرفرازی حاصل کی زبان  
اوس گروہ حق پڑوہ میں شامل ہو کر محرر کارخانہ جات رستم راجو بنجابت العباد  
نامہ نگار کے سپرد ہے اخلاص کو خوش سلیکی و نیک طینتی سے وہی نسبت ہی

جو گل کو رنگ و مشک کو بو سے تلامذہ مرزا آغا حسن امانت لکھنوی مین  
سربر آوردہ ہیں اب بشق سخن بطور خود کرتے ہیں۔ گو بظاہر شاہان مضامین  
و لغز و رنگین ادا و بیگانہ مزاج اس خوش فکر و رنگین طبع کے فیض و امانت  
سے بے بہرہ و نا آشنا ہیں مگر اسکی بندش تازہ و ترکیب چست کی آرزو و شہی  
باطناؤ کو بھی بے چین کیئے ہوئے ہے اکثر بزم آریاں شعر و سخن سے اتحاد  
قائم و خصوصیت مستحکم ہے۔ بتیس برس سے اس عالی خاندان کی بلبل روح گلزار  
قالب کو نشیمن جاکر باغ باغ ہو رہی ہے بہار طبع رنگین اخلاص سے اوراق  
نامہ رشک دامن گلچین و غیرت گلزار ریاحین ہیں \*

عیش تخلص صاحب طبع وقاد و ذہن نقاد شاعر بمثل و نظیر شیر برنا و پیر  
مور و مراحم سرکار عرش سریشی محمد شاہ میر خان ساکن بھوپال۔ مرد کامل  
بیگانہ و نیک نہاد فرزانہ خیر اندیش ہر خویش بیگانہ محافظ جواہر خانہ سرکار  
ابد قرار دام اقبالما۔ بڑے محقق و مدقق عباد زہاد سے ہیں و ج طبع جواہر  
زواہر علوم عربی و فارسی سے ملو رکھتے ہیں اور افتخار باریابی دربار دربار گرا  
ابد قرار و شرف حضوری حضار فلک اقتدار سے خود کو سرخرو اس مرد سعادت  
نش و پاکیزہ روش کی تعریف احاطہ تقریر سے بیرون و حوصلہ تحریر سے  
افزون ہے۔ روح انکی چالیس برس سے خانہ تن و مکان بدن مین بمنزلہ رنگین  
جاگزین ہے باقی کیفیت تلمذ و غیرہ افسوس کہ نامہ نگار کے حیطہ علم سے باہر رہی  
فلہذا التشریح حالات مابقی مین ناگزیر۔ مداد مجبورہ صریح نامہ کے لئے سبزہ گلو گیر



گلشن انکار کی بہار گھماے اوراق پر غیرت صحن جنان و رشک باغ رضوان ہی۔

عاشق تخلص صاحب کربلہ و طبع ارجمند عندلیب نواسخ گلستان جاد و بیانی  
 زند بان زمزمہ سرا بوتان خوش امانی آوارہ مزاج ظرافت استراچ  
 ماہر اسلوب و بجونی۔ عزیز مصر خوبروی یوسف صاحب ف دولت  
 صاحب ابن کپتان بانوک صاحب قوم فرانسیس منجمہ متوسلین ریاست ہذا  
 معزز و محترم۔ درس و تدریس میں کماہمت چست و عزم سخن سنجی درست رکھتے ہیں  
 تفنگ اندازی میں طاق۔ آہو پستی میں شہرہ آفاق مرد شجاع و دلیر ہیں  
 غوال آسانکی نظرون میں شیر ہیں انکے انفاس اگر نسیم سحری کا دم بھریں تو  
 جاسے شگفت و محل تکلم نہیں کہ افسردگان سرد مہر ہیاے رنج و تعب و خاموش  
 نشینان بزم تہذیب و ادب کو گو غنچہ واردل گرفته و لب بستہ ہوں انکی گرمی صحت  
 و مجالست سے گل خندان کی طرح کھلکھلا نا پڑتا ہی۔ بظاہر ترکیب انسان و بیاطن  
 خاصہ کشت زعفران رکھتے ہیں۔ ہتیس سال کا عرصہ ہوا کہ انھوں نے کتم عدم  
 سے جلوہ گاہ ظہور میں قدم رکھ کر آب یاری باغبان کائنات و سیرابی نخلبد چمنستان  
 موجودات اپنے نہال قامت کو گلشن عالم میں سیراب و شاداب پایا۔ مولد داراللا  
 بھوبال ہی انکی طبع نگین کے گھماے نتائج بساط اوراق پر چیدہ ہیں۔

حافظ تخلص شیرین زبان فصیح بیان اشرف خاندان سیادت امجد و دودمان

شرافت سرو بستان مجد و بہا جامع مزیایے فہم و ذکا صاحب تصنیف و تالیف  
حافظ سید ممتاز علی بن میر اعجاز علی حسینی جعفری بھوپالی روبرو نویس محکمہ  
نیابت ریاست ہذا خلق و مروت توام رکھتے ہیں اور سرمایہ علم بقدر ضرورت  
فراہم۔ اگر ہیہ شناور بحر لطافت و سعادت فکر رسا کو دریائے موج معانی میں  
غواص بنا کر کلک جواہر سلک اوٹھائے۔ گوہر مقصود سے درج طبع کو صدف  
کا غد کو درفشانی خامہ سے سفینہ مروارید بناے۔ غنچہ سخن کی تشنگی کے لیے  
اس گلشن پر صدیقہ رشد و ستاد کی فکر پر بہار نسیم سحر کا جھوکا ہے۔ اور گونہ  
مضامین کی تازگی کے لیے اس چمن پیرائے روضہ نقابت کی طبع نگین باد بہار  
کا گلگونہ۔ از اہم معانی کی شادابی اس بلبل گلزار فصاحت کے دم سے رونق تازہ  
دکھاتی ہے گویا کہ نسیم صبح دم غنچوں کے گلے سے جھوم جھوم جاتی ہے۔ اوائل میں  
انکے چمن افکار کے نہالان نتایج بنخلندی شیخ محمد عسکری موزون ہوتے  
تھے۔ اب مولوی قدا علی صاحب فارغ مراد آبادی سے انکے ایسے تعلقات  
ہیں جیسے خسرو خاور سے شاہ انجم کے

بعد نو میدی بے امیدات	در پس ظلمت بے خورشیدات
-----------------------	------------------------

شیخ جیہہ تاریخ ولادت ہی جس سے درجات عمر کا چونتیسواں درجہ ثابت ہوتا ہے  
انکی افکار گہر بار کے نتایج سے سفائن اشعار رشک اصدا ف مروارید ہیں

عسکری تخلص تافلہ سالار سخن سخاں رونق افزاے انجمن شاعران کمن۔  
سیکدہ آشام بزم سخنوری شیخ محمد عسکری خلت شیخ غلام ضامن صاحب جوم



برادر مامون زاد مدار المہام نشی محمد جمال الدین خان صاحب بہادر متفقہ  
 متوطن خاک شاہجان آباد عرف دلی نزیل دارالاقبال بھوپال - یہ ایک عجیب  
 بزرگ شخص ہیں انکے اشعار انکے اسرار و اردات دل کے انکشاف و عقدہ کشائی  
 میں ناخن گرہ کشا کا کام کرتے ہیں بندش الفاظ ہر ایک سے نرالی اور انداز شاعری  
 سب سے جداگانہ دیکھیے تو ہر شعر ماجرے قلب و سرگذشت مضمر کافانہ ہی  
 بزم سخن انکی شرکت سے رونق پذیر مگر دامن سخن میں قوت ناطقہ انکی سرسہ گلو گیر  
 دیا رہنا میں جہان کہیں بزم شعر قرار پائے غیر ممکن ہو کہ انکا شوق خضر آسار نہانی  
 کر کے کشان کشان انکو وہاں نہ پہنچائے باوصف اس ضعف و ناتوانی کے  
 کہ (کی پیری صدا آزار) ہجوم امراض میں یہ حضرت نگین وار جلوہ گر ہیں - مگر ولولہ آسا  
 غریبخوانی عالم نوجوانی سے زیادہ غوغائے قیامت زاسے افزون تر - بزم  
 سخن میں انکے جوش و خروش سے شمع محفل کو باوصف آتش زبانی انکے قابل  
 اکثر خاموش ہوتے ہی - اشعار فی البدیہہ گانے میں انکے کلام کا نیا انداز ہوتا ہی  
 گویا کس گرم خرام ناز شاہ طناز ہوتا ہی مگر بار بار دیکھا کہ انکے ہر دو مصرع شعر  
 شواہد معانی کی مفارقت سے صفحہ قرطاس پر او داس مانند آغوش یاس ہیں  
 بعض محاورات اساتذہ جیسے یہ لفظ - ہیکا اور تہیگی - وغیرہ جو فی زمانہ ستر و کہ ہیں  
 اس نادار وجود بزرگ کے نزدیک ناجائز و غیر فصیح نہیں بدین وجہ انکے اکثر  
 اشعار ناخن بدل زرن کا بھی ایسے ہی الفاظ سے قافیہ مضمون تنگ نظر آتا ہی  
 پھر باوجود اسکے اگر یہ عجوبہ روزگار کو چہ شاعری میں قدم تعلی اوٹھائے  
 فلک الافلاک کو باطن میں و حنیض مارو میں کی طرح فرش پا انداز نہائے

انکی وضع خاص کے اشعار اگر درج نامہ ہوتے ناظرین ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جاتے مگر قال اللہ تعالیٰ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا قِصَّة مَخْصَصہ چالیس برس سے ریاست ہذا میں خدمات شایستہ پر فخر رہے چند سے نامہ نگار کے ہاں بعدہ جلیلہ کا مداری جو پچتر روپیہ ماہوار مستقل طور پر مہینہ قائم مقام رہ کر زمرہ متوسلین مناصب میں شامل ہوئے مراحل شہین جادہ زندگانی سے ساٹھویں منزل میں نازل منزلہ میں اور کوس اقامت پر شادیاں کی طرح متواتر ڈھکا لگا رہے ہیں

در کمن سالی زمرگ ناگمان غافل مشو | برگ چون شد زرد از باد خزان غافل مشو  
خدا سے عزوجل انکے انفاس میں برکت عطا فرماوے اور انجام بخیر۔ شوق شعر والد ماجد اپنے سے بہم پہنچائی ہو انکے چین افکار پر بہار کے نوخل نتائج بعد قطع و پڑا  
اغصان بیجا و افغان نازیبا ناظرستان نامہ کو مہر آئینہ موزون کرنا پڑا۔



## فصل چہارم در غیبت شعری شریک انجمن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ردیف الالیف

غزل نمود

ہو تصور سخت مجھ کو اک بت بے پیر کا | سنگ پر گھاہی کیا نامہ مری تقدیر کا

ہی دلا دیوانہ کی چاند سی تصویر کا  
 تھا دم قصید کیا انداز اونکے تیر کا  
 ہی جو فندق سے بزرگ شمع ہر نگشت یا  
 کیوں نہیں کرتا ہی ای غلام شہید رو سفید  
 تیرہ ہو جائے شب نہ مثل شبہا ہی موت  
 رات کو وہ غیرت شمشاد آیا خواب میں  
 جسکو دیکھا اک نظر تو نے وہ تیرا ہو گیا  
 سیری حیرانی کی یاد آنے سے حیرت ہو گئی  
 دفن ہو کشتہ جہان اوس سیمتن کے عشق کا  
 سمجھا میں دریا کو دیوانہ ترا ای حجر سن  
 اک پریر کو مسخست جہہ سائی سے کیا  
 دم خفا قاتل کا میری سخت جانی سے ہوا  
 دیکھتا ہی چشم ہر و ماہ سے پیہر فلک  
 جو مقدر میں لکھا ہی وہ نقش کا کج بڑا  
 میخانی میں ہوں حال منام کو قرین ہے

ماہ کا ہالہ ہی ہر حلقہ مری زنجیر کا  
 ہی جو اک عالم تماشائی دل انجیر کا  
 مجکو ناخن گیر پردہ ہو کا ہوا گلگیر کا  
 کیا مرا بخت بسیہ ہی میان اس شمشیر کا  
 رنگ دکھلاؤں جو دونا لہ شبگیر کا  
 قمریوں سے حال پوچھا چاہیے تعبیر کا  
 کام آنکھوں سے ارے ظالم لیا تسخیر کا  
 حال جب اوس گل نے دیکھا ببل تصویر کا  
 جانتے ہیں ڈھیر اکسیری او سے اکسیر کا  
 شبہہ جب مجکو طلاطم پر ہوا زنجیر کا  
 داغ پیشانی نہیں افسون ہی تہہ تسخیر کا  
 روح جب نکلی تو پھر جو ہر کھلا شمشیر کا  
 جلوہ اپنے نوجوان کے حسن عالمگیر کا  
 پھر عبث ہی ادعا تہہ بیر اور تحسیر کا  
 صل یارب کس سے چاہوں سبت بیہر کا

مشتعل ہو ای منو و اب صورت تیر شہاب

ہو گیا عالم یہ سوز نالہ شبگیر کا

دیگر

نکا لاپر نہ نکلا جذب دل سے تیر ہیلو کا

کچھ پس چل سکا ناو کفن کے زور بازو کا

<p>تن نازک پہ ہو موج ہوا سے کام آتو کا مقرر مجھ پر سایہ پڑ گیا ہی اوس پر مرد کا اشارہ کیجئے مجھ پر سیم جان پر تیغ ابرو کا یہ عالم سینہ پر نور پر ہی اوکے جگنو کا سیلان سے لکھا کر لادے اک تعویذ بازو کا تصور حکیمہ ایبت ہی تیرے طاق ابرو کا بنایا ہی پر پروانہ کو تعویذ بازو کا براہر جس طرح سے ہو ہر اک پلہ تر ازو کا اثر یہ بعد مردن بھی ہی عشق چشم جادو کا کہ قتل عام کرتا ہی اشارہ تیغ ابرو کا زمر د سانظر آنے لگا ہر قطرہ آنسو کا دماغ اپنا بنا ہی آشنا جس گل کی شو کا</p>	<p>بزرگ گل جو عریان ہو بدن س سرود جو کا اوڑتا ہی جنون بے پر مجھے صحرائی وحشت میں اسیر زلف ہو کر ہونش زندون میں مردون میں کسی نے جس طرح تارے جڑے ہون کا تین چٹا کرتا ہی تنکے او پر یر تو سیراد یوانہ لیے پھرتے ہیں بیت اللہ کو ہمراہ دنیائیں وہ دیوانہ ہون جب آسب ہجر شمع و دیکھا سربازا ریون قاتل نے دو ٹکڑے کیا مجھ کو سمجھتا ہوں حصار افسون کروں گا کج مرقہ کو بڑھی عشق ستم یا تک اب اوس سفاک عالم کی مجھے رو نہیں سیرہ گوش جانان جو یا د آیا عفونت کہتے ہیں ان نکمت گلزار عالم کو</p>
---	--

رجب کا چاند ہی یہ مصحف خسار پر دیکھوں  
کہ دیکھا تھا صفر میں منہ منو داوڑا نہیں رو

### غزل راسخ

<p>برگ نخل طور ہو کا غم زمی تصویر کا شور ہی چرخ چارم تک مری زنجیر کا چشم جادو میں ہی عالم سر تنہا ہے طوق بھی گردن میں ڈالتے اہن گلگیر کا</p>	<p>ہو جو اسی مانی تصویر یا رکی تنویر کا ہو گیا مجنون میں اک عیسٰی نفس کے عشق میں سر نہ تسخیر شجوا کی پری کیا پاس ہے دیکھ لے قد کو ترے قمری اگر اشی شمع</p>
--	--

آیا گوارہ سے طفلی میں جنازہ کا خیال وصل اک خورشید رو سے ہو گیا ہی خواب میں	ہو گئی یا دکن عالم جو دیکھا شیر کا کس سے میں پوچھوں حال اب تعبیر کا
---	--

را سخ اوں ناوک فکن کا گوشوارہ کیجئے لعل پیکانی ہی میرے خون سے پیکان تیر کا
---

دیگر

ہو ندائے غیب گر عالم مری تقریر کا ہی فلک پر شور اپنی آہ بے تاثیر کا صحبت کج طینتان ہی راست باز و کوضر گل ہوے ساکت یہ تیرا رخندان دیکھ کر تشنگی جان کنی ہو آب آہن سے شہید عکس کس شعلہ رو کے شمع ہی ہر شاخ گل سمجھے ہم وحشی تری آنکھوں میں رنے دیکھ کر مانگیے اب وصل جانان کی دعا پڑھ کر قنوت باعث سوز درون شعلہ میں مژگانیں شرک لفظ کا تیرے اگر محوشنیدن ہی سچ چھوٹ کر یا نسے ہوا حور و کی زلفون میں سیر ریشک کتنا ہی کہ جب خط او کا بھیجا چاہیے	لوح ناخواندہ لقب ہی صفحہ تحریر کا نشر طائر تک نشانہ بن گیا اس تیر کا ہی کیان کا ربط خاک آغشتہ ہونا تیر کا ہو گیا گلشن میں عالم گلشن تصویر کا ہوں دم تسلیم گزشتہ تری شمشیر کا دست گلچین مجھے دھوکا دیا گلگیر کا دام گستردہ ہی یہ صیاد آہو گیر کا استخارہ کیجئے تدبیر سے تیر کا کام ہر نوک مژدہ دیتی ہی تشگیر کا منتظر ہی طو پر موسیٰ تری تصویر کا سلسلہ فردوس میں بھی مری زنجیر کا چشم قاصد میں ہو عالم دیدہ تصویر کا
--	---

حضرت شاہ جہان کا عہد اب بھوپال میں لطف دکھلاتا ہی را سخ عہد عالمگیر کا
---

## دیگر

تصور ہی جو رو نہیں مجھے اک قد و بوجو کا  
 تسلیم خم ہر کا فرو دیند ار رکھتا ہی  
 جو میزان خردین کیا کمی ہی او کو دولت کی  
 نظر آتے ہیں ساکت صورت تصور کیوں نام  
 پھونکا جاتا ہوں میں تیرے دل سوزا کی گرتی  
 کیا مجھ کو مجھ عشق غزال چشم جانان نے  
 اگر نامہ میں اوس محبوب زون طبع کو بھون  
 نہیں دل میں خیال اوس یا میں رخ کا سہا  
 گمان شہر پر واز ہو گا آستینوں پر  
 حرم کی پردہ بکین ہیں شریف کعبہ مردم میں  
 غبار آنکھوں کیے ابلق لیس و ہنار اوس کا  
 ستحر ایک دم میں ساحراں چاہا بابل ہو  
 میں گریان گھرن ہو خان مٹھی سر و چراغ

گمان عالم کو عین آنکھوں میں ہو سربوب جو  
 بڑھ طاق حرم سے رتبہ کیا محراب پر جو  
 بھرا دکھیا ہی زر سے بیشتر تپہ ترازو کا  
 حضرت تکبیر بھاگے جلوہ کیا اوس میں رو  
 زبان حال سے کتا ہی تکیہ میرے پہلو کا  
 بجائے طوق گردن میں ہو طلقہ چشم آہو کا  
 کبوتر ہو وہیں طیار شاہین ترازو کا  
 مگر شاخ صنوبر میں لگا ہی بھول شبو کا  
 ہلیگا گردم رفتار بازو اوس پر رو کا  
 دکھایا آنکھ نے اوس بت کی رتبہ طاق ابرو کا  
 بیان پھر تو سن عمر روان کی کیا گلابو کا  
 پڑھوں و فوج اوس ہر جہیں کے چشم ابرو کا  
 تبسم ہی حکنا خانہ ویران میں جگنو کا

تصور اوس غزال چشم کا گھرن جو ہر راسخ

بنا ہر وزن دیوار حلقہ چشم آہو کا

## دیگر عجیب سیر

بیان ہو کیا دلا اب آرزو سے تیغ قاتل کا  
 دمان خم پانی مانگتے ہیں تیغ قاتل کا  
 ستم ہو طائر جان پر پنا مرغ سہل کا  
 تن مجروح سے شاید ملا ہی خون سائل کا



فناج ساتھ ہر دم جانتا ہوں جان نکلتی ہے نظرات انہیں وہ گل مجھے گلزار عالم میں سحر جیتے تھے گلشن میں سحر قتل ہوتے ہیں مشابہتیں و گرس خستہ زلف ہی لیکن وہ گریبان ہوں کہ آب شک سجھا آب دیا کو ہجوم یاس جب ٹھیرا قاسم گاہ پہلو میں	ملا مجھ خستہ کو حلق پریدہ نیم سہل کا بدلنا چشم سے مجھ کو پڑا چشم عنادل کا نیم صبح سے پوچھوں ٹھکانا کو سے قاتل کا تفاوت ہر سر سوسہاں فرق او میں ہر اک تل کا وہ مجھوں ہوں گمان معج ہوا پر ہی سلاسل کا میں سجھا قافلہ آیا ہی مجھے مایوس کے دل کا
--	--

دیا دل بے طلب بل نے کب گلشن میں ہر رنخ  
کہ دست شاخ گلبن میں ہر گل کج بول سائل کا

### غزل عاقل

دل جو مفتون تبسم ہی بت بے پیر کا دیکھتے ہی روئے نگین اوس بت بے پیر کا پند پر کس کو مل قائل ہوں کب تدبیر کا وار حسب چل گیا قائل ترشی شیر کا سر کو دیکھو کاٹ کر ظالم نے رکھا دار پر شور و غل بوجہ یہ کہ تہی نہیں ہر دم بدام رتبہ اپنا اب زمین پر آسمان سے کم نہیں جو کہ ظالم ہیں جزا سے ظلم سے بچتے نہیں	مضحکہ ہوتا ہی مجھ پر ہر جوان و پیر کا ہر غضب خن ہو گیا صد ہا جوان و پیر کا ناصحا ہو گا وہی لکھا ہی جو تقدیر کا گورہی سکن ہوا اوس عاشق دلگیر کا تھایہ عراج و فاحصہ مری تقدیر کا کر دیا دل رخنہ رخنہ زلف نے زنجیر کا دل میں نقشہ کہنچ گیا ہی چاند سی تصویر کا شمع کا سر کاٹ کر کالا ہی منہ گلگیر کا
---	--

تیر پہلو میں لگا اوس ترک کا عاقل اگر  
مرغ دل اوڑ جائیگا شہر لگا کر تیر کا

## ولہ

پریشان جبنا کیو شکین میرے گرو کا  
 ذرہ چھوئے سیرک کیوں کھلا جاتے ہیں  
 کیا تسخیر تو نے سامری کو اک اشارہ میں  
 جو چہرہ مہر شہر تو قامت اک قیامت ہی  
 سحر ہو گیا عالم ہو یہ جوش خوشبو کا  
 اثر پیدا کیا کیا جسم نازک نے بحالو کا  
 اثر ہی تیری آنکھوں میں سنگم اب تو جادو کا  
 بلا او سپر ہوا پڑی تک لٹک آنا یہ گیو کا

ذرہ تو برین اگر تمام لو اس وحشت دل کو  
 کبھی تو سخت چمکا دو بھلا عاقل کے پہلو کا

## غزل عزیز

توڑ کیا تیری نگہ سے بڑھ کے ہوگا تیر کا  
 آپ وہ گھر آئے جب چھوڑا اعل تسخیر کا  
 اوکے آتے ہی ہرے سب خم دل پی ہو  
 گرد باد دشت وحشت سرو قد اوٹھنے لگے  
 کا غذا سادہ لے آتا ہی کیسا ناسہر  
 کو میں بھرا ب شمعو یون کی ہوئی دیوانگی  
 اوبت ترسا خدا سے ڈرندے یون ٹھوکرنا  
 چال آفت حشر قامت فتنہ آنکھیں تل غضب  
 ٹکڑے ہوتا ہی اونھیں قدموں جگر پنخیر کا  
 کام بن تدبیر بنتا ہی سد القدر کا  
 سبزہ خط کیا نوشتہ تھامری تقدیر کا  
 عاشق قامت کا تیرے شور ہی توفیر کا  
 کیا جواب صاف پاسخ تھامری تحریر کا  
 طوق ہو گردن کو میزی آہن گلگیر کا  
 فرش رہ کوچہ میں ہو دل ہر جوان پیر کا  
 دیکھیے کیونکر بچے دل عاشق و گلگیر کا

اپنے اس ہم عصر مدوح معظّم سے غزیر  
 نام زندہ ہو گیا دنیا میں عالمگیر کا

## ولہ

<p>کمان میں بند کر کے بل نکالیں شاخ آہو کا چبائے ہوئے غنچوں نے گلونے منہ سے غنچوں کا اثر ہی تیری آنکھوں میں ستارے بتو جادو کا اکڑنا دیکھتی ہیں قمریان سرو لب جو کا بڑھی تلوار باڑ ہو نہ پہلا ہو دست بازو کا نیا یا جب اثر گھر و ہتھاری رنگ اور بو کا نہیں جز کار لا حاصل نتیجہ کچھ تگا پو کا عنادل ڈھونڈتے ہیں آشیانہ اپنی پہلو کا</p>	<p>اشار چشم شمع فتنہ گر سے ہی یہ ابرو کا غضب تھا باغ میں کھلنا لب رنگین گلہ رو کا چمن میں مست زکس دشت میں شوی بنے آہو چلا ہوا تن کے رشک غیرت شمشاد گشن میں سکدوشی ہوئی کیا بار سے مجھ کو ای قاتل جلایا باغ میں مجھ کو گلونے داغ دیکر ازل سے جو تقدیر ہی ہمارے ہونے پہنچ گیا وہ گل کھائے ہیں چھلون کے بنا ہون غیر گشت</p>
--	--

ملک ہشت سے تھرائے عزیز افلاک چکر ہے  
اوٹھا ہی دشت میں جب شور و ل سے اپنے یا ہو

### عزل تیسرا

<p>صدہ پر صدہ اوٹھایا نالہ شبگیر کا سہل پھر ہو جائے لانا مجھ کو جوئے شیر کا زور کا زر کا خان کا نالہ شبگیر کا حوصلہ نکلا بڑا حسیلہ ہوا پنجیسر کا نقشہ لیلے پھرتے ہیں لڑاکے مری تصویر کا بن گیا اگر داب ہر حلقہ مری زنجیر کا</p>	<p>ہو گیا شیدا لا تو اس بت بے پیر کا گر لب شیریں کا بوسہ ہو عطا مجھ نہ ار کو بے نیازی ہی غضب او کی نکچہ پایا اثر کاٹ کر فتر اک سے باندھا جو سروس شمع بعد مردن بھی رہی سرگشتگی ماند قیس ہجرتیں سیلاب مجھے مجنون کی آنکھوں سے بہا</p>
---	---

ہو گیا کشتہ متیرا اس سیمتن کے عشق میں  
کیون نہ اپنی خاک پر عالم ہواب اکسیر کا

## دیکر

مین ہون یوانہ سایہ پڑ گیا ہی اوس پہر کا	کوئی گھوا کے لادوا ب مجھے تنویر بازو کا
چمن میں حشر برپا ہو گیا رقتا رگرو سے	بزنک صور اسرافیل ہی ہر پھول شبو کا
سکندر بخت ہی وہ شاہ غوبی کب چلے اوس پر	کوئی حکمت فلاطون کی کوئی قابو ار سطو کا
ہوے ہین فن ہو کر سرخ و گنج شہید انہیں	جبا کر یا قاتل نے ہمارے قبر پر تھو کا

میں اب انگتا ہوں یہ دعا باری نکات سے  
اگر ان ہو نیکوں سے حشر میں تلہ ترازو کا

## غزل اخلاص

نقش دلیر ہو مرے اس سرمہ کی تحریر کا	کام آنکھوں سے ارے ظالم لیا تنخیر کا
ہی عجب پرواز اسی صیاد تیرے تیر کا	کوئی پہلو بھی نہ چھوڑا زخم سے پنخیر کا
اوس رخ پر نور کا یون نقش ہی دلیر کا	آئینہ میں عکس ہو جیسے عیان تصویر کا
قتل کرنا ہو تو کیجے تیغ ابرو سے صنم	اور قیدی کیجیگا زلف کی زنجیر کا
ضبط کرتا ہوں خدا جانے میں کیا کیا سوچ کر	توڑوں تھروہ اثر ہی نالہ شہگیر کا
سوزہ حیران سے ہوئی ہین خاک میری ہڈیاں	ضبط کی تاثیر سے پٹلا بنا اکسیر کا

باغ عالم میں نہیں اوسکا پتہ اخلاص کا  
ہوں ازل سے شقیۃ جس گل کی مین تصویر کا

## ولہ

خدا جانے اوٹھا کیون دیکھتے ہی درد پہلو کا	نہیں زخمی ہو امین تیر شرگان تیغ ابرو کا
امید زلیست ہوتی ہی ادھر جب نکمہ لیتے ہو	پھر جب منہ تو دل رہتا نہیں پھر کیر قابو کا

لب معجزیان سے اپنے کچھ تو آپ فرمائیں	بہت شتاق ہوں میں آپ کی گفتار نسیک کا
حسین ہی حسین ہی اور پھر سیرت بھی اچھی ہو	نہ ہوں کیونکر میں بندہ ایسے خوشرو اور خوشخو کا

خدا دیتا ہو چھپر چھپر لڑکر رزق اپنے بند و نکو  
مگر تاج نہو اخلاص اپنے نفس بد خو کا

### غزل عیش

آئینہ ہی دل مرا اوس چاند سی تصویر کا	اسیئے عالم مرے سایہ میں ہی تنویر کا
باتیں کرتے ہیں نگاہوں میں ہم بخوف و باک	دیکھتے ہیں جب وہ ہم موقع نہیں تقریر کا
یہ اشارہ ہو کہ ہوں دیوانہ عاشق مزاج	اسیئے قیدی بنائیں زلف کی زنجیر کا
سامنے مظلوم کے ظالم ذلیل و خوار ہو	شمع کے زیر قدم رہتا ہو سر گلگیر کا
ہی تصور تیغ ابرو کا یہاں تک آپ کے	بنگیا قالب مرا بھی میان اس شمشیر کا
ہوا اثر مجھ بندہ اللہ کی الفت کا یہ	عش پر ہی جو دماغ اب اوس بت برپیر کا

پیش قسمت ہی سچ ہی انسان کی تدبیر عیش  
سعی لا حاصل ہو اوس میں جو نہیں لقتدیر کا

### ولہ

نہیں میں قیدی و زخمی کسی زلف و ابرو کا	ولے حیرت زدہ ہوں آپ کے آئینہ رو کا
نہیں آنا سمجھ میں پیچ در پیچ اونکے گیسو کا	بلائے جان پھر ادھر ہی خمیازہ ہر اک مو کا
نہ مرتے بیستونکو کاٹ کر شیریں کو لے لیتے	دکھاتے ہم اگر نہ ماؤں بکر زور بازو کا
ہوا ہوا شک کا فوارہ میرے سر باوج لیا	فلک پر کیا عجب چڑھ جائے قطرہ قطرہ کا
سیری تحریر کیا نسخہ کا بھی کام کرتی ہے	بنایا یا نے خط پڑھ کے جو تعویذ بازو کا

نرگھون تاج شاہی سر پہین اوکے مقابل میں	اگر مجھ کو میسر آئے تکیہ اونکے زانو کا
جو مرجاؤں تو یارو یاد رکھنا اس صیت کو	ہماری قبر پر تو یز رکھنا اوکے بازو کا
گمان ہی تاب یہ پہلے پڑا ہی عکس ہرے کا	جب پر تیری جگہنی کے گمان ہی ہو جگنو کا

سنا و صفا و سکا جتنا جس نے اوس بڑھکے دیکھا  
بیان ای عیش کیا ہو مجھ سے اپنے یار دجھ کا

### غزل عاشق

تھا ازل سے یوں ہی لکھا کا تب تقدیر کا	صاف ہو انکا رخط یا رسے تحریر کا
محو نظارہ ہوا کسی نظر کے تیر کا	طاہر دل پر گمان ہو طائر تصویر کا
یہ ہونا و کفن کی چشم میگوں کا اثر	بوے صہباده رہا ہی خون ہر پنجیر کا
یار کی چین چین کے عشق میں سر گشتہ ہوں	دوستو مارا ہوا ہوں گردش تقدیر کا
اشک کے دریا بہے پھیر یا دلف یار میں دہ	ہو گمان اب سوسر پر دام ماہی گیر کا
آج میخانے پہ واعظ بن کے پتہ ہیں اب	شیخ جی قابل ہوں میں اس کی تہ ہیر کا
مصحف رخ کے تصویر میں یہ لہلہ سی پارہ ہر	میں بھی حافظ ہوں ہی قرآن کی تفسیر کا
کوے قاتل میں کیا جسے کچھ پاس اوب	حشر تک وہ بے گنہ مور و نہیں تقدیر کا
ایک بوسہ لیکے میں سنتا ہوں لاکھوں گلیاں	ہی عوض اس پیار کی توقیر میں تحقیر کا

صورت فرما د عاشق پھوڑے پتھر سے  
ننگ سے بھی سخت ہو دل اوس بت بے پیر کا

### ولہ

کوئی سہل ہو یا برو کا کوئی مارا ہی گیسو کا	میں گشتہ ہوں فقط او کی نگاہ چشم ہادو کا
--	---



<p>اوٹھایا دل نے طوفان مجھ عشق چشم جادو کا وہ دلبر اوٹھ گیا پہلو سے میں بیٹھا رانشتدر بنا کر مجھ کو جوشی اور اب آنکھیں دکھاتے ہو سیاہی لطف شگون کی مری آنکھوں چھائی ہو نہیں کچھ آسمان پر ابر میں یہ برق تاباں ہے چھوٹا ہوا کوی میرے جگدین نوک خنجر کی لیون میں سرخی پان دکھیکر تھوکا لہو برسوں</p>	<p>ابھی قطر تک ٹپکا نہیں آنکھوں سے آنسو کا وہ کیا اوٹھا کہ اوٹھا بیٹھے بیٹھے درد پہلو کا لڑتا نا خوب تھکوا دہی آہو سے آہو کا گمان ہوتا ہوا خورشید فلک پردن کو جگنو کا چمکتا ہوا ڈو پٹہ میں ترا سو بان گیسو کا اشارہ یاد آتا ہوا جس قاتل کے ابرو کا ہوا ہوا اور اب سودا کیسی یاد گیسو کا</p>
--	---

اثر میری سیمختی کا ہوا عشق پس مردن  
حد پر کھولنا اونکو پڑا پھرا پنے گیسو کا

### غزل حافظ

<p>جنہاں برو سے دل تچا نہیں لگیر گا حشر میں ہو گیا جب ہنگامہ دار و گیر کا مجھ پہ اول وار قاتل نے کیا شمشیر کا یہاں تک آنا ہی مشکل اوس بت بے پیر کا مجھ کو ہننا نہ بٹت ہی چارہ گر مخبیر کا کونسا ابرو کمان ناوک فلک یار ب ہوا خاک پائے یا کیا اکسیر سے بہتر نہیں سینہ کا وی غم میں ہی شیریں لبونکے اب یہاں دل تو کیا اوس بت کا پتھر میں بھی ہوتا ہوا اثر</p>	<p>ہاتھ اچھا صاف ہو قاتل تجھے شمشیر کا کیا سبب کہو گیا تو بے جرم کی تعذیر کا کیا نصیب اللہ اکبر ہو مری تقدیر کا کیا اثر جاتا رہا ہی آہ کی تاشیر کا ہوں میں سودا کی کیسی کا کل شگیر کا دل میں میرے ہو گیا سوراخ کسکے تیر کا میں سیم عیث طالب ہوا اکسیر کا کوہ کن سا میں کروں کیا قصد جوے شیر کا تا فلک پہونچے ہر نالہ صاحب تاثیر کا</p>
---	--

شمع کا سر کاٹ پروانو کو دیتا ہے جلا	رحم کا شیوہ نہیں ہرگز کسی گلگیر کا
زلف برہم کیوں ہوئی سمیں ہی کیا سیری	شور پہنچے دور ہی ہاں نالہ شہگیر کا
ریشم کتا ہونہ دیکھے تاکبھی صورت کوئی	ہنسنے کھینچا دل پہ ہی نقشہ تری تصویر کا
بھاگتے پیرو جوان ہیں ای پر پرو دیکھنا	غل اوٹھا ہر سمت سے دیوانہ کی زنجیر کا

تارک الدنیا نے کیا ترک دین یا رب کیا  
عشق حافظ کو ہوا ہوا وس بت بے پیر کا

ولہ

شنا ہو غیر عاشق ہو گیا اوس شوخ دجھو کا	اوٹھا یگانہ ستم دیکھینگے کیونکر ایسے بڑھو کا
کیا ہو جسے قتل عام تو نے ای جفا گستر	جہان میں ہو گیا شہرہ تمھارے زور بازو کا
تمھاری چشم شہلا کو بھلا تشبیہ دین کس سے	بھٹی آنکھیں ہیں زگر کی کھلا دیدہ ہی آہو کا
رخ روشن پہ چھوڑی زلف کا فرسلیے متنے	بڑھایا حسن نے رتبہ تمھارے خوب ہندو کا
گلوں کے فکر سے بھی دل کو ہوتی ہو ریشانی	ہوا ہو شیفہ جسے کسی شوخ سمن رو کا
کرین سینہ سپر کی پھنسنے ہیں دو کے جھگڑنوں	رکے تیر فرہ تو وار ہو پھر تیغ ابرو کا
اثر تریاق کا ہوتا نہیں ہوا اسکے کاٹے پر	زمانے میں نہیں منتر ہو اسکے مار گیسو کا

بتان سنگدل کو دید یا دل بل بے نادانی  
خدا یا تو بچانا اسکو یہ حافظ بہت چوکا

غزل عسکری

غم الفت کی کاہش سے بدن یا تنگ سو کا	کہان کا خون آنکھوں میں نہیں اک قطرہ آنسو کا
اثر افسونگر دن کی کچھ نہیں ہوتا ہی چھوچھو کا	زمانے میں نہیں ہو منتر اوکے مار گیسو کا

بجز یاد آہی یاں بسر ہوگی نہ عمر اپنی وہ کو مانع ہو حاج ہو تمہارے در کا دربان کی	کہ یہ صحرائے وحشت ناک اک میدان ہوگا خلاف وضع ہو کیا دون جواب او سکومین تو ہوگا
کنارے گور کے پہنچے ہیں شوق ہکنار سے جفا و جور سے برپا ہوا ہے فتنہ عالم بین	دل نادان ہمارا یہ تو اک دشمن ہے پہلو کا لیا ہی اسی ستگر تو نے کیوں شیوہ ہلا کو کا
نشان نام خدا بعد فنا ہی کس قدر باقی	ترے وحشی کی تربت پر ہوا ہی سکون آہو کا

نہ بے مہری تمہاری عسکری کو تھے کھینچو  
نہیں پروا زرا و سکو مگر الفت کا ہی بھوکا

## ردیف بارموصدہ

غزل نمود

بیوجہ زیر زلف پریشان بین خال کب سجھان کو میرے سانسے تاب مقال کب	بے دانہ کے بچھاتے ہیں صیاد جال کب حسان کو نصیب ہوا ارستجال کب
عافل ہیں اس خیال سے اہل کمال کب اعجاز سے ہوسا غم دست یار میں	بے کب نور بدربنے گا ہلال کب ورنہ ہو آفتاب کے نیچے ہلال کب
غم کو بھی ہم نے ساتھ ملایا ہوا خاک میں ٹپکا ہو لعل چشمہ خورشید سے کوئی	آلودہ بخار ہی گرد ملا کب اوس مہر کے دہن سے گرا ہی اوگال کب
قسمت دل دو نیم کی پٹیا کیا جگر ابر بدن سے میرے یہ رحمت بستی ہی	اس زخم کو نصیب ہوا اند مال کب فرط گنہ سے ہو عرق انفصال کب
بہلاتا ہوں یوہین دل صحرایہ کو	ہوں ای نمود عاشق چشم غزال کب

## ولہ

<p>آئینہ میں عکس رخ ہو روئے دلبر کا جواب          لگتے ہیں اک عمر سے ہم خط دلبر کا جواب          باغ عالم میں نہیں یوں اوس گل ترکا جواب          سینہ ہو آتشکدہ اوس شعلہ رو کے عشق میں          ہو قضا کا سامنا اوسکی نگاہ قہر میں          اوڑ گیا مثل کبوتر خود ہوائے شوق میں          یاد اوس سرو ہی کی ہو بہار بخیزان          قاصدی کے واسطے پروا کبوتر کی نہیں          تیر سے کچھ کم نہیں اوس ترک کا تیر نگاہ          جیتے جی پہنچا نہ میں اوس شاہ ملک حسن تک          مانے کیونکر حشر میں یہ آرزو بر آئیگی</p>	<p>تیسرا کبشت بہت میں ایسے ہمسر کا جواب          طول مضمون سے ہوا ہی نامہ دفتر کا جواب          جیسے گرد و پر نہیں محسوس نور کا جواب          سوز غم سے دل ہی پہلو میں سمندر کا جواب          ہی غزال چشم جانان بھی غضنفر کا جواب          ختم جسم ہو گیا مکتوب دلبر کا جواب          گلشن تن میں نہیں دسکے صنوبر کا جواب          مرغ مضمون کے لیے کاغذ ہی شہپر کا جواب          ابرو وافر گان بھی ہیں شمشیر و خنجر کا جواب          کابلہ اپنا تھا کیا سدا سکندر کا جواب          باغ جنت بھی نہیں ہو کوئے دلبر کا جواب</p>
---	---

سایہ ختم رسل معدوم تھا جو امی ملود

یہ اشارہ تھا نہیں ہی اس پیہر کا جواب

## غزل عاقل

<p>پوچھے ہی اسی نسیم وہ گل سیرا حال کب          ناخن اوٹھالیا ہی ترے پا کا ماہر و          بیل ہمارے نالوں کی کیا نقل کر سکے          ہاتھ آئے دیکھو کب مگر خنسل آرزو</p>	<p>آتا ہی بلبون کا گلون کو خیال کب          روشن فلک پہ ہوتا ہی ایسا ہلال کب          اک جانور اوڑا لے ہمارا کمال کب          جو بن پائے دیکھیے وہ نونہال کب</p>
---	--

پھانسا ہو طرفہ دام میں صیاد نے ہرن بیوجہ این جواب مگر چہ را ز ما ہمنے ہنسا دیا ہی پر یزاد دلربا بعد فنا بھی سر پہ او ٹھاتا ہی آسمان حسرت گواہ خون شہید راں جاہر ہم	پھیلا ہو چشم یار پہ زلفون کا جال کب ایجان کیا ہو وصل کا ہمنے سوال کب انداز و ناز تہیہ ترے خوشحال کب بیٹھا غبار کلفت رنج و ملال کب مندی سے ماتھے پاؤں بتھارے ہیں لال کب
--	--

عاقل ہمارا یار سراپا ہی نور کا  
یوسف میں تھا عزیز ہیہ حسن جمال کب

ولہ

سرخ یاقوت لب ہو لعل احمد کا جواب عارض تا باج او نکا مہر انور کا جواب نالہ پر سوز اپنا ہے قیامت ای فلک ہر شبستان میں حسنین کی وہ ماہ چاند تیرے روئے آتشین کی حسرت دیدار میں عشق اک محبوب لاشانی کا تھا تقدیر میں تشنگی اپنے فدائی کی مجھ دیا ہر صاف لاکھ برسے اور اٹلے پر گٹے گا ای فلک یا الہی کیا ہوا کٹے نہیں کتنا یہ دن	زلت بشکین مشک چین و سنبھل ترکا جواب خال روشن ای فلک ہی صاف اختر کا جواب صور اسرافیل کا ہی یہ برابر کا جواب ایک جا دکھلا رہا ہی بدر و اختر کا جواب داغ دل ہو آفتاب روز محشر کا جواب کون ازل میں دلیکا میرے مقد کا جواب تیرا آب تیغ ای قاتل ہی کوثر کا جواب ابر باران نہ ہوگا دیدہ ترکا جواب روز فرقت ہو گیا کیا روز محشر کا جواب
--	---

ہو عقیدہ اپنا یہ اور اسمین عاقل شک نہیں  
ہی نہ ہو گا حشر تک دین پیسے کا جواب

## غزل عزیز

<p>آتش کو روک لے ہو دھوئیں کی مجال کب  ہوتا ہو آفتاب سپرک زوال کب  تلوار کی صفت نہ چلے آپ چال کب  لاوگیا ایسی سروچمن چال ڈھال کب  برجستہ تیری ہوگی ہرن سے مثال کب  سر سبز خراج میں ہوا آکے خال کب  آتا ہو سوئے بیشہ شیران شغال کب  پاوین گے میرے گل کی بھلا بول چال کب  عارض ہو خط سبز میں وہ لال لال کب  قاتل نے ابرو وونہ ملا ہو گلال کب  لب کھول کوئی بول اوٹھے ہی مجال کب  بے عیب چھوڑے کاسہ چینی کو بال کب</p>	<p>چھپتا ہو زلف سے ترا حسن جمال کب  ناقص کو غم ہو صورت اہل کمال کب  کس دن سرو نکے در پہ نہ تو دے لگا دے  سانچے میں ہو ڈھلا قد بالائے گلزار  یہ چال یہ ادا یہ بناوٹ بھلا کمان  رنگ ازل نہ صحبت رنگین سے ہو بدل  تاب عدو نہیں کہ یہاں پاؤں رکھ سکے  طاؤس و کبک کو نہیں لکچیں مناسبت  میناے سبز ساغیا قوت پر ہوا  اوڑ کر جا ہو خون شہیدان عشق یہ  پیمثل بے نظیر ہی بیشک ترا دہن  عارض کا حسن آمد خط سے کیوں ہو کم</p>
---	--

ہم بھی تو بال باندھی اوڑاتے وہیں عزیز  
افکی کمر کا پر نطفہ آتا ہو بال کب

## ولہ

<p>باغ عالم میں نہیں ہر اوس سمن برکا جواب  اور لب لعلین ہو گیا لعل احمر کا جواب  جسم لاغر ہو گیا گویا کہ سطر کا جواب</p>	<p>چشم نر گس زلف سنبھل قد صنوبر کا جواب  دردندان گوہر غلطان سے ہیں ٹھکر کا جواب  خوش قد و ن کے عشق میں ہیں تنخواج مثل</p>
--	---



ہو گیا مدہوش عالم تیری پڑتے ہی نظر	ہیں مگر یہ چشم بیگوان جام و ساغر کا جواب
ہی نگاہ نازناوک بر بھیان مو سے مرہ	ابر و سے پیوستہ ہیں تیغ دو پیکر کا جواب
گم گیا قسمت سے دست نامہ برین کی کا	ہو گیا نامہ مرے خط مقدر کا جواب
صورت ہر ہر مگر یہ لے اوڑ گیا خط شوق	ہی ہمارا مرغ دل گویا کبوتر کا جواب

الفت مو سے مرہ میں سر بھرا ہیں غریز
بال بال اپنا ہی تن پر خار و نشتر کا جواب

### غزل متیز

سنتا ہو میرے صدر فرقت کا حال کب	پھر اوس صنم سے ہو گا الہی وصال کب
عالم میں حشر ہوتا ہی رفتا ر سے بپا	ہل چل پڑے نہ چلتے ہیں وہ ایسی چال کب
زند و نکو مردے مرد و نکو زندہ کرو گے تم	کم سجزون سے ہو گا تمہارا انتقال کب
ہر دم جو احسن جو کہتے ہیں مجھ کو آپ	پورا کیا ہی لبسون کا میرے سوال کب
ابر و جو چاند رات کو تنے دکھا دیے	ہو گا فلک پہ آج منایا ن ہلال کب
قاتل کی تیغ کاٹے گی دل سے جگر تک	روکے گی اوسنکے وار کو سینہ کی ڈال کب
آر شاع لیکے جو حاضر ہو آفتاب	ہو رشک ماہتاب کو شوق ضلال کب
بہکانے سے رقیب کے بد ظن ہوا ہی یار	ورنہ مری طرف سے ہوا و سکوملا کب
دفتر شکایتوں کا وہ کھولیں گے صلیب میں	میرا سنگے قصہ ماضی و حال کب

منفلس غریب عاجز و عاشق تمیز ہے
اب وصل سے کرو گے اسے تم نہال کب

ولہ

ماہ تابان کب ہو اوس روئے منور کا جواب	داغ ہو اوسمین وگرنہ ہی برا بر کا جواب
اوسکی جنبش سے سر جاناڑ ہوتے ہیں جدا	ایسی تگر کیا تری ابرو ہی خنجر کا جواب
آب حیوان کرنیں سکتا ہو اوسگہم سہری	ہین لب جان بخش جام حوض کوثر کا جواب
نالہ زنجیر پاشل صدائے صور ہو	داغ دل ہو آفتاب روز محشر کا جواب
عشق میں آنکھوں کے سودا ہو مجھے گر چاہے	فصد کو موئے شرہ بنجائے نشتر کا جواب
قطرہ ناچیز دریا سے کرے کیا ہم سہری	ابر باران کب ہو میرے دیدہ ترک کا جواب
ہو لطافت موج زن اوسکے نہانیکے سبب	نہر کا پانی ہو آب حوض کوثر کا جواب
ہو ادھر ترکان صف آرا اور جو خط اوڈر	دیکھئے کیا خوب لشکر ہی پیشکر کا جواب
فوج ترکان کی صفیں آہ ترک بے افتخار	تیری ہر دو چشم ہین کپتان مسجر کا جواب

پڑ گیا ہی ایسی تمیز اوس عارض نگین کا عکس

کان کا موتی بنا ہو لعل احمر کا جواب

### غزل اخلاص

دیکھیں نصیب ہو ہین اوسکا وصال کب	رہتا ہو اوس پر کیو ہمارا خیال کب
بے بوسہ اوسکے لب کا کسی کی مجال کب	عیسیٰ کو بھی ملا ہو دہن کا اوگاں کب
گھبرا رہی ہو روح کہ ہوا انتقال کب	میرے کریم جو رون سے ہوگا وصال کب
فرقت میں اوسکی تلخ ہوئی محب کو زندگی	یار بلیگا مجھ سے وہ شیریں یقال کب

قالب کا گرچہ روح سے اخلاص بہت

لیکن یہشت خاک ہوئی لازوال کب

ولہ

کون کتا ہی ترے روئے منور کا جواب	اور مجھے عاشق و رنجور و لاغر کا جواب
صاف ظاہر ہو گیا مجھ پر کہ خط آنے لگا	نامہ برآیا جو لیس کر خط دلبر کا جواب
سینہ زخمی ہوئے کیا گزرا قاتل نے تو کیا	ہاتھ آیا شکر کو مشق شکر کا جواب
اک اشارہ میں بنی ہی عاشقوں کی جان پر	یہ وہی ابرو ہیں جو رکھتے ہیں خنجر کا جواب
دونوں زلفیں دونوں ہر سا رُخ و خال ہیں	اسی صنم ہی یاس تیرے ہفت کشور کا جواب
کوئے بدنامی سے گزرا ہوں کیسے عشق میں	کوئی کہنے کا نہیں اب میرے محضر کا جواب

کرتے تھے اخلاص قسمت آزمائی رات دن  
سن لیا آخر مگر تنہا سق در کا جواب

### غزل عیش

رنجیدہ تم ہو مجھ کو ہوتے ملال کب	سیرا ہی آپ کا سا غم آلودہ حال کب
پاکیسی نے آپ سا حسنِ جمال کب	دیکھا کینے ایسا خط و زلف و خال کب
جب تک ہی یاد تیری مرے تن میں جا جا	رہتا ہوں زندہ تیرے بغیر از خیال کب
وہو کا وہ دیکھے جاوین تو نہ جان لیں نہیں	ہم سے ہزار میں بھی چھپے اونکی چال کب
جو بن پاپ اپنے عبت کرتے ہو غور	رہتا ہی نور بدر کا دائم کمال کب
آگینے چھپے وہ شب تار یک میرے گھر	بتا ہی بدر دیکھئے گھٹ کر ہلال کب
قد کو جھکا کے دیوین وہ بوسہ تو لطف ہی	دیتا ہی دیکھیں یہ شہزاد کا نہال کب
دل کو جگر کو آنکھوں کو ان سکو دیکھئے	ہم منتظر ہیں کرتے ہیں وہ پاس کب

ای عیش صبح و شام ہم دونوں ایک ہیں  
زلفوں کے اونکے ہرے پہ کھرے ہیں بال کب

ولہ

دراغ دل ہو آفتاب روز محشر کا جواب	دیدہ تر د و لون ہین تسنیم و کوثر کا جواب
زخم تن میرا بنا ہی صاف خنجر کا جواب	قطرہ ہی خون ہین ہر اک اوسکے جو ہر کا جواب
خاطر محزون میں جسے تم ہوئے رونق فرا	دل ہمارا ہو گیا ہی آپ کے گھر کا جواب
کاغذ بادی پہ ہمنے اسلئے لکھا ہی خط	تاکہ لیجاوے صبا مکتوب و لبر کا جواب
منہ سے کب نکلی ہو گالی دوست کی شام پہ	ہم نہیں دشمن کو بھی دیتے برا بر کا جواب
ہو گئے صدمہ سے اوسکے دل کے ٹکڑے سیکڑے	سخت پتھر کی طرح ہو اوس سنگمر کا جواب

صانع و مصنوع کب ای عیش و لون ایکٹین  
ہو نہیں سکتا ہی آئینہ سکندر کا جواب

غزل عاشق

رہتے ہیں منتشر تری زلفوں کے بال کب	ایسے ہوئے تھے جان کو میری بال کب
جسکے عوض میں گالیاں دیتے ہو بر ملا	میں نے کیا تھا بوسہ کا تے سوال کب
وحشت میں جسکے عشق کے آہوں کی شکل ہوں	یار بلیگا مجکو وہ رعنا غزال کب
قاصد سنبھل کے جایو قاتل کے روبرو	پوچھ گیا تجھے وہ سری فرقت کا حال کب
ہو خال رخ عیان تو نہان زلف یا رہی	ظاہر میں سچ ہی رکھتے ہیں حیا دجال کب
خنجر دکھاتے ہیں کبھی شمشیر کھچتی ہے	میں نے کہا تھا ابرو کو اونکے ہلال کب

بدنام کر دے نفرت میں عاشق کو یوں کب  
ہمکو ہوا نصیب کسی کا وصال کب

ولہ

اشک کا ہر ایک قطرہ ہو سمندر کا جواب ہیرے دندان ہیں لبِ لعلِ عمر کا جواب نوکرِ شرکان سے رہی ہو تیر و نشتر کا جواب ماہِ ہویہ چہرہ ترا ابرو ہلالِ عید ہو رحم آتا ہو مجھے دنیا میں دکھلاؤن کسے خط کی پیشانی میں لکھا یا رنے انکا رصل	ابر نیسان کب ہو میرے دیدہ ترکا جواب دست و پا بلور ہیں سرخ ماہِ انور کا جواب دونوں ابرو ہیں ترے شمشیر و خنجر کا جواب ہو یہ افشانِ جبین ہر ایک اختر کا جواب داغِ دل ہو آفتابِ روزِ محشر کا جواب اس اشارے سے دیا میرے مقدر کا جواب
---	--

حق ہو عاشقِ حجتِ نواب عالمگیر خان

دیکھو عالم میں کہاں ہو اس سخنور کا جواب

غزلِ حافظ

ہو ماہِ چارہ ترے رخِ شال کب جینا جو ناگوار مرا ہے حضور کو آزیت سوزِ غم سے جلو کو بزرگِ شمع بے مانگے بوسہ دیتے ہیں سچ یہ ہر شل	ہیں او میں شیم و زلف و رخِ خط و خال کب دل لیکے جان کا مجھ سے کیا تھا سوال کب میری زبان ہے ہی یہ محب کو مجال کب ہوتی نہیں نصیر کی صورت سوال کب
--	--

حافظِ حسد اکو مان شکایتِ بکرِ عبث

ہی بد خصال تیرا بت خوش خصال کب

ولہ

دے رہا ہوں یا ر کو خط میں برابر کا جواب میرے سینہ میں بھرا کس مہرِ تاباں کی ہو مجھ کو کیا ڈر ہی نبی میرا شفیع اللہ ہیں	کسی قسمت ہی جو ہو میرے مقدر کا جواب داغِ دل جو بن گیا خورشیدِ محشر کا جواب بیدِ صحرک دوں گا سوالِ روزِ محشر کا جواب
--	---

دولت عشق نبی کا ہو خزانہ جب کا دل	پھر بھلا کھلے کمان ایسے تو نگر کا جواب
-----------------------------------	--

اوس نبی کی زلف و عارض کا اگر دھون ملے	کیون نہ سمجھے اوس کو حافظ عطر و عنبر کا جواب
---------------------------------------	--

### غزل عسکری

یوسف نے تیرا پایا ہی حسن و جمال کب	اس حسن لازوال کا ہو گا زوال کب
کب درمی چلے گا متھاری سی چال کب	کب ہی خرام ناز یہ غنچ و دلال کب
ہی و ام زلف طائر جان کو و بال کب	بیوہ بہ زیب چہرہ ہی یہ خط و خال کب
عیسیٰ نے تیرا پایا ہی یہ قیل و قال کب	یہ پیاری پیاری باتیں ہیں بیوہ بچال کب
بھولے ہی ہجرت کوئی لطف وصال کب	کھود تیا ہی وہ لطف یہ رنج و ملال کب
وہ بدگمان ہی اور ہی اوس کو گمان ہے	یار بکر گیا یہ سراوہ قتل و قاتل کب
بس بس مہمان کیجیے گستاخ کو اب	بے بوسہ و کنار ہی لطف وصال کب
نگر کس کمان ہی اور کمان چشم شوخ شوخ	عین خطا ہو جہین وہ دینگے مثال کب

باشندگان دہلی سے اور و نکو کیا مثال	یہ بول چال عسکری یہ قیل و قال کب
-------------------------------------	----------------------------------

### ولہ

ابروئے قاتل نبی ہی صاف خنجر کا جواب	نوک مرگان سے عیان ہی نوک نشتر کا جواب
سک و ندان ہیں کیسے سک گوہر کا جواب	اور لب لعلین بنا ہی لعل آسم کا جواب
نخت دل بیشک ہی یہ یاقوت احمر کا جواب	اشک غلطان ہی ہمارا صاف گوہر کا جواب
داغ دل ہی آفتاب روز محشر کا جواب	دود افغان ہی ہمارا سپر رخضر کا جواب



چشم کیغی ہو کسی کی جام و ساغر کا جواب	بزم میں گو بادہ گلزنک ساقی ہو نہو
آہ پر درد اپنی ہے سہ سکندر کا جواب	ہو وے کیا یا جو ہے اعدا سے ہکو فکر کچھ
کوئی کافر دے سکا جنگ تھیمبر کا جواب	حق سے کیا بطلان ہوا ہی صاف باطل کا عیان

کوئی حاسد کوئی اعدا ہینگے یہ اعدا تمام  
عسکری کس کس کا دون میں قول اتبر کا جواب

## ردیف باریاری

### غزل منود

چشم گریان میں ہوے اشک گہرا ہے آپ	رنگ اصداف بنے دیدہ تر آپ
ہین جلو میں جو ہمہ رحمت کے فرشتے حاضر	محبو بھیجا مرے مولانے کدھر آپ
کہتا ہوں میں دل پرداغ کو اپنے ہر بار	آئے ہیں نخل تنہا میں مگر آپ
خود ہوے موئے سیہ روز کی مانند سفید	شام میں مل گئی یاں آکے سحر آپ
خط پیشانی میں لکھا ہی کوئی ماہ جبین	مثل گردون نہیں پھر تا مرا ہے آپ

نہ کوئی عرش برین ہو نہ یہ کعبہ ہی کوئی  
دل ملود اپنا ہی اللہ کا گھر آپ

### ولہ

کیا احتراز کرتے ہیں غیرونکے گھر سے آپ	ڈرتے ہیں میری آہ سر یخ الاثر سے آپ
ایسے ہیں آپ میرے سیاحی جنگجو	مر جاؤں تو لڑینگے قضا و قدر سے آپ
کیا ذکر ہی جو تار تصور کا ٹوٹ جائے	گویا کہ بندھ گئے مرے تار نظر سے آپ

گد زنی شبصال گذر تا ہوں جائے	دلوایے کفن مجھے جیب سحر سے آپ
ہنستے ہو روٹھنے میں مری آہ سرد پر	کھلتے ہو غنچہ بن کے نسیم سحر سے آپ
خود نازکی سے اپنی پریشان ہو گئے	مانند زلف او بگھے ہیں موٹے کر سے آپ

دنیا سے ہم گذر کے یہ کہتے ہیں اسی ملو  
جنت میں آسے ہیں نکلا کر سقر سے آپ

### غزل عاقل

جذ بہ عشق دکھا ویگا اثر آپ سے آپ	دیکھ لینا وہ چلے آئینگے گھر آپ سے آپ
خون عقبی کا نہ تنگی حسد کی کچھ نہ کر	ایسے جاتے ہیں عبث صاحب زرک آپ سے
ہوتا جس ست کو ہر قبلہ حاجات برا	پھرتا دل قبلہ ناسا ہی او دھڑ آپ سے
اثر تار نطر بھی نہیں پہنچا اوس تک	کسیے بچی ہی اوس گل کی کر آپ سے آپ
رکھ کے وہ ہاتھ مکر پر بھی چلا ناز سے کب	دل مراد دھڑکے ہی کیوں دو دو پر آپ سے
محفل غم میں جانا نہیں اچھا جانا ان	دل مراد دیکھنا کر دگیا خبر آپ سے آپ
بیٹھے بھلاے پھنسا زلف میں کیوں دل	تو نے سودائی بلالی ہی یہ سر آپ سے آپ

پیش آیا نہ ابھی حرف فغان ای عاقل  
ہوتے افلاک ہیں کیوں زیر و زبر آپ سے آپ

### ولہ

مچو چھوڑ کے ناصحا اوس نقنہ گر سے آپ	کرتے جدا ہیں جان کو جسم و جگر سے آپ
کشتہ کریں ابھی مجھے تیرے نطر سے آپ	دھمکاتے ہر گھڑی جو ہیں تیغ و تبر سے آپ
حسرت برس رہی ہی جو دیوار و در سے آپ	نکلے ہیں کیا بکر کے مرتجان گھر سے آپ

بجلی گراتی پھرتی ہر سارے جان پر دوری میں بحر حسن کی روئے جو ہم فلک فرماؤ جان من کہ یہ حاضر ہو یہ گناہ او ترک آخسہ تری ترکان کے عشق میں	خالی نہ سمجھیں آہ کو میری اثر سے آپ طوفان اوٹھیں گے دیکھنا اس شہم تر سے آپ کیا حال پوچھتے تھے مرے نامہ بر سے آپ برجھی سی پار ہوتی ہی دل سے جگر سے آپ
---	---

وصف کرمین لکھتے ہو مضمون جو عاقل  
خامہ کوئی بنائے غما کے پر سے آپ

### غزل عزیز

وہ چلے آئین الہی مرے گھر آپ سے آپ خبط گر لاکھ کروں سوز نہ اتنا جان دل کو روکا جو ترے کوچہ میں جانیسے صنم زلف کو رچہ ترے دکھ کے کہتے ہیں سبھی خلعت شب کو ترے رخ نے کیا ہو کافور	جذبہ دل مراد کھلاے اثر آپ سے آپ آہ کے ساتھ میں آتے ہیں شر آپ سے آپ بہہ کے آنکھوں سے چلے نخت جگر آپ سے آپ ملے ہیں خوب یہاں شام و سحر آپ سے آپ یوں اوٹھاتے نہ صنم مرغ سحر آپ سے آپ
--	--

اتنی تاثیر ہی آہوں میں نہیں اپنی عزیز  
اونکو ہو درد و الم کی جو خبر آپ سے آپ

### ولہ

تشریف لیچے ہیں کسان میرے گھر سے آپ دل میں ہی چھونک دوں خس خاشاک ساچنا روپوشی ایک بھی تو چلے گی نہ آپ کی کہ دروغ کا قطع جامہ ہستی کو میں بھی آج	میں توڑتا ہوں سر کو ترے سنگ سحر آپ واقع نہیں ابھی مرے سوز جگر سے آپ ملجائیگی دعا میری جا کر اثر سے آپ کتر کے کیوں چلے ہیں مری رہنڈر سے آپ
---	--

نظروں سے کیا گراؤ گے گرد و نہپہ دیکھ کر  
بڑھ کر کہیں ہیں میں شمسِ قمر سے آپ

کیون یاس وصل یار سے دگوا ی عزیز  
واقع ہیں کیا امور قضا و قدر سے آپ

### غزل تیز

تیغ قاتل تری چمکی لگا کر آپ سے آپ  
آہ و نالہ مرا دکھلائے اثر آپ سے آپ  
کیون دلا عشق کی تاثیر سے کہتے ہیں  
بہلو باغ میں کیا رشک چمن کیا ہے  
کمر با کا ترے ناوک میں اثرِ حوتِ تل  
سو تو نہ کو ترے دانتوں سے ہو نسبت بجا  
دین و ایمان بھی لیا دل بھی لیا جان بھی لی  
جان بلب ہی ترا عاشق یہ زبانی کہیو  
پاؤں تک پڑتے ہیں پھر نکیو قدم و شیشین

سینہ ہو جائیگا پھر میرا سپر آپ سے آپ  
وہ چلے آئیں الہی مرے گھر آپ سے آپ  
جب میں جاتا ہوں تو کھل جاتے ہیں آپ کے  
بہر تسلیم جھکے برگ و شجر آپ سے آپ  
مثل خس و در کے لپٹے ہو گھر آپ سے آپ  
ہونگے قربان جو دیکھیں گے گھر آپ سے آپ  
اب پھری جاتی ہو کیون تیری نظر آپ سے آپ  
قاصد ا پوچھے مری جب وہ خبر آپ سے آپ  
ایجنوں کیون نہ پھر گیا مرا سر آپ سے آپ

کچھ خطا اپنی نہیں بال برابر ہی تمیز  
زلف بل کھاتی ہو یا موسے کمر آپ سے آپ

### ولہ

عاشق کو قتل کرتے ہو تیغِ نظر سے آپ  
مدت کے بعد آج جو نکلے ادھر سے آپ  
لاغر یہ ہوں کہ دیدہ مردم سے ہوں ننان

قاتل یہ گھات سیکھے ہو کس غتہ گر سے آپ  
آئے ہو میری آہ کے شاید اثر سے آپ  
منظور ہو تو دیکھیں ملا کے کمر سے آپ

حسرت سے کہہ رہا ہوں شبِ بختِ نین	جاؤ ابھی نہ اوٹھ کے سحر کے خطر سے آپ
اس معرکہ میں ہوں ہمیں روزِ شبِ شہید	دنراتِ بخت کرتے ہیں شمس و قمر سے آپ

مجلس میں شاد کرتے ہو غیر و نکے رو برد	
واقع ہوئے تمیز کے شاید ہنر سے آپ	

### غزلِ اخلاص

لین ہمارے دل مضطر کی خبر آپ سے	وہ چلے آئیں اُنہی مرے گھر آپ سے آپ
کچھ ہوا ادس کو محبت کا اثر آپ سے	پہنچی سینہ پر مرے اوسکی نظر آپ سے آپ
اوسنے پھینکا جوا دہریہ نظر آپ سے	کر لیا میں نے بھی سینہ کو سپر آپ سے آپ
میں تو حاضر ہوں لیئے ہاتھ میں سر آپ سے	آپ کیون قتل پہ باندھے ہیں کمر آپ سے آپ
تھکا کچھ نالہ شہسبگیر کا سیر سے یہ اثر	چاندنی پر گل آیا وہ ستر آپ سے آپ
رخ جانان پہ چو لہن تھیں پریشان شبکو	نہیں آئی نہ مجھے تا پھر سر آپ سے آپ
دانت وہ سپین ہیں اور ہم بھی اٹھیں گے رین ہیں	کیا لڑائی ہی ادھر اور ادھر آپ سے آپ
تا درخانہ نہ آتے تھے مری حنا طر سے	آج گھر سے نکل آئے ہو کدھر آپ سے آپ
او پری کچھ تو نقاب رخ گلگون کو ہٹا	کھینچ لیتا ہو مجھے تا نظر آپ سے آپ

اک غزل اور بھی اس طرز میں کہدے اخلاص
سب کی ہی تیری طرف مد نظر آپ سے آپ

### ولہ

غافل تو ہو کے بیٹھے تھے میری خبر سے آپ	کیا پوچھتے تھے حال مرے نامہ برسے آپ
الفت یہ دل میں آگے آئی کدھر سے آپ	کبے ہو خیال جو آئے ادھر سے آپ

کیونکر نہ مثل آئینہ حیرت زدہ ہونہیں بندہ ہوں اک نگاہ محبت کا آبکی سر سے عدد کے رشک کے شعلے نکل گئے جائیں نکل مرے دل مضطر کی حسرتیں رکھے کچھ التفات تو باتیں ہوں رات دن خامہ ہمارا تیشہ منسرد بن گیا دنیا کا کچھ لحاظ نہ عقبی کا منکر ہے آتے نظر ہو مجھ کو تو کچھ بخبر سے آپ	جلوہ دکھا کے ہوتے ہیں غائب نظر سے زخمی نہ کیجئے مجھے تیرے نظر سے آپ مدی لگا کے پاؤں میں نکلے جو گھر سے آپ دیکھیں باتفات اگر اک نظر سے آپ جائیں جو ہم ادھر سے تو آئیں اودھر آپ شیریں ہر ایک شعر ہی شہد و شکر سے آپ آتے نظر ہو مجھ کو تو کچھ بخبر سے آپ
--	---

نوک مشہ کی چاہیے اخلاص کو خلش  
نکلے ہیں آبد مرے باہر بگر سے آپ

### غزل عیش

بے سبب یہ نہیں بھرتا مرا سر آپ سے آپ تھا کمان پہلے یہ روشن مرا گھر آپ سے آپ کوئی جانبر نہ ہوا سبزہ خط سے اونکے حسن اونکا نہیں پیری میں بھی زائل ہوگا قتل کیا ہکو کر و گے جو تھارا ہی حال دل میں ہر درد مرے اس لیے بھرتا ہوں آہ سچ تو یہ کہ فن عشق میں جو ہی مشاق باغ جادو کا اوگاتا ہی جو وہ شعبہ باز شکرا ی عیش کیسے نہیں ہم احساند	بالیقین کرتے ہیں وہ گشت سفر آپ سے آپ اوسکا جلوہ ہی جو تم آئے اوسراپ سے آپ زہر یہ کرتا ہی بے کھائے ضرر آپ سے آپ شمع یہ وہ نہیں جو گل ہو سحر آپ سے آپ زلف کو دیکھ کے تم جاتے ہو ڈر آپ سے آپ نکلے کب نگ سے بے صدمہ شر آپ سے آپ اوسکو آجاتا ہی ہر ایک ہنر آپ سے آپ خود شجر بڑھتے ہیں پھلتے ہیں ثمر آپ سے آپ عیش و عشرت میں ہوئی عمر بسر آپ سے آپ
--	--



## ولہ

<p>میرے ہوئے ہوئے عشق کے میرے اثر سے آپ          با آبرو سدا رہیں اس اپنے زر سے آپ          سیتے ہیں زخم دل مرا تارِ نظر سے آپ          واقف نہ ہونگے اس مرے مخفی سفر سے آپ          سمجھیں گے عیب کو میرے ہر ہنر سے آپ          لینے کو میرے آؤ گئے جنت کے در سے آپ          خوب آئے بنِ سنور کے یہاں اپنی گھر سے آپ          کھائیں نہ ٹھوکرین مرے اس خستہ سر سے آپ</p>	<p>فرماتے لطفِ مجہد نہیں زور و زور سے آپ          منہ پر طلائی رنگ کی ہر خوش نما بہار          گھائل کیا تھا کیون مجھے اور رحم کھا کے اب          ہر سو خیال آپ کے لیجاتے ہیں مجھے          آگاہ ہونگے سیری بُرائی کی کنہ سے          چاہا اگر خدا نے دکھا دوں گا حشر میں          شوخی و خوش خرامی و ناز و اد کے ساتھ          میں خاکسار در پہ پھتارے قتادہ ہوں</p>
---	---

در پردہ ساتھ عیش کے ہر ایسی چھپر چھاڑ  
 وہ جانے بخبر ہیں ہنوز اپنے سر سے آپ

## غزل عاشق

<p>اب تو ٹکڑے ہوا جاتا ہوں جگر آپ سے آپ          وہ بھی آجایگا آنکھوں میں نظر آپ سے آپ          میرے گریہ نے دکھایا یہ اثر آپ سے آپ          چھم گئے دل میں مرے تیر نظر آپ سے آپ          سرو میں ہو گئے پیدا یہ ثمر آپ سے آپ          خون روتا ہوں مرا دیدار آپ سے آپ          ہم بھی مر جائیں گے اب بھوڑ کے سر آپ سے آپ</p>	<p>کیون کشیدہ ہوتی تیغِ نظر آپ سے آپ          عشق نے جسکے کیا سینہ میں گھر آپ سے آپ          ہنستے ہنستے چلے آئے مرے گھر آپ سے آپ          گو کہ اوس شوخ کماندار نے دیکھا نہ مجھے          کب نخلِ قدِ محبوب میں پستانِ نکلے          کیا ہوا کسنے کے دل کے جگر کے ٹکڑے          تنے افشانِ جبین اپنی دکھائی نہ اگر</p>
---	---

شب صلت تو منائے سے نہیں آتی ہے	ہو غضب ہجر کی ہوتی ہی سحر آپ سے آپ
سرعاشق پہ بھی اکدن یہ بلا لائے گی	دلف بل کھاتی ہو شانے پہ اگر آپ سے آپ

بند آنکھوں کو جو دنیا سے کرونگا عاشق
دل میں آجائیگا میرے وہ نظر آپ سے آپ

ولہ

کیون بھاگتے ہیں عاشق خستہ جگر سے آپ	واقع نہیں ہیں نالہ دل کے اثر سے آپ
دریا پہ کچھ نہیں ہی نہانے سے فائدہ	فرما میں غسل آج مری چشم تر سے آپ
شاید ہمارے جذبہ دل کا ہی یہ اثر	آئے ہیں راہ بھول کے صاحب کہ صراط پر
عاشق ہوئے ہو حضرت دل چشم سرخ پر	بچتے ہی رہیے یار کی ترچھی نظر سے آپ
اب تو غزال چشم کے وحشی ہیں سیکڑوں	آہو کار کرتے ہیں تیر نظر سے آپ
شمشیر لیجے ماتھ میں یاں سرفہ ہونہیں	آتا ہوں میں ادھر سے جو آئیں دھڑک آپ

عاشق کے قتل کا کوئی مضمون ہی مگر

کیا پوچھتے ہیں حال مرانا میرے آپ

غزل حافظ

بی طرح جوش پہن دیدہ تر آپ	ہو گئے رشک شہر داغ جگر آپ سے آپ
آج جنبش نہیں پر شوق سے ہر اہٹ پر	آنکھیں بھرتی ہیں معاً جانب در آپ سے آپ
کیا آرام سکون جیسے گھڑی کا لنگر	دل دھڑکتا ہو مرا آٹھ پہر آپ سے آپ
سرد مہرٹی پریر کی ہی شاید تاثیر	خشک ہونے لگے جو دیدہ تر آپ سے آپ
کیا کوئی غنچہ دہن باغ سے ہو نکلا ہے	چاک کرتا ہی قبا کیون گل تر آپ سے آپ

<p>بجٹا پچانس لے طائر جانِ عشاق ؛          اشک کی طرح سے باقی نہ باطل و ضبط          مختلف طور سے دلبر کا سراپا باندھو          سوزِ شہ دل تو ترقی پہ ہی کھیر کیا باعث          رام ہو جایگا گردون بھی ہمارا حافظ</p>	<p>زلف پر پیچ نے پیدا کیے شر آپ سے آپ          اب نکلتے ہیں مرے نخت جگر آپ سے آپ          ہاتھ آجایگا مضمونِ کس آپ سے آپ          کچھ کھٹا پاتا ہوں نالوں کا اثر آپ          مہربان ہو گا جو وہ رشکِ قرآپ سے آپ</p>
---	---

سخت و اثر و ن مراجعتِ کچھ گایا حافظ  
 وہ چلے آئنگے سید سے مرے گھر آپ سے

### ولہ

<p>کیا شب کو کر رہے تھے مری یاد گھر آپ          کا ہیدہ مثل تارِ لفظ ہوں میں غم سے خود          میں خود غریقِ جسدِ نداشت ہوں چاہتا          ہو حکمِ سر بھی کاٹ دوں کیا مال مال ہی          ہر آئینہ میں پھرتے ہیں تیرے غزالِ شہیم          نکلے مریضِ حسرتِ شب وصال          فانی سے جاودانی میں ایدل کر نیکی سیر          ہوں تنگ عشقِ شیریں لبائے کہ اپنا سر          سینہ مرا تھا صدر یہ جس کا وہ اب نہیں</p>	<p>آتی تھی دسبدِ منجھے چکی سحر سے آپ          کیوں روٹھتے ہو عاشقِ مدِ نظر سے آپ          تر ہو رہا ہی جا بہ تک اشک تر سے آپ          خود تنگ ہو رہا ہوں میں اس بارِ سر آپ          کیا گور کو پھنساتے ہیں تارِ نظر سے آپ          گر دیکھ لو تم آکے مجھے اک نظر سے آپ          آئے جو اس طرف سے تو جاؤ ادھر سے آپ          فرما دو ارکاٹ لون تیغ و تبر سے آپ          دل خود تڑپتا ہی مراد و دو پھر ہی آپ</p>
--	--

دین تو گیا ہی حافظا دشمن نہ جانکے ہو  
 کرتے ہو ربط کیوں بت بیدا گر سے آپ

## غزل عسکری

<p>نالہ دکھلائیگا جب اپنا اثر آپ سے آپ          نکلی پڑتی ہو جو وہ تیغ دوسرا ہے آپ          آبپاری تیری اسے سرور و ان چاہتا ہے          چھوڑنا بالکل تو اسے سراسر ہو وبال          ہو جو منطوق نظر آپ کے تو ہو کچھ لطف بہ          نارستان عیان تیری ہوا ہو یہ صفا          بے خبر گو کہ ہو وہ اسے دل نادان کیا غم          میرے رونے پہ وہ کہتے ہیں غصہ ہنس ہنس کر          صرصر باد صبا کیا کہ بگولا ہو ہوا          چرخ کی دیکھیں گے اس چرخ و قہار کیم          جان سے جائیں گے در شوق شہادتین نہ ہم</p>	<p>وہ بت سنگدل آویگا ادھر آپ سے آپ          مگر ٹپے ہوتے ہیں یہاں سخت جگر آپ سے          ورنہ سونکھے گا یہ الفت کا شجر آپ سے          پیچ کھاتی ہو سیان تیری مگر آپ سے          نذر دل لاسے ہیں سب اہل نظر آپ سے          نخل قد لایا ہو یہ تیسرا اثر آپ سے          میرے مرنے کی نہ ہو اذ کو خبر آپ سے          خوب بہتے ہیں ترے اشک گھر آپ سے          شوق جسوقت لگا لگا یہ پر آپ سے          سوزش دل سے جو نکلین گے شر آپ سے          کوچہ یار میں ہوتا ہو گذر آپ سے آپ</p>
---	--

دشمنو عسکری کا دوست بڑا ہیگا قوی

خیر سے آپ نکالو نہ یہ شر آپ سے آپ

## ولہ

<p>دیکھو گے حال میرا جو تار نظر سے آپ          کرتے ہیں صید دلو وہ کس کس ہنر سے آپ          اب ربط کیجئے دل خستہ جگر سے آپ          اٹکے ہو عسکری کسی بیداگر سے آپ</p>	<p>چھوٹو گے فکریہ زخم جگر سے آپ          ابرو کمان ہو تیر مژہ نیزہ ہو نطنبر          مست شراب ناز ہو ذوق کباب میں          ہو ظلم و جور کا جو گلہ دل سے ہر زمان</p>
--	---

# روایت تافوتانی

## غزل بنود

<p>گر ان ہو قبر میں مردے پہ جیسے رسی آ تو نسل روز کٹی بلبون کو ساری آ ہو روز عید سے افزون مجھے پیاری آ وہ خضر ہیں رہ ظلمات ہی ہماری رات حق کی تری زلف سیہ پے واری رات مجھے عروس سے افزون ہی پیاری آ مگر بنا کے پری شیشہ میں اوتاری رات کہ دن ہمارا ہر زیر فلک بھتاری آ</p>	<p>ہوئی یہ ہجر کی مجھ نیم جان کو بجاری آ جو آئی باغ میں اوس مہر کی سواری آ جو رہتے ہیں وہ ہم آغوش شام سے تہج سحر ہر صبح کی آب حیات فرقت میں نثار بدر ہوا و روز روئی روشن پر گمان ستار و نہ زیور کا ہوتا ہوشیال خیال کا کل شب گم دل میں رہتا ہی میں ہوشیاری میں کتا ہوں اہل غفلت</p>
--	---

چراغ نہ سے ملو واپ ڈھونڈ لائیگی  
ہمارے واسطے فرقت میں بہتراری رات

## ولہ

<p>چوتھا حوت مدعا قسمت لالی اور رنگ و بوریا قسمت تھا اگر اوجا نقش پا قسمت مول لیکے باٹتا قسمت مانگتے ہیں مری گد قسمت</p>	<p>ملتا تیرا اگر کچھا قسمت وصف شاہون کا مجھے تیرا وہ جو آئے تو یاں نصیب کھلے ہی یہ سودا مجھے کہ ملتی اگر اوس میں خوبی وہ ہی کہ عاریتاً</p>
--	--

اپنا لکھا تو ہی دکھا قسمت	کھو دیا نامہ برنے خط کا جو ب
	جوہن شاکی مقدرون کے منہ اؤ کو سیری سی دے خدا قسمت
	غزل عاقل
<p>توہن ہے ہجر میں رو رو کے کاٹی ساری رات کہ شل شعلہ رہی سوز غم سے ساری رات فلک سے مانگ کے تھی لکشا نکو واری رات پڑی جو بام سے وہ تاب رخ مختاری رات عجب شگفتہ یہ دن ہیں عجب ہی پیاری رات خیال مصحف عارض سے ہی ہزاری رات اندھیری مردم بیار کو ہی بھاری رات</p>	<p>جو تہنہ نرم میں سنس نہ کہ وہاں گزاری رات مختاری لومین یون ہی شمع رو گزاری رات مختاری زلفون میں دیکھی جو ماہ نے افشان گمان مہر ہوا چاندنی ہو سی سیلی رات تصور گل عارض سے باغ باغ میں ہم مختارے نام سے ہر دن میں نکو لاکھون رات صبا اوڑا کے نہ لٹکائے چشم پر گلیو</p>
	<p>نہ بھولانا یہ سحر یاد زلف اسی عاقل پری کو شیشہ دل میں ہی کیا اوتاری رات</p>
	ولہ
<p>ہوتا ہوں تجھ میں خدا قسمت ہم کو تجھ سے نہیں گلا قسمت ہو گئی اپنی کیا قسمت ایک بار اوس سے پھر قسمت ہی عجب تیرا ما جہر قسمت</p>	<p>ہم کو دلبر سے اب ملا قسمت اپنے ہاتھوں سے اوس کو کھونٹے سیم تن رات کو ملا ہے جان جاتی ہی دم نکلتا ہی کیسے فتنہ پہ دل ہوا فتون</p>



	تجھے کیا ہو مجھے گلا مسمت	حرف پیشانی پیش آیا ہی	
	خوب چھنوائی خاک عاقل سے جو کہ ہونا تھا بس ہوا مسمت		
	غزل عنبرین		
<p>نثار چرخ نے اختر کیے تھے ساری آ غضب کی طائر دل پر چلی کٹاری رت جو دیکھے چاند سی صورت فخر تھاری رت کٹی ستارہ شماری میں سب ہماری آ گذرتی روز ہی سولی کی اب ہماری رات ہی آج صبح سے برہم جو زلف ہماری رت ہنیں تھی چادر مہتاب تھی غباری رات بنا تھا گیسو سے بچان عجب ثکاری رت</p>	<p>وہ زلف شوخ نے افشانے جب نواہی آ لگا ہ ناز نے بسل کو دم میں قتل کیا نکل کے ابر سے تا صبح منہ نہ کھلائے خیال خال و غم زلف کیا و بال ہوا فراق قاست بالامین راست کتنا ہون کھلا چشم فسونگر نے بال بال سے بل فروغ رخ سے پڑی گرد غم ہوا اندھیر اوجھ کے موبوا و سہمیں نہ مرغ دل سلجھا</p>		<p>غم مژہ خلش جان روز و شب ہر غم مژہ جگر پہ اترہ چلا دن کو دل پہ آری رات</p>
	ولہ		
<p>اونسے مل یا نصیب یا مسمت گرچہ یاور ہوئی ذر مسمت کیا بلا کی ہونا رسا قسمت آزمائیں شہ و گدا مسمت</p>	<p>آج ایدل تو آزمائے مسمت وصل جانان نصیب ہو لگیا ہاتھ آئی کبھی نہ زلف رسا دیکھیں پھر کس کو وہ بلاتے ہیں</p>		

جلوہ فرما ہی بام پر وہ ماہ وصل کی لاکھ کی ہین تدبیرین ساتھ چھوڑا ہی تیرا وحشتین	آج چکی کہیں خد قسمت نہ مٹا پر ترا لکھا قسمت ہو گئی اونپہ مبتلا قسمت
نکرے غیر سے وہ پیار عزیز شکل ایسی کوئی بتا قسمت	
غزل تمیز	
جو ساتھ غیر کے اوشنوخ نے گزار لی آٹا نہو یہ زلف پریشان و بال چشم صنم چھپایا ابرین منہ ماہ نے غمسل ہو کر	چلا کی سینہ عاشق کے یان کناری رات نسل یہ سچ ہو کہ بیمار کو ہی بھاری رات کہ جلوہ گر وہ رہی چاندنی یہ ساری رات
فراق میں دل مضطرب کا ہی تمیز یہ حال نہ دن میں چین ہو دن بھر نہ نیند ساری آٹا	
ولہ	
عشق میں ہو کے مبتلا قسمت نہ تو مرتا ہوں اور نہ جیتا ہوں یا نصیب کا وصل ہو مجھ کو کیا ہنسنا تھا جواب میں روتا ہوں ہو رقابت نہ کیوں نصیب مجھے	کوہ ساسر پہ غم لیا قسمت یا رجب سے ہوا جد قسمت ور نہ آجائے اب قضا قسمت تو ہی انصاف کر بھلا قسمت سننے ہیں اونپہ ہی فد قسمت
لاکھ عاشق تمیز ہوں اونکے تو بھی دل دیکے آزما قسمت	

غزل خلاص	
کیسی یاد میں تھی دل کو بقراری رات کل اوسنے دیکھ لیا تھا نقاب اوٹھا کے ادھر ستر تک مرے سینہ پہ سانپ لہرائے نشہ میں چو کر کیا مدعی کو پہننے آج	مثال ماہی بے آب تھا میں ساری رات جلی تھیں سینہ پہ میرے چھری کٹاری رات صنم نے زلف دو تا اپنی جب سنواری رات مڑہ دکھائیگی ہکو وہ بادہ خواری رات
کیا ہو وعدہ وصل اوسنے آج ای خلاص خدا کرے ہو مبارک تھیں بھاری رات	
ولہ	
دے بہت خوب یا خدا قسمت دست قدرت سے اپنے امی لقا دل ہو مدت سے مبتلائے فراق ہوں مریض نظارہ جانان ہو مجھے خار خار سیر چین کبھی ہو دوست اور کبھی دشمن	کس سے مانگوں میں تجھے قسمت گبڑی بن جائے وہ بنا قسمت اب تو اوس سے مجھے ملا قسمت کبھی دیدار تو دکھا قسمت جب سے گل ہوا جد قسمت ہی عجب تیرا ماجر قسمت
کیون نہ ہو شاد شادیہ اخلاص مہربان ہو جو ملت قسمت	
غزل عیش	
جو نور رخ سے شب قدر ہو بھاری رات اوٹھوئے بکھری ہو زلف جو سنواری رات	تو داغ دل کی چمک سے ہر دن ہاری رات ایسے میں وصل کی صدیف سب سد ہاری رات

ہمیں بکائیں وہ جس روزیا وہ جس شب آئیں	عزیز ہو ہی دن اور وہی ہی پیاری رات
بنیر یا تھا محفل میں قتل کا سامان	چمکتی شمع کی ہر لومین تھی کٹاری رات
شب فراق کا چھیڑو نہ ذکر رخ مند و	جو ہم پہ گزری اویسی طرح سے گزاری رات
لگا رہے ہو جو تحریر سہ پر کا جل	ستم ہی کرتے ہو آنکھوں میں تم بچھاری رات

لیا ہوا ترہ کا کام ہر ترہ سے ہنسنے عیش  
جب اونکے ہجر میں آنکھوں میں کاٹی ساری آ

### ولہ

اوس کا دیگا بدل خدا قسمت	چاہیگی میرا اگر بڑا قسمت
آتے آتے پھرے وہ کتراکے	کیا چلی چال رہنا قسمت
ایسی میری مزاجدان ہی تو	تھا جو بھیاں دلیں وہ کیا قسمت
شکر ہی بھر گئی دعا سے مری	ورنہ لے آئی تھی بلا قسمت
فضل خالق سے ہم نہیں پایا	کیون کہیں بار بار یا قسمت
خوب لیتا خبز بجائے مزاج	غیر آتا میں پوچھت یا قسمت
آپ اچھے ہیں خوش نصیب بھی	میں ہوں کیا اور میری کیا قسمت

عیش جانے خدا ہی اسکو کہ یان  
ہی ہر اک کی حسب اجد ا قسمت

### غزل عاشق

رہی خموشی قیامت کی ہکو ساری رات	یہ تیرے عشق کی کی جھنے راز داری رات
تمام دن مجھے رونے سے کام رہتا ہی	لتھارے ہجر میں تارے گنے ہیں رات

ہو شب کو وصل صنم دن کو سیر باغ ہین	عجب ہمارے دن ہین غریب پیاری رات
بجائے دید فراق صنم میر ہے	یہ رود حشر سے کچھ کم نہیں ہاری رات

و فوراً ب سے عاشق بھی یا ترک ہنچا  
یہ میرے اشک ہوئے چشم تر سے جاری

ولہ

کیا کہیں ہو برا بھلا قسمت	مر چلے ہجر میں ہی یا قسمت
سراوٹھایا ہی یاد جانا ہین	اب تو ہو جا تو رہنا قسمت
ٹھوکر وٹنے جو شکستہ ہوا	یہی لائی تھی کیا لکھا قسمت
رات دن سر کو مین پکلتا ہوں	ہو گئی ایسی جیسا قسمت
دیکھو دنیا اسی کو کہتے ہین	یاں ہی سب کی جدا جہاں قسمت
ہوں کلیسا میں گاہ کہہ میں	رہنے دگی نہ ایک جہاں قسمت
یا رچین بر جبین ہوا ہے	اندون ٹھکڑا کیا ہوا قسمت

مہربان بکھر ہوئے وہ ای عاشق  
دیکھیے اب دکھائے کیا قسمت

غزل حافظ

نہ آیا وصل میں بھی چین ہکوساری رات	کہ فکر صبح کی چلتی رہی کٹاری رات
جو یاد آگئی محب کو صنم تمھاری رات	گلگی پلک سے پلک بھی نہیں ہاری رات
لگا یا ہجر نے خنجر تھا مجھ پر کاری رات	کہ خون ہر بن مو سے تھا میرے جاری رات
نہ میری منزل دل میں تھے تم نہ گھر اپنے	کہ تو کس جب کہ بکھر تھے کل گزاری رات

شب وصال میں میں خوش شب فرق میں آج	یہ کہیئے شب مری اچھی ہو یا تمھاری رات
تڑپ شر میں ہی ایسی نہ برق زہیق میں	عجب جی صدمہ فرقت سے بیقراری رات
نہار بشکر کہ وہ سنگدل ہوا کچھ موم	زیادہ دیکھی مری جب کہ آہ و زاری رات
بڑا ہی عامل کامل ہو یہ تو پیر غمان	پری یہ شیشہ میں کس رنگ سے اقدار رات
اسیر دام ہلا کر دیا دل عاشق	جو اپنی زلف پر زیادہ سناوری رات

تمھارا قریہ تقدیر ہی بڑا حافظ  
کہ شرط وصل کی پہلی ہی بازی ماری

### ولہ

ڈھونڈ لاؤں کہانے جنت	نہیں ملتا ترا پتا قسمت
کچھ نہ تدبیر پر بھروسہ کر	پورا کر دگی مدعا قسمت
خود ہی بجا یگا در مقصود	ہو گی جب میری رہنما قسمت
او کو تکمیل مجھے پریشانی	یہی قسام نے کیا قسمت
وہ رہیں شادا اور میں غمگین	اپنی اپنی جدا جدا قسمت
کو چہ گردی سے کچھ حصول نہیں	ایکجا بیٹھ آ زما قسمت
کام بن بن کے سب بگڑتے ہیں	ایسی ہرگز نہ سے خدا قسمت
نالہ لب تک بھی آ نہیں سکتا	ہو نہ میری سی ما ر قسمت
اپنی تسکین دل کو کہتے ہیں	تیرا خالق کرے بھلا قسمت
آب و دانہ کا اک بسا نہ ہو	لیے پھرتی ہو جا بجا قسمت
کچھ تو گزر گئی ہیں سے حافظ	اوس دلا رام سے ملا قسمت



## عزل عسکری

<p>عجب تھی یہ پریشان سیکدہ کی پیاری رات خیال زلف میں لٹام سے کیوں اوجھے پتا تو وصل کا دن میں بھی اب نہیں ملتا رہا جو دوش بدوش اوسکے میں تصور میں وہ وعدہ کر کے ڈایا یہ نظم تو دیکھو تم آگے جو سحر کو تو دم گیا کچھ ٹھہر سحر کو غم سے گلا گھٹ کے خون چشم بہا اتھی کیونکہ کٹے گی یہ میری عمر روان</p>	<p>کہ محاسب نے اوسے بزم میں گزار دی رات ہوا ہی کرتی ہی بیجا رہا تو بھاری رات کہ ایک زلف ہی کا فر نے ہی سنواری رات تو کیا ہی عیش سے گزری ہی میری رات کہ تا سحر رہی ظالم کی انتظاری رات بنیر آپ کے تھی یاں نفس شماری رات گلے میں تھا جو کوئی بچہ نگاری رات جو دن کو سوز درون ہی تو بھاری رات</p>
---	--

یہ دن تو عسکری کا ہے ہر شغل میں مگر  
بتاؤ کس طرح کٹتی ہو وان بھاری رات

## ولہ

<p>شاہ ہو کہہ سنا کہ قسمت نہ گلے کا ہمارے مار ہوا جوش پر ہی جو اشک طوفان خیز زلف پیچان میں تو پھنسا یا ہی</p>	<p>تخت کی جا ہی بوری قسمت خون کرے بچہ خاتمت کچھ دکھاو گی ما جسہ قسمت بیچ لائی ہو بر ملا قسمت</p>
---	--

سرگین چشم عسکری تھی غضب  
کنے پانی نہ نہ عسا قسمت



# ردیف شامثلثہ

## غزل نمود

<p>یون عدو کا ہو مرے نالہ شکیں عیث سخت جان ہوں نہیں ہو نیکام کام تمام دل کو رہتا ہی تری زلف سلسل کا خیال ہوں میں وہ تہہ مجھے چاہیے آب کوثر قابض روح سے لہ نہ لڑوائے گا ہو مقدر کا لکھا عقدہ مالا نخل</p>	<p>پھینکے جس طرح کوئی سوے فلک تیر عیث کھینچتے ہیں وہ مرے قتل کو شمشیر عیث مثل مجھوں ہی ہیہ ابستہ زنجیر عیث آشنا دیتے ہیں مجھ کو قدح شیر عیث اب دم نزع عیادت میں ہی تاخیر عیث بنے ہیں ہوے قلم ناخن تدبیر عیث</p>
--	---

جس شبستان میں کوئی نور مجسم ہو نمود  
شمع بیکار رہا دوس بزم میں گلگیر عیث

## ولہ

<p>دل ہی یون بھڑا کر کیا باعث ابر رحمت نہ برساگر پس مرگ ضعف پیری میں گلر خوں کا خیال روندتے ہیں وہ خاک بھی پس مرگ ای دل خون شدہ وہ کہہ تو چکے صاف اہل زمین ہیں سب مجھے یا دوس گل کی گر نہیں ہو نمود</p>	<p>چشم ہو چشمہ سار کیا باعث نہیں اوڑتا غبار کیا باعث ہی خزان میں بہا کر کیا باعث ہی یہ دل میں غبار کیا باعث روز کا انتظان کیا باعث ہی فلک کو غبار کیا باعث ہی چین خار خار کیا باعث</p>
---	--

## غزل عاقل

کرتے ہو عشق میں کیوں شکوہ تقدیر عبث	ہوتی ہی روبرو تقدیر کے تدبیر عبث
ہی نہ کا کل کی اسیری سے رہائی ممکن	کھینچتا کیوں ہی دلاتا لہ شبگیر عبث
شکوہ جو روحنا کو نہ بڑھا اسی نادان	کیوں گھٹاتا ہی دلا آپ سے توقیر عبث
کردیئے زیر زمین تو نے ہزاروں عاشق	کلینہ سینہ میں ترے ہو فلک پر عبث

نقشہ دل میں ہی کھینچا یار کا اپنے عاقل  
جا کے ہزار دسے کچھواتے ہو تصویر عبث

## ولہ

چشم ہی اشکبار کیا باعث	دل ہی یوں بے قرار کیا باعث
کیا ستا تا گلوں کو گلیچین ہے	نالہ زن ہی ہزار کیا باعث
ہوں میں کس شمس و کادیو	ہیں پتنگے نشا ر کیا باعث
کون ابرو کمان ہی تیر لیے	ہو گیا دل شکار کیا باعث
جان و دل ہمتو کر چکے ہیں فدا	پھر بھی تمکو ہی عار کیا باعث
باغ میں یاد کماست آیا	ہو گیا سزا دار کیا باعث

چشم ز گس جو واہی عاقل  
ککا ہی منتظر کیا باعث

## غزل عزیز

کھینچتے کشتہ ابرو پہ ہوشمیر عبث	قید یے زلف کو دکھلاتے ہو زنجیر عبث
شائق تیغ نگہ آئے ہیں لاکھوں آہو	عازم صید ہوئے تم ہی پنجیر عبث

ہم سے ہر ہم ہی تری زلف گرہ گیر عیث	بیچ و تاب دل بیمار کا باعث یہ ہے
پاؤں پڑتی ہی مرے قید میں زنجیر عیث	سر سے جاو گیا کوئی زلف صنم کا سودا
بے نفس کہینچے ہی مانی مری تصویر عیث	فصل گل ہی ابھی ہاتھوں سے اوڑھ لی صیفا
اب لگاؤ نہیں شمشیر شمشیر عیث	بسل تیغ نگہ پر نہ چڑھاؤ ابرو و ہڈ
بھیجتا ہوں اونھیں تحریر بہ تحریر عیث	وہ تو لکھتے ہی نہیں ایک بھی نامہ کا جوا

کیون نہوں گ بسر غم سے شبے روز غمیز  
ہم سے رہتا ہی خفا وہ بت بے پر عیث

ولہ

آئینہ میں غبار کیا باعث	صاف دل ہو نہ یا کیا باعث
نہیں اوڑھتا غبار کیا باعث	پھر کیا شہسوار کیا باعث
چہچہہ کیا دل میں خار کیا باعث	کبھی شرکان ہی ہم سے برگشتہ
سر ہی گردن پہ بار کیا باعث	تیغ ابرو کا وار ہو گا مگر
گل ہی بیل کو خار کیا باعث	آگیا ہی وہ گلزار کہیں
گنگو پیچ دار کیا باعث	بکھرے کیون آپ زلف کی صورت
روتی ہی زار زار کیا باعث	کوئی نہ مہروش پہ ای شبنم
تکتے ہو بار بار کیا باعث	آنکھ آہو کی کیا نالو گے
زلف ہوتا رہتا کیا باعث	کشور دل پہ کے لام بند ما
چشم ہی سو گوار کیا باعث	سرمین کر کے کس کو قتل کیا
لالہ ہی داعن دار کیا باعث	لب زنگین پہ دیکھی کسی مسمی



یاد کس بے وفا کی آئی عزیز  
ہو گئے اشکبار کیا باعث

### غزل تیسر

<p>پھر ہوئی عشق کی دل پر مرے تاثیر عبث شہچہ نیم نگا ہی کے نہیں تیغ سے کم اکیں اندامین عاشق ہوں تری شرگان کی خواب میں کب نظر آتا ہی وہ رشک سین جان بلب ہوں تو زبانی یہی قاصد کیسو ہیخودی زلف کے سودے میں ہوئی ہی مجھ کو</p>	<p>پھر اوٹھا یگا یہ صدمہ دل و گیر عبث لائے مقتل میں مجھے وہ تہ شمشیر عبث کب بچاتا ہی مرے دل کو ترا تیر عبث پھر تا ہوں نسل زلیخا پے تعمیر عبث آپ کرتے ہیں عیادت یہ ہی تقریر عبث ایسے دیوانے کو پہناتے ہیں زنجیر عبث</p>
--	--

صورت بلب تصویر تو حیران ہی تیسر  
کھینچی اوس گل کی ہی ہزار دن تصویر عبث

### ولہ

<p>گلشن تن ہی خار کیا باعث تیغ قاتل اگر عروس نہیں خانہ دل میں یہ تحبس ہے جذبہ شوق سے دل نادان کسی قاتل کی تیغ ابرو سے دل وحشی اگر نہیں آہو ہ دیدہ و دل کو رات دن اوسکا</p>	<p>نہیں آتی ہمار کیا باعث مثل زرمون نثار کیا باعث نہیں ملتا ہی یار کیا باعث پھر تا ہی بقیہ ر کیا باعث ہی میرا دل نگار کیا باعث کرتے ہیں وہ شکار کیا باعث رہتا ہی انتظا ر کیا باعث</p>
--	---

<p>آتا ہو تجھ کو پیار کیا باعث اب تلک ہی خار کیا باعث اب ہمارا مزار کیا باعث</p>	<p>اوس دل آزار پر دلا ہر دم چشم میگون کو خواب میں لکھا مورد رحمت اسی ہے</p>
<p>کاہش غم بھی تو نہیں ہو مٹینر جسم ہی مثل خار کیا باعث</p>	
<p>غزل خلاص</p>	
<p>انگہ کافی ہو مرے قتل کو شمشیر عبث نیم سہل ہی رہا یہ ترا پنجہ عبث کہ ہفت سے کوئی گزار نہ ترا عبث جسکو بیعت نہیں اس سے وہ بکے عبث کیہیا ہو اس سے اور نسخہ اکسیر عبث</p>	<p>زلف کافی ہو مری قید کو زنجیر عبث مار کر تیر نظر پھیر لیا منہ صیا د سر سے آلودہ وہ آنکھیں ہیں تری او غلام حضرت عشق کو مرشد ہی سمجھتا ہوں لا تو کرے لطف کی جس پر نظر ای بندہ نواز</p>
<p>خاکسار و نئے ہو اخلاص ترا عالمگیر تیری تعظیم بحسب اہی مری تو قیر عبث</p>	
<p>ولہ</p>	
<p>کیون مرے ننگسار کیا باعث کھو دیا اعتبار کیا باعث مجھے اسی گلزار کیا باعث دیکھے دل کو خار کیا باعث میرے پروردگار کیا باعث</p>	<p>مجھے کیون ہو فرار کیا باعث اپنی باتوں سے تو نے آپ ای یار بیوفا ہو کے منہ کو پھیر لیا آئی پہلو میں میرے صورت گل اوسکی صورت نظر نہیں آتی</p>



مکجو حیرت ہو اور وہ تکتا ہی	ہوں میں آئینہ وار کیا باعث
کھو دیا عاشقی میں حضرت دل	تمنے اپنا وقار کیا باعث
ای صبا جا کے تو ہی سمجھا لا	مجھے روٹھا ہی یا کیا باعث

تیرا اخلاص تو ہو عالمگیر	ہیں عدد و دستدار کیا باعث
--------------------------	---------------------------

غزل عیش
---------

لائی ہستی میں عدم سے ہمیں تقدیر عیش	طفل سے ہو کے جوان اب ہو سے ہم پیر عیش
کیا یسر نہ تھا اشکوئے گہ کارے ہار	پہنے آئے ہو جو تم سو نیکی زنجیر عیش
چہیں جبین ہو کے نہ ابرو سے ملاؤ ابرو	کیوں لڑاتے ہو شہم شیر سے شمشیر عیش
ہو گمان تیغ بر نہ کا زبان پر مکجو	آپ یہودہ جو کرتے ہو یہ تقریر عیش
ہی جو خوشنودی حق نہ نظر اسے ہی	آگے تدبیر کے میری مری تقدیر عیش

عیش اس میں نظر آتی ہی ہمیں شاخ خدا	صفہ دہر پہ کب ہی تری تصویر عیش
------------------------------------	--------------------------------

غزل عاشق
----------

چشم جادو میں ہو یہ سرمہ کی تحریر عیش	دل سحر کو بھی کرتے ہو تسخیر عیش
بسل تیغ تبسم ہوں بھلا اے قاتل پہ	کب کشیدہ ہی ترے ابرو کی شمشیر عیش
بستہ کا کل پہچان ہوں بہت مدت سے	مکجو پہناتا ہی حداد یہ زنجیر عیش
جد نہ شوق شہادت سے بہت ہوں بیتا	قتل کرتے میں مرے کرتے ہونا خیر عیش
دام کیسو میں مقید ہیں ہزاروں بلبل	طاہر دل کے پھنسائے کی ہو تدبیر عیش

لب پہ دم آکے سپدن نیکل جاویگا بتلا اوس پہ نہ ہو جائے کوئی برا شناس کی حسین سائی تو وہاں روزن در پہ بستہ کا کل چچان پہ ترحم کیجے آجکل دیکھو تو آثار قیامت کی بنا جا کے اوس ترک کی فتر اک سے لٹکا ہوتا	بوسہ دینے میں کیا کرتے ہوتا خیر عیث لیے پھرتا ہی دلا یا رکی تصویر عیث آگے تقدیر کے ہی رخنہ تدبیر عیث کھولتے آپ ہین اب زلف گرہ عیث منعمون کرتے ہو اب دہریں تعمیر عیث اب تڑپتا ہی پڑا ہی دل نخب عیث
---	--

ہو فقط خنجر ابرو کا اشارہ کافی  
قتل عاشق کی کیا کرتے ہوتا عیث

ولہ

نہیں ملتا وہ یا کیا باعث نشہ سے یا کو تو نفرت ہی تیغ ابرو نہیں ہو گراونکی گر نہیں ہو وہ یا عکس نگن خون روتی ہی دسبد قلم تل	دکو ہی اضطراب کیا باعث چشم ہی چرچسار کیا باعث ہی مراد دل نگار کیا باعث دل ہی آئینہ وار کیا باعث گلہ انتظار کیا باعث
--	---

رو سے شاید وہ خاک عاشق پر  
نہیں اوڑتا غبار کیا باعث

غزل حافظ

ہو نہ تقدیر جو یا ورتو ہی تدبیر عیث تھا فقط جنبش مرگائے مراد دل غزل	نقش و تعویذ عیث عامل تسخیر عیث تو نے سینہ کو بنایا ہدف تیر عیث
--	---

<p>اوسنے بھیجا ہی نہ بھیجیگا جواب نامہ جب کوئی عرض میں کرتا ہوتا یوں کہتی ہیں کہینچنے میں ہی اگر ناز کے عاجز نقاش جسکے نزدیک نہیں آپ کا کچھ عروہ و وفا جائیگا سر سے نہ سودا کبھی اون زلفوں کا جستجو چاہیئے خاکِ قدم جانان کی تادم مرگ نہ باز آؤنگا میں الفت سے آج کا کام نہیں چاہیئے کل پر رکھنا</p>	<p>کیون کرین اوس بت بے پیر کو تحریر عیث آپ ہم سے نہ کیا کچھ لقمہ سر عیث تو نہ کچھ اٹینگے ہم یار کی تصویر عیث اوسکی کیون کرتے ہو تم غمت و تو عیث چارہ گرہ پاؤں میں پہناتا ہی زنجیر عیث ای مہوس تجھے ہی خواہش اکسیر عیث آپ دلواتے ہیں اغیار سے تعزیر عیث وعدہ وصل میں تم کرتے ہو تاخیر عیث</p>
--	--

صحف رخ سے کر چشم بصیرت روشن  
حافظا پڑھتے ہو دلائل کی تفسیر عیث

ولہ

<p>سچ تو کہہ مجھ سے عار کیا باعث قاصدا جلد جا خبر تو لا ۛ ۛ خشک لبِ پھرہ زرد آہ ہی سرد کسی ہی یاد تو جو رہتا ہی ۛ بن گیا غیرت پر طاؤس کردیا پنجہ جنون نے آج</p>	<p>اور غیر و نئے پیا کیا باعث اتک آیا نہ یار کیا باعث چشم ہی اشکبار کیا باعث اسقدر بے قرار کیا باعث یہ دلِ داعن دار کیا باعث پیرہن مارتا رہ کیا باعث</p>
---	--

رام اک بت کا ہو گیا حافظ  
متا پرہیزگار کیا باعث

## غزل عسکری

ناز ہی سنگ دلی پر بت بے پر عبث ہوا شرگائے خدنگوئے تو سید غریب خون عالم کا غضب و ستم ابرو سے ہوا دل سودا زدہ کیون زلف کو چھڑاؤ سکی	جانیگی نالہ کی میرے نہیں تاثیر عبث آپ آراستہ کرتے ہو تپیر عبث نہیں قاتل یہ ترا جو ہر شمشیر عبث کہیں ہوتا ہی بھلا خانہ زنجیر عبث
--	--

عسکری روزِ فروز جن خدا داد ہودہ  
 آپ حیرت سے بنے دیدہ تصویر عبث

## ولہ

اہی مرے راز دار کیا باعث دل سے نکلے شہزاد کیا باعث جامہ ہو تار تار کیا باعث دل میں ہی خار خار کیا باعث بادہ خوشگوار کیا باعث نہیں تاب و قرار کیا باعث	ہو خفا مجھے یار کیا باعث آہ سوزان نے کسکی بھونکا ہی گر وہ گل پیرہن نہ آیا نظر کسکی شرگان ہوئی خلل انداز ہمو ساقی ہی ناگوار کیون یاد نے کسکی بقیہ دار کیا
--	---

عسکری رگ گیا ہی قاتل کا  
 خنجر آبدار کیا باعث

## ردیف چیم تازی

## غزل نمود

ساک جوین نہیں او نہیں رہبر کی حجاج	جیسے نہیں ملک کو پیر کی احتیاج
------------------------------------	--------------------------------

وصف اس سپہ حسن کی افشائے مین لکھون اک شعلہ رو کے عشق میں جلتا ہوں اہن	گر ہوز میں شعر کو اختر کی احتیاج پہلو میں جاے دل پہمند ر کی احتیاج
روضہ ہوش تاج مرصع سمرزار ہیں سخت روسیہ جوہین دولت کے ہتھکا	ہی بعد مرگ بھی مجھے افسر کی احتیاج نگ نمک کے واسطے ہر زر کی احتیاج
ہی بھیجنا جو اس بت بدکیش کو پیام	جائے پایا ہر پیہر کی احتیاج

کہتی ہی یہ زمین کسی کو چہ کی ای نمود  
ہوں آسمان ہی مجھے اختر کی احتیاج

### ولہ

کیا جلوہ نمایان و نہیں رشک قمر آج بے داغ دیئے مجھ سے ملا وہ گل تر آج	خورشید قیامت ہی ہر اک داغ جاگ بے پھول لگے نخل تنائیں مشر آج
باندھا ہوا تصویر میں جو مضمون کس آج کچھ دیکھی نہ سفاک کے ہاتھوں کی صفائی	ہو مو سے بھی باریک مراتا رنظر آج میں کو چہ قاتل میں گیا سینہ سپر آج
یان خانہ تن ناوک غم سے ہے شبک گل آئینہ رویوں کو دیا چھوڑ وطن میں	کیا اوسنے وہاں بند کیے روزن آج حیران ہوں جو غربت میں دکھا ماہ جن آج
ہوتا ہی وفا وعدہ فردائے قیامت ہ	کوئی تو سنا دے یہ مجھے کل کی خبر آج

خط اچھے پریر کو نمود آپ نے لکھا  
نکلیں نہ کہیں حامل مکتوب کے پر آج

### غزل عاقل

حاجت نہ سخت کی ہو نہ افسر کی احتیاج	دل کو ہی میرے عشق پیہر کی احتیاج
-------------------------------------	----------------------------------

کو چہ میں تیرے سکن عاشق ہوا ہی صنم نامہ ہمارا ایکے صبا جاہنگی و مان مفتون ہو سادگی پہ پھاری نکیوں جہان افعی زلف یار کھلاتے ہیں ہاتھ پر دل کیوں نہ بہائے گلشن کوئے حبیبین	خانہ بدوش کو نہیں کچھ گھر کی احتیاج قاصد کی فکر ہی نہ کبوتر کی احتیاج روئے قمر کو کب ہوئی زیور کی احتیاج افسون کی قدر ہی نہ ہی منتر کی احتیاج بہل کو کب ہوئی نہ گل تر کی احتیاج
--	---

عاقل نہ ہو سب جانان ہوا نصیب  
گو صد سے بڑھ گئی دل مضطر کی احتیاج

ولہ

ٹھہرا ہی میرا قتل جو وان مد نظر آج گیٹھی ہوئی چتون ہی خدا خیر تو کیجو طوفان بپا ہونگے یہاں نوح سے لاکھوں ہمراہ ترسے تیرو نکلے دل اوڑ گیا قاتل سر رکھ کے مراد ارپہ قاتل یہ پکارا خود جاتا ہی اوڑتا ہوا حیرت ہے جانکو بار نظر خلق سے چکے ہو خطہ ہے عفتا کی صفت ہو گئے قرطاس و قلم گم برسات ہی پرساتھ نہیں جس سے لے لے لے	قاتل میں فدا کرتا ہوں خود کاٹ کے کرن بے طور نظر آتی ہی قاتل کی نظر آج آیا ہی مرا جو شمع جو دیدہ تر آج مرغ دل بے پر کے لگے خوب ہی پر آج لایا شجر خشک ہی الفت کا مشر آج قدرت کے لگے ہیں مرے مکتوبین پر آج اللہ ہی بچائے تو بچے اونکی کس آج تحریر لگا کرنے جو مضمون کس آج بی طرح لگاتا ہی جھڑی دیدہ تر آج
--	--

ابرو کے قرین خال قیامت ہوا عاقل  
مخشر یہ بپا کرتی ہی شمشیر و سپر آج



## غزل عزیز

سودائے زلف میں نہیں اب سر کی احتیاج ہر لعل چھوڑ کر لب و لہر کی احتیاج جوش ہوس بدولت وصل صنم ہوا عزم سفر کیا ہی سوکے کوئے بیوفا کہتے ہیں ابرو ان خمیدہ چڑھا کے وہ سارا دماغ نکمت گیسو میں ہی بسا لیجا لگی اوڑا او سے بے پروائے شوق چپچپ کے داغ تار و نسے عارض کیم نہیں کر کے شہید جلد سبکہ و شش کیجیے	ابرو ہلا دو کچھ نہیں خنجر کی احتیاج وندانیہ دانت ہی نہیں گوہر کی احتیاج بڑھتی ہی مال و زر سے تو نگر کی احتیاج برائے یا خدا دل مضطر کی احتیاج ہکو نہیں ہی تیغ دو پیکر کی احتیاج حاجت نہ شک کی ہی نہ عنبر کی احتیاج نامہ کو میر سے ہی نہ کبوتر کی احتیاج ہو کب سپہن کو اختر کی احتیاج بارگراں ہی تن کو نہیں سر کی احتیاج
--	--

ہم ست جام دیدہ مخمور ہیں عزیز  
 مینا سے ہو غرض نہیں ساغر کی احتیاج

## ولہ

اوس مہرنے دی زلف ہٹانے سے اگر آج آنکھوں میں پلٹ جاتے ہیں اگر مرے گھر سے منظور ہو داغ دل عاشق سے گھٹانا دل لیکے چلا قافلہ حسرت و ارامان اللہ ری خوشی آپ کو میں بھول گیا ہوں نکلا ہی پڑے ہی نہیں دم لیتا ہوں خنجر	بولیں گے سر شام ہی مرغان سحر آج کس مردم بد بین کی لگی او کو نظر آج آئے وہ لکے ہاتھ میں طاؤس کی پر آج کس دہوم سے ہوتا ہی مسافر کا سفر آج مدت میں ہوا کوچہ جانان میں گذر آج کس مرگ رسیدہ پہ بندھی او کی کمر آج
--	---

کھولے ہوئے زلفیں دیکھیں آئے سرہا کے اثر ہجر سے ہیں تفسر قہ پر داز کیا چھوڑینگے بے قتل کیے یہ مجھے قاتل سودائے محبت کا خریدار تو ہو لے	پھندوں میں پھنسا جا کے مر امرغ نظر آج سر آج بدن آج یہ دل آج جگر آج تل آج مژہ آج ادا آج نظر آج میں بیٹھا ہوں ایک ادا پر تری سر آج
--	---

تا بزم صنم ہو جو عزیز اپنی رسائی  
سمجھوں کہ ہوا آہ رسا میں بھی اثر آج

### غزل نمبر

ہو شعلہ رو کے عشق میں مجھ کی احتیاج سینہ سپر ہوں میں نہیں قاتل کے سامنے کرتے ہو قتل لاکھوں کو ابرو کی تیغ سے موئے مژہ کی نوک خلش دل میں کر گئی آئین جو خوشخرامی سے ہدم وہ بزم میں ساتی شراب خواروں میں کر دی تو خمر	سوز درون سے ہو گئی آہنگ کی احتیاج خود و سپر زرہ کی نہ بکست کی احتیاج شمشیر سے غرض ہو نہ پنجہ کی احتیاج پھر ہو خدنگ یا رو کیا پر کی احتیاج تاشیر ہو کسی نہ محشر کی احتیاج مدت سے ہی مجھے موحش کی احتیاج
--	---

دکھلائیں اونکار و عرق ناک کو تمیز  
بلبل کو ہی چین میں گل تر کی احتیاج

### ولہ

ایام نحوست کے گئے میرے گزر آج عاشق کو ہی اب جان کے جانیکا خطر آج دکھلایا تری زلف پریشان نے اثر آج	مدت میں بخومی نظر آیا وہ سر آج پھینکے ہی وہ پیہم جواد صر تر نظر آج اس نفست کے سود میں ہوا ہکو ضرر آج
---	--

کیون خیر تو ہوا تھے ہیں جو آپ ادھر آج	کیا قصد ہی جاتے ہیں کہاں لہو کہ آج
کیا حسن ہمتا راہی کہ ہیں محو ستا ثنا	کل حور و ملک دیو و پری جن و بشر آج
وہاں سے لگا تیرے مرا خون شہادت	ہرگز تو مرے قتل سے قاتل نہ مگر آج
کیا حال ہوا تیرا دل اسوز و درون	باہر نفس سر دین آتے ہیں شر آج
تھا حال دگر گون ترے بیمار کا لیکن	پوچھی بھی نہ قاصد نے ترے سیری خبر آج

دیکھیے کہ قیامت ہیں میر آپ کے نالے  
پر آپ دکھائیں مجھے آہوں کا اثر آج

### غزل خلاص

رخ سے غرض نہ زلف معنبر کی احتیاج	سنبھل کی آرزو نہ گل تر کی احتیاج
بر لا کر یم بے کس و بے پر کی احتیاج	مجھ کو تو تجھ سوا نہ کسی در کی احتیاج
جنت کی آرزو نہ غلمان و حور کی	گرہ تو اپنے نور پیسہ کی احتیاج
پیر مینان سے بادہ گلگون نہ لہجیو ہا	اسی دل اگر ہو ساقی کو شر کی احتیاج
تو کہ مشو سے لیجیو فصاحت و فصد و دل	رکھتا نہیں جنون مرا شتر کی احتیاج
کھڑے جگر ہی اور گریبان ہی تار تار	کیا جانے کوئی اس دل مضطر کی احتیاج
لکھا ہوا ہی کاتب قدرت کا ہاتھ پر	دیکھو اسے نہیں کسی دستر کی احتیاج
آرام سے زمین پہ ہونش قدم کی طرح	تکلیف کی احتیاج نہ بستر کی احتیاج

اخلاص اب سخن کے بہت کم ہیں قدردان  
ہوتی ہی قدردان کو سخنور کی احتیاج

وہ قتل پہ باندھے ہوئے بیٹھے ہیں کمر آج	میں شوق سے قدموں پہ رکھے دیتا ہوں آج
وہ یوسف ثانی مرے گھر آئے پھر احیف	اور مجھ کو رقیبوں نے یہ دی کل کی خبر آج
کس شوخ کے شب تیر نظر دلیں چھبے ہیں	کروٹ نہیں لینے دی مجھے تابہ سحر آج
ای باد صبا کیو کوئی دم کاہو مہان ہوا	کوچہ سے جو دلدار کے ہوتیرا گذر آج
اس عالم فانی میں تغافل نہیں لازم	کچھ سوچ سمجھ کل کے لئے نفع و ضرر آج

اخلاص غنیمت ہے کہ ہمیشہ یہ اپنے  
دو چار جو بیٹھے ہوئے آتے ہیں نظر آج

### غزل عیش

ای تیغ زن ہو اسلئے پھر سر کی احتیاج	ہو بعد قتل جو تری ٹھوکر کی احتیاج
کب ہی بجز تھجہ بت کا منہ کی احتیاج	سودا نہیں مجھے جو ہو پتھر کی احتیاج
قالع وہ ہوں میں دانہ شبہم ہو در مجھے	منم نہیں ہی کچھ ترے گوہر کی احتیاج
بگڑیں نہ آپ مجھے پر یزاد سسکے نام	کب یہ کہا کہ ہلو ہو دلسر کی احتیاج
خلوت ہو اولئے ایسی جگہ تانہ آگ کی	حیران ہوں ہی جو خانہ بے در کی احتیاج
ایسا نہیں ہو کوئی دالائے ہماری یاد	سننے ہیں دان ہو بندہ بے زر کی احتیاج

ہو وے نہ زہرا فنی کیسو کا جواثر  
ای عیش کچھ سکھا کہ ہر منتر کی احتیاج

### ولہ

گھر سے وہ پھر سے میرے تو پھر نے لگا کر آج	کچھ ایسے گئے دیکھے ہیں در دگر آج
حیران ہوں میں اوس خیمہ صفائی عجیب کی	جہتی نہیں جا جا کے پھسلتی ہی نظر آج

ہاں مجھ کو یقین یہ کہ اگر سحر میں کر دوں بھڑکانی ہی دل میں تپش ہجر نے وہ آگ ہنس ہنس کے نہ آئینہ میں تم حسن کو دیکھو بانی تجھے جب نامیں نہ منسرق سر مو آگشت نامثل سے نو کے ہیں و لون	ظاہر ہو شب وصل کی ہرگز نہ سحر آج آنسو مرے بن بن کے نکلتے ہیں شر آج لگ جائے تھیں دیکھو تمھاری نہ نظر آج یوں کہینچدے گر اونکی تو قصور کر آج پہرا خم گردن یہاں وان اونکی کر آج
---	---

اڑتے ہوئے اسی عیش نگاہوں کے جو تیرے  
اوس شہم کی گردش سے کھلے اونکے ہیں پر آج

### غزل عاشق

خانہ بدوش ہوں یہ ہو دلبر کی محتاج اک سیمت کے عشق میں سیما بے اہوں پیش نظر مری چمن حسن یار ہے افشان کو او کی دیکھ کے آئینہ بول اٹھا نظر و تے تیری طائر دل ہو چکا شکار دریائے اشک لہریں ہی دزات موج بن پہنچا یگا بہا کے مرا مجھ کو سیل اشک تصویر یار خود درق دل پہ ثبت ہے سودا ہی ملین جنبش مرگان یار کا ادنی سا اک غلام ہی اوس روح پاک کا	سکن کا ہی خیال کچھ گھر کی احتیاج کشتہ ہوں آج کل ہی مجھے زر کی محتاج خواہش ہی باغ کی نہ گل تر کی محتاج ہوں آسمان ہی مجھے اختر کی محتاج حاجت ہی باز کی نہ کہو تر کی احتیاج کشتی کو اپنی کب ہی سمندر کی محتاج اوس بحر حسن تک نہیں رہبر کی محتاج کاغذ کی ہی ضرور نہ مسطر کی محتاج فضا دمجھ کو کچھ نہیں نشتر کی محتاج کیونکر نہ ہووے مجھ کو پیہر کی محتاج
عاشق کلام اپنا تو خود سن بگوش بن	معجز بیاں کو کب ہی سخنور کی محتاج

## ولہ

جان دیتے ہیں قہر میں ہی اوکل تر آج	اس گلشن ہستی سے ہی بلبل کا سفر آج
ہو چل کی شب تھوڑی سی ہوگی نہ سحر آج	زلفوں کو ذرا کھول دیا جان اگر آج
دل چیر کے پہلو سے وہ کب لگیا قاتل	رہ رہ کے ستا تا ہی مجھے درد جگر آج
سو دے میں تری زلف کے ای بویٹانی	بازار میں ہم بیچتے ہیں اپنا ہی سر آج
زخمی تجھے کل کر کے قاتل جو گیا تھا	پھر دیکھنے آیا ہی دلا جرم جگر آج

عاشق کے تو ہی نام سے اوس شمع کو نفرت  
محفل میں نہ پروانہ کا ہو جائے گذر آج

## عزل حافظ

الماس کی نہ در کی نہ گوہر کی احتیاج	ہو خاک آستانہ دلبر کی احتیاج
جسکو مٹھا راسا یہ دولت پسند ہی	اوسکو نہیں ہوتا ج سکندر کی احتیاج
رونق فرا جو بام پہ ہوں آپ وقت شام	عالم کو پھر نہ ہو سر الوزر کی احتیاج
زخمی جو ہو گیا تیری تر چھی نگاہ سے	اوسکو نہ تیغ کی ہو نہ خنجر کی احتیاج
تیری نگاہ دست کا طالب ہوں ساقیا	مجھکو نہیں ہی بادہ و ساغر کی احتیاج
دو تین دن سے دیتی ہو تکلیف ہر طرح	شاید رگ جنون کو ہر شتر کی احتیاج
ہو دل میں جسکے عشق آہی کا اشتیاق	نئے مال و جاہ کی نہ اوسے زر کی احتیاج
سرشار جو ہیں نشہ وحدت سے ساقیا	ہرگز نہیں اونھیں مڑا حمر کی احتیاج

یہاں بھی صبا مرے نامہ کو حافظا

مجھکو نہیں ہی پیک و کبوتر کی احتیاج



## ولہ

<p>عشاق کی آتی نہیں کچھ خیر نظر آج منہ سے مرے ہر خطہ نکلتے ہیں شر آج تنہا مجھے تم چھوڑ کے جاتے ہو کہ ہر آج ہم مشکل نظر ہو گئی لاریب کس آج جلد سیسہ جہاں دو مرے دوش سے سر آج دل کو نہیں میری نہ مجھے دل کی خبر آج آتش سے بھرا ہی ترایا قوت جگر آج کر جائیگے ہم عالم فانی سے سفر آج ہی صورت نہیں بانگ تری مرغ سحر آج وہ راحت جان خود بخو آیا مرے گھر آج ہم شوق سے ہو جائیگے خود سینہ سپر آج</p>	<p>شمشیر دو دم کرتے ہیں ہریب کمر آج محسوس ہوا ناکہ سوزان کا اثر آج رہنا نہیں منظور تو کاٹو مرا سر آج موجود ہی لیکن نہیں آتی ہی نظر آج ای جان جان کچھ نکر و خون و خطر آج جانیسے دلا رام کے آئی یہ قیامت سینہ سے لگا کر مجھے وہ شوخ یہ بولا آنا ہی تو آجاؤ ورنہ کوئی دم میں ہیما شب وصل ہوئی صبح قیامت احسان خبا اطلع خفہ ہوا بیدار تیغ نگہ ناز سے حملہ تو کریں وہ</p>
---	--

سیب ذقن و پستہ لب کے دیئے ہوئے  
حافظ کو ملا نخل محبت کا شہر آج

## غزل عسکری

<p>ہوتی نہیں ہر ماہ کو اختہ کی احتیاج جانبا ز کو نہیں ہر ترے سر کی احتیاج کب مرغ دل کو ہر مرے شہر کی احتیاج ہوتی ہی خبر و کو نہ زیور کی احتیاج</p>	<p>اوس رشک مہر کو نہیں گوہر کی احتیاج ابر کی تیغ کا ہی کوئی ہاتھ صاف ہو آندھی بھی اوسکی تیزی پر واز سے ہو گز گہڑے بھی حال پر تو وہ بنتے ہیں شکل خوب</p>
--	---

<p>کہتا ہو شوق نامہ بریار کر مجھے اس شک کی تو بوجھ خطا و ختن تک قاتل ذرا تو ابروئے پرچم کو دے ہلا عادی جو رک دیا احسان کیا بڑا ہو سیر دیکھنی اونچین برق طہیدہ کی ہو چشم چشمہ اپنی تو سینہ بھی دشت ہو</p>	<p>باوصیا کی ہونہ کہوتر کی احتیاج ۶ ہو زخم دل کو زلف منسبر کی احتیاج یعنی گلو کو ہرے خنجر کی احتیاج ۶ ہو دل سے کیون نہ ایسے سکر کی احتیاج پچھ ہوئی ہو اس دل مضطر کی احتیاج ہکو نہ بھر کی ہونہ کچھ بر کی احتیاج</p>
--	--

صدمون نے عسکری کیا تحلیل اور صیغ  
لیکن ہین ہو شوخ سمن بر کی احتیاج

ولہ

<p>قاتل نے کری تیغ ستم زب کمر آج آرایش سرہ جو سر شام ہوئی ہو مگرے مرے دل کے جو ہوئے شل کتاخود کتو بھی خبر عاشق شیدا کی ہو اپنے پستان پہ چلا ہاتھ جو میرا تو کسا یہ طوفان اوٹھائے ہین رقبہ بونج یہ کیا کیا شرمندہ لب لعل سے ہی لعل میں ہم قربان ہو اطلاع پیدا کر کے اپنے شب کوئے حسرت زدہ کے گھر میں سبر کی عنقائے خیال آپ کا دیکھیں گے دلاہم</p>	<p>معدوم ہی تن پر نظر آ جائیگے سراج شاید کہ ملیگا کوئی منظور نظر آج دیکھا ہو مگر اوسنے کوئی رشک قمر آج سننے ہین کہ ہو اوسکا بہت حال گر آج الفت کا ملا آپ کو بارے یہ مثر آج بے شہرہ ڈبو دینگے مجھے دیدہ تر آج بے آب کیا ہو ترے دندان نے گم آج دربان کو جو سوتے ہوئے پایا سرد آج پڑ مردہ جو تم آئے ہو گھر وقت سحر آج ہاتھ آئے اگر آپ کے مضمون کمر آج</p>
--	--

ہو یاد نے کس شعلہ روش کی ہمیں بچو	آہوئے فزون نکلے ہو جو دل شمعے رنج
وہ مہر وہ اشفاق وہ الطاف نہیں ہیں	آتے ہیں ہیں طور ہی کچھ اور نظر آج

بی طور سا ہو عسکری کا حال پریشان  
اسی جان جہان تھے نہ لی اوسکی خبر آج

## ردیف حارِ حلی

### غزل نمود

ہجر جانان تک نکل جاتی ہو روح	وصل کے وعدہ نہ پھر آتی ہو روح
آتے دم رکتے ہیں گروہ راہ میں	چلتے چلتے یاں الگ جاتی ہو روح
ہوتا ہی جب شمعہ دیو کا خیال	موم کی صورت گھل جاتی ہو روح
ہو رقابت تن سے اپنے اس قدر	کو سے جانان میں بچل جاتی ہو روح
مرتے ہیں اک جان جاں کج عشق میں	غم کا بھی جو ہر بیان کھاتی ہو روح
چھپتی ہوتی ہیں جو میرے قہقہے	آسمان پر جاتے شرماتی ہو روح

کیا صفا سے قلب و باطن ہو نمود  
آمد و شد میں بھسل جاتی ہو روح

### ولہ

عروج میں بھی جو رہتا ہوں خاکسار کی طرح	خط حبیب نہ لکھا ہوں خط غبار کی طرح
شرہ پہ دوڑنا طفلانہ کھیل سمجھے ہیں	یہ طفل اشک ہیں طفلان فی السوا کی طرح
بزرگ لالہ کھلے داغ اشک پیری میں	خزان چمن میں مرے آئی ہو بہار کی طرح

جنون میں تنگ ہوں جینے سے مثل اہل سفر بزرگ تیغ کشیدہ جو شاخ گلبن ہے ہر اک کی حسرت مردہ ہی دہین فون ہو نشان ایک ہی کافی ہو نامہ بر کو مرے	کہان بہشت میں وسعت ہو کوئے یار کی طرح چمن میں سرو ہو بے یار مجھ کو دار کی طرح ہو دشمنوں کا مرے سینہ بھی مزار کی طرح نہیں ہو کوچہ دو عالم میں کوئے یار کی طرح
--	---

ہو اوس گلی کا مجھے شوق باز دید نمود  
کہ نقش پا ہی جہاں چشم انتظار کی طرح

### عزل عاقل

یاد میں اوس گل کی گل کھاتی ہو روح روضہ رضوان میں جی جاتی ہو روح غنجہ لب کو جب نہیں پاتی ہو روح قاصد اکنا کہ اوس عاشق کی آج دیکھ کر دست خنابستہ ترا اوٹھ کے پہلو سے گیا وہ شمع و آخری دم ہو ذرا آدیکھ لے نزع میں بھی ہو تری شتاق دید مر گئے ہم یاد میں جس شوخ کی قد بالائے صنم کی یاد میں افعی زلف سیہ کے ہجر میں عاقل شیریں دہن کے عشق میں	بیگم کیا ہکود کھلاتی ہے روح کمت خلد برین لاتی ہو روح مثل بیل غم سے چلاتی ہو روح لو سارک ہو تھیں جاتی ہو روح اسی شکر پس پس جاتی ہو روح آتش غم سے جلی جاتی ہو روح چشم میں آکر کے لہرائی ہو روح جاتے جاتے جو ٹھہر جاتی ہو روح اوس کے در پر ٹھوکرین کھاتی ہو روح عرش کے پایہ سے ٹکراتی ہو روح مثل بیل پیچ و خم کھاتی ہو روح قصہ فر باد سنو اتی ہو روح
---	--

## ولہ

حسین کوئی نہیں یار گلزار کی طرح فراق قامت بالائے سرو قد سے دلا وہ یوں لپٹ کے لگا رہنے تار بستریں سوکھایا ہو غم مرگان نے استدر گلرو گھلا یا عشق کرنے یہاں تک اونکے	چمن میں گل ہوئے بلبل کو جس کی طرح نہ ہوئے کیون ہمیں شمشاد باغ کی طرح کچھ اب بڑی نظر آتی ہو جسم زار کی طرح کھٹکتا ہو دل ہمیں سارا تو خاک کی طرح کہ بہرون تک نہیں ملتا سیان یار کی طرح
---	--

ہزار عاقل بلبل ہو زمرہ پیرا  
نہ پایگی کبھی تقریر اپنے یار کی طرح

## غزل عزیز

کیا گھٹا زلفون کی دیکھ آتی ہو روح کوئے جانان کی ہو اکھاتی ہو روح روتی ہو کیا اب باتید وصال خاک میں بلجائیگی تن کی ہسار گور کی تنگی نہیں ہیہات یاد کوئی دن آخر نکل جائیگی یہ چل دیئے پہلو سے اوٹھ کر آپ جب اینہ سے بڑھ کے ہو وہ چشم صاف ای پری از بسکہ ہر جوش جنون کنج غزلت میں بے فاقہ ہو اسے	بن کے کیون طاؤس چلا آتی ہو روح بوئے جنت جسم میں لاتی ہو روح ابر رحمت تن پہ برساتی ہو روح دیکھیے کیا گل کھلا جاتی ہو روح قصر تن میں پاؤں پھیلاتی ہو روح ہجر کے صدموں سے گھبراتی ہو روح ہم یہ سمجھے سہ طرح جاتی ہو روح ہم کو حیرت ہے نظر آتی ہو روح تیرے سایہ سے لپٹ جاتی ہو روح اشک میں پتیا ہوں غم کھاتی ہو روح
--	--

بدگمانی سے ہو فرط احتیاط یاد مرگان صنم میں دوستو	نامہ بر کے ساتھ ہو جاتی ہو روح کو بکواب تنکے چنوا تھی ہو روح
جز خدا ہوتا نہیں کوئی عزیز تن سے جسم کو چ فرماتی ہو روح	
ولہ	
کہ مہر زرد ہوا گل ہو جس سے خاک طح جدا ہو اپنی مگر آہ شعلہ بار کی طرح نپایا مگر اس چشم اشکبار کی طرح چمن میں بستہ ہیں غنچہ دہان یا کی طرح چمن میں دیکھی جو سہل نے زلف یا کی طرح	کمانے لاسے قمر تاب روئے یا کی طرح فلک پہ لاکھ تپان ہو کے برق یون چمکی اُمڈہ اُمڈہ کے جو بر سے ہزار ابر بہار نسیم صبح سے بگڑی ہو آج کیا بسل بنی نہ ایک بگڑ کر ہزار بل کھائے
عزیز ہو گئی حیران چمن میں کیون گس کہ چشم وا ہو مری چشم انتظار کی طرح	
غزل متین	
زلف کی مانند بل کھاتی ہو روح جب جاتے ہیں چلی جاتی ہو روح رشک سے اب تو چلی جاتی ہو روح یوں دل نادان کو سمجھاتی ہو روح یان گہرا آنسو سے برساتی ہو روح وصل میں پہنچو دھوی جاتی ہو روح	پیچ میں کا کل کے جب جاتی ہو روح جب وہ آتے ہیں تو آ جاتی ہو روح جانہ بزم غیر میں ای شمع کسکے ہوتے ہیں بستان بیوفا موج زن ہو او کاوان دریا گس بوسہ ہلے چشم مست یار سے



کیا تمیز اب نزع میں وہ آئیگی بہر استقبال جو جاتی ہو روح
--

ولہ

جہان میں کوئی نہیں مجھے دلفگار کی طرح خفا ہو کسلے صاحبِ ستم شکار کی طرح وہ بجز حسرت جو جاتا نہیں سوے دیا ہزار شکر کہ قاتل نے سر کو کاٹ لیا	چمن شگفتہ ہو زخون کا لالہ زار کی طرح نہیں ملیگا کوئی مجھے جان نثار کی طرح جباب بنتے ہیں چشمان انتظار کی طرح وگر نہ تھا یہ گراں مجھ کو ہمار کی طرح
---	--

گل و چمن میں مجھے دیکھ کیوں ہو آرزو  
تمیز برگ و شجر میں رہیگا خار کی طرح

عزلِ خلاص

یار کے آنے سے آجاتی ہو روح گوشت کاٹ سے نہ لب آگاہ ہوں افغی گیسو کو اونکے دیکھ کر	ساتھ جانے کے چلی جاتی ہو روح اونکی بے مہری سے گھبرا آتی ہو روح شوق سے کیا تن میں لہراتی ہو روح
--	--

اب غم دور سے جی جلنے لگا  
کب بھلا اخلاص کو بھاتی ہو روح

ولہ

بنا ہی گونج جانان گل انار کی طرح سما رہی ہو جو اک زلفِ عنبرین کی یاد نہ ڈالے ہار گلے میں کبھی گلونکے وہ شوخ	وفا کی بو نہیں اس میں نہ اعتبار کی طرح تو بیچ و تاب بھی بل کھار ماہی مار کی طرح جو دیکھے مجھے دل بیمار داغدار کی طرح
---	--

نہیں یہ دوست تو کوئی نہیں ہر دشمن بھی گرا وہ خاک سے اوٹھ کر جو سر بلند ہوا	کہ دل ہی پہلو میں دشمن ہو دوست اگر کی طرح پسند خاک کو ہو خوب خاکسار کی طرح
پسند خاطر جانان ہن لیے دیوانے	ذلیل وہ ہن جو رہتے ہن ہوشیار کی طرح

ہو اوس اسیر کی خدمت میں باریاب اخلاص  
زبان دہن میں جو رکھتا ہو ذوالفقار کی طرح

### غزل عیش

خواب میں اوس کو چہ میں جاتی ہر صبح بوئے زلف آئی تو میں بھیجی بھی	سیرِ حُزُنِ مجھ کو دکھلاتی ہر روح ۛ
وہ سچا پھونک دیتا ہے جو دم دل نہ کرنا کہ یوں وقت عذاب	ناک کے نتھنوں کی راہ آتی ہر روح
مرتے دم کیا ساتھ دیتا ہے کوئی	قالبِ بیجان میں آجاتی ہر روح
سچ ہی کہتے ہیں جو مرنے کو وصال	کہتے ہیں کافر کی چلاتی ہر روح
ناک میں دم ہی مرا ہو ٹوٹنے جان	تن کو تنہا چھوڑ کر جاتی ہر روح
	کھو کے اپنی ٹہنیں بھنیں پاتی ہر روح
	ہجر کے صدمہ سے گھبراتی ہر روح

یہ صفائی یہ لطافت عیش ہی  
جسم میں اونکے نظر آتی ہر روح

### ولہ

شگفتہ رنج نے کی جان داغدار کی طرح حسین جہانکے نخل ہو کے ونسنے لگتے ہیں	ہمارے باغ میں آئی خردان بہار کی طرح
ندامت اوسکی ہر ناوک فگن جو مارا تیر	قد او کا باڑہ پہ ہی تیغِ آبدار کی طرح
	نکالا پھینک دیا اوسکو مینے خاک کی طرح

تو او سکے نشہ میں پانی گئی خمار کی طرح کمون میں کیا کہ ہو تجھ ایک میں ہزار کی طرح	دیا جو جام خفا ہو کے ہلکوساتی نے چمن میں گل ہو تو نخل میں شمع دیر میں بت
شب فراق میں ای عیش ہر ستارہ پر گمان ہوا ہی مری چشم انتظار کی طرح	
غزل عاشق	
وصل کا انداز بتلاتی ہو روح جب تو آجاتا ہی آ جاتی ہو روح سو طرح سے دل کو بہلاتی ہو روح دھونڈنے حکمو نکل جاتی ہو روح	او سکی فرقت میں یہ گھبراتی ہو روح جان جاتی ہو ترے جانے سے یار خواب میں کروصل جانان کا خیال جسم کو بحبان ہمارے چھوڑ کر
یاد میں عاشق لب جان بخش کے آتے آتے لب پہ رہ جاتی ہو روح	
ولہ	
جگر کے داغ ہوئے اپنے لالہ زار کی طرح ہر ایک بزم میں ہی مجکو شمع دار کی طرح کھڑا ہوں کب سے میں دیکھو گناہگار کی طرح وہ بیخبر ہوں کہ رہتا ہوں ہوشیار کی طرح	پسند ہے ہو ایک شوخ گلخدا کی طرح بغیر یار خیمین میں ہر ایک گل ہو داغ خطا ہوئی جو تھیں دل دیا سناں کرو وہ باد کش ہوں کہ صوفی ہوں در حقیقت میں
خطا سناں کرو وصل اتو عاشق سے ملیگا نگو نہ پھر مجھ سے جان نثار کی طرح	
غزل حافظ	

دل کو پھر زلفون میں بھاتی ہر روح	سر پہ پھر کالی بلا لاتی ہر روح
باجر کے صدے گھبراتی ہر روح	وہ نہ آئے تو ابھی جاتی ہر روح
میرے پاس آتے ہیں جب نہ تو ہیں	شوق میں اون سے لپٹ جاتی ہر روح
دیکھیے اس پیچ سے چھٹی ہو کر	عشق میں زلفوں کے بل کھاتی ہر روح
صبح محشر کا نہ منہ ہو جائے فوق	چاک سینہ اپنا دکھلاتی ہر روح
یاد میں دست خالی کی ترے	اشک خون آنکھوں سے برساتی ہر روح
لاتا ہوں بہلا کے کوئے یارے	جا کے وان نہر میں چل جاتی ہر روح
جلد اپنا کام کر تو اسی اجل	زندگی سے میری گھبراتی ہر روح
ہجرت میں صدے اوٹھائے اس قدر	اون سے ملنے کی قسم کھاتی ہر روح
دیتی ہو اپنا غم فرقت یہی ہے	خاک میں ہر اک کو سلواتی ہر روح
مظل دل میرا سمجھتا ہی نہیں	اوسکو سو سو طرح سمجھاتی ہر روح
غیر کو پہلو میں اوسکے دیکھ کر	رک سے اپنی نگہ جاتی ہر روح
سکرا کر ناز سے کہتے ہیں وہ	بس انھیں باتوں سے گھبراتی ہر روح

حافظا یہ ہیں بتان سنگدل

رابط کر کے ان سے پچھاتی ہر روح

ولہ

جو دیکھ لے قدموزون گلزار کی طرح	تو قمری نغمہ کرے بلبل و ہزار کی طرح
نہیں پسند ہیں اوس ستم شاکر کی طرح	کہ اون سے ہو کو بنایا ہو سو گوار کی طرح
آئی خیر ہو وہ شہسوار نگاہ ہے	کہ اوسکے ساتھ ہو امین بھی ہو غنا کی طرح

نیا شگوفہ ہو اوس گبدن نے آپسے آپ و فور رنج میں دریائے اشک سے اپنے نمٹھارے طائر دل نے پھنسا یا طائر دل ہزار طرح سے دیکھا ہو حسن اوس گل کا خدا بچائے بتوں کی نگاہ و ابرو سے فراق غنچہ دہن میں یہ دل غکھائی ہیں وہ لیکے ہاتھ سے اعدا کے ہار دیئے ہیں	گلے میں بے الدیے آکے ہاتھ ہمارے کی طرح ہر اک جاب بنگا گبدن مزار کی طرح نہ دیکھی ہوگی کسی فی بھی ٹیکار کی طرح مگر ہمیشہ تروتازہ ہی ہمار کی طرح کہ کاٹ کرتے ہیں یہ تیغ ابدار کی طرح ہوا ہو سینہ بے کینہ لالہ زار کی طرح ہمارے سینہ میں چبھتے ہیں بھول خاکی طرح
---	--

بتوں کی رام کہانی کو چھوڑ دو حافظ  
کر و عبادت معبود دیندار کی طرح

### غزل عسکری

امتحان سے کب یہ گھبراتی ہو روح لو پر یرو یوں کی الفت سے ہمیں بعض مطلب پر مری کہتے ہیں ہ کیا شب غم ہو بسر جون روز حشر ضبط آہ پر شہر رہی اک بلا	پر نہ آنے سے ترے جاتی ہو روح صاف دیوانہ ہی ٹھیراتی ہو روح ایسی باتوں سے تو گھبراتی ہو روح رو حکو میں مجھ کو سمجھاتی ہو روح ایسی آتش سے تو جل جاتی ہو روح
---	--

اسکی ہیتیابی کہوں کیا عسکری  
جسم میں جس وقت یہ آتی ہو روح

### ردیف خامعجمہ

## غزل منود

بات میں ہوا اثر نطق سیحا ایشوخ تیری شوخی کا نہیں ہکوا چہنا ایشوخ دل ہوا عشق دہن میں ترے عفا ایشوخ صورت غنچہ ہن بہسائے تننا ایشوخ دل ہی جلوہ سے ترے عرش مہلا ایشوخ گل عبادل کی نظر میں ہوا حرا ایشوخ نہیں بھولا ہوں چمن میں ترا پہرنا ایشوخ تیری فرقت نے کیا حال یہ دل کا ایشوخ	ہاتھ مہدی سے ہو تیرا یہ بھیا ایشوخ شوخیان لازم و ملزوم ہیں دلبر کے لئے الفت ہوئے کمر سے ہی سراپا سعد و م روٹھنے میں ترے کب تاب کلم مجکو پڑداری کے لئے مثل فلک پہلو ہے رنگ گلشن ہوا تعمیر یہ شوخی سے تری کیا مجھے یاد رہی خلد میں حور و کا خرام برسون گذرے ہیں کہ پہلو سے جدا ہی میرے
---	---

شوخیان طاس رسانی کی دکھائی گئے منود  
تیری شوخی کا جو مضمون بند صیگا ایشوخ

## ولہ

کہ جیسے عکس شفق سے ہوا بر باران سرخ کہ عکس عارض نگین سے ہو گلستان سرخ کیا جو سرخی پان نے گلوئے جانان سرخ ادھر تو دیکھ یہ ویسا ہی روئے جانان سرخ کہاں گلال سے ہو او کی زلف چچان سرخ کرے نہ آنکھ کہیں ببل خوش الحان سرخ خنا کے رنگ سے مانند شاخ مرجان سرخ	سرشک خونسے یہ سیر ہی چشم گریان سرخ بہا جس سے ایسا ہو روئے جانان سرخ میں سمجھا گردن مینا میں ہوئی گلگون افق میں جلوہ خورشید دکھا ہو ناصح طلسم حسن سے مار سیہ ہوا گلگون چمن میں بولا ہو اس گل کا طوطی تقریر منود ہاتھ ہوئے نخل قد دجوبین
---	--



## غزل عاقل

دکھنا ہونگے فلک سب تہ و بالا ایشو خ	کھلا فرقت میں تری لب سے جونا لہ ایشو خ
حسن عارض ہی تراورد و بالا ایشو خ	جب سے جو بن پہ ہوا کان کا بالا ایشو خ
سو کھ کر غمخ ہوا باغ میں کنا ایشو خ	شوخی لب سے تری دل غ ہ لالہ ایشو خ
دُہین کا نوں کے مگر عقد ثریا ایشو خ	ہی تری مانگ جو یہ کا ہشتان ماہ بین
موج زنجشپون سے ہوگا ابھی دریا ایشو خ	برق و شمس کے جو تو ہمو رولا یگا یو نہیں
لفظ ہی ابر تو ہی خال یہ تارا ایشو خ	روئے روشن جو ترا ماہ ہی ایشو خ
ہم کو حسرت نے ترے عشق کی مارا ایشو خ	در بدر بھرمین وحشی سے بنے پھرتی ہیں

بادہ نوشی کی بہم آج تو ٹھیرے ساقی  
عین صہلت میں تو عاقل سے نہ ترا ایشو خ

## ولہ

کمال کیا جو ہوا العل سے بخشان سرخ	جہاں ہی پر تو عارض سے تیرے بجان سرخ
خاکے نگ سے کب ہی یہ رو جانان سرخ	ہمارے خون کا محضر لکھا ہی قاتل نے
کہ عین فصل میں گل کا ہوا اگر بیان سرخ	یہ رنگ لایا ہی بیل کا خون احسنہ کو
شفق کے ٹکڑے ہیں ہمدوش ماہ تابان سرخ	نہیں ہی پھول سے عارض پہ زریں گیش یہ گل
عجب نہیں گل خود رو سے ہو بیان سرخ	کچھ اس کے جوش پہ آئی بہار و گلچین
نہیں شفق سے ہوا آج چرخ گردان سرخ	غبار گنج شہیدان اوڑا ہو کچھ عاقل

## غزل عزیز

ہی شراب ہمیں صبح کا دھوکا ایشو خ	رخ جو زلفون سے لب بام دہ چمکا ایشو خ
----------------------------------	--------------------------------------

تو اوٹھا دے رخ روشن سے جو پردا ایشوخ دست قدرت سے ترکھنچ کے نقشا ایشوخ وہ ترقی پہ بھی جو بن ترے رخا ایشوخ بس نہ چھپا کر جو تم آئے ہو نہیں کچھ پردا ہو گئی صبح شب وصل تو کیا ہو اندھیر تو چھڑک کر جو نمک شب مرے پہلو سے چلا جمع ہیں حسرت و حرمان و مٹنا دل میں بادہ نوشی کو جو تو جائے چمن میں دم بھر دیکھ لیو سے دل پرداغ ہمارا جو کہیں نہ وہ بلا ہی شب و وقت کہ آئی تو یہ میں ہی ایک عاشق جاننا نہیں ہوں تیرا ہو تجھ وہ شب وصل کہ اللہ اللہ قطرہ قطرہ تری شمشیر کا دم بھرتا ہی	ہو نہ پھر شمع کی پردانہ کو پردا ایشوخ دیکھتا آپ مصور ہی تماشا ایشوخ بتلی آنکھوں کی ہنی نور کا پتلا ایشوخ دل نے پہلو میں بنا رکھا ہی پردا ایشوخ زلزل لٹکائے ہو جائے اندھیرا ایشوخ کیسا کیسا دہن زخم پکارا ایشوخ ہم کد میں بھی نہیں خیر سے تنہا ایشوخ شاخ دے مینا تو دے پھول پیالا ایشوخ اپنے اک داغ پہ نازان نہ ہولا ایشوخ دم نکل جائیگا گھٹ گھٹ کے ہمارا ایشوخ جان نثار و نکال گا در پہ ہی میلا ایشوخ لب پہ آتا ہی نہیں حرف مٹنا ایشوخ تھا یہ بل تو کوئی چاہنے والا ایشوخ
--	---

چاہ یوسف کی نہوتی او سے یون دل سے عزیز  
دیکھ لیتی جو ترا حسن زلیخا ایشوخ

ولہ

ہمارے غولے ہی قاتل کا اک نہ دامن سرخ نہیں ہی دست خنائی سے زلف بیجان سرخ عیان ہی یون گل رخسار سبز خطمین	کہ ماتہ سرخ ہی شمشیر سرخ میدان سرخ شفق کے رنگ سے پہنیل پریشان سرخ کہ جیسے سبز پہ رکھا ہو پھول ایجان سرخ
--	---

گلال لیکے سوئے چرخ کیون اوڑاتے ہو	بناو گے ورق زر دھر تا بان سرخ
جو داغ سینہ سحر آفتاب سا چمکا	تو ہو گیا شفق صبح کا گرہ بیان سرخ
جو چمکی آتش رخسار تیری دریا بہر	کنول بھی ہو گئے سب صورت چراغان سرخ
سنو تو عاشق بیدل کے نامہ بر سے پتے	کہ دل میں درد ہوتن گر چشم گریان سرخ
غم فراق نے کیا کیا ہی رنگ دکھلائے	کہ جسم زر دہی آنکھیں سپید مژگان سرخ
حنا لگا کے جو آجا تو لمب دریا	سپید خیمہ جابون کا ہو وے جانان سرخ

پڑے جو عارض رنگین کا اونکے عکس عنبر  
عجب نہیں ہی کہ ہو جائے سب گلستان سرخ

### غزل تمیز

ابمہ رحمت تو رہ لطف سے برسا ای شوخ	تشنہ صیل کو اتنا تو نہ ترسا ای شوخ
تیرے بدلے میں کسی اہل وفا سے ملتا	حال دل اپنا و کہتا مرا سنتا ای شوخ
سرخ رو تو نہیں ہو و گیا جہان میں ہرگز	کیون اوٹھاتا ہی مرے قتل کا ٹیرا شوخ
بارہ گردن عاشق سے نہ اوترا انوس	تیغ بھاری تھی مگر ہاتھ تھا ہلکا ای شوخ
بھول کیونکر نہ چھڑین وقت تکلم ہر بار	ہین خموشی میں وہ لب صورت غنچا ای شوخ
شمع و رشک سے پروا تو کی مانند جلین	دیکھ لیں گر وہ تری بزم کا جلسا ای شوخ
باتیں کر نہیں خدا خیر کرے کیا ہو گا	تیرے آنے سے قیامت ہو ی پرپا ای شوخ

آشنا جب سے ہی بحر غم فرقت میں ملتیر  
اوسکی آنکھوں سے بہا کرتا ہی دریا ای شوخ

ولہ

کیا یہ نخت جگر نے مرا گریبان سرخ سو کھایا کا ہش غم نے بد کو صورت خار لباس سرخ پہن کر چلے وہ گلشن کو سیاہ بختی سے میری جہان ہی تیرہ و تار	ہو آفتاب سے جیسے شفق کا دامان سرخ نہ وقت قتل ہوا خونے گریبان سرخ عجب نہیں ہی کہ ہوا ب رہ گلستان سرخ اور اشک خونے ہوا کوہ اور بیابان سرخ
---	--

تمیز دیکھو ہر ساقی کا عارض رنگین  
کہ رنگ بادہ گلگون ہے یہ نمایان سرخ

### غزل اخلاص

ہو گیا جب سے تری زلف کا سودا شوخ زندگی کا ہی یہی لطف کہ مل بیٹھیں دو کل تو ہی غم سفر مجھ سے جدا ہونا ہے دیر میں کعبہ میں مسجد میں کلیسا میں کین میں وہ دیوانہ نہیں ہوں کہ نہاے نہ خیر	میری وحشت کا ہی بازار میں چرچا شوخ ور نہ کیا ہی جو رہے خضر سا تنہا شوخ آجکی شب مرا مہمان ہیں رجا شوخ تجسّاد دکھیا ہی نہیں ہیبت ترسا شوخ ہوں تری زلف کا اولجھا مجھے سلجھا شوخ
---	--

زندگی ہی ترے اخلاص کی باتوں سے تری  
جب تو کہتا ہی تجھے رشک سیما شوخ

### ولہ

ہوئی جو غیظ کی حالت میں چشم جان سرخ حنائی مانتے گلے میں نہیں ہی قاتل کا جو آرزو ہی تو دیکھ اسکے پائی رنگین کو جو وصف او سکے بل لعل کا لکھون خلاص	تو اشک خونے کیا بیٹھے اپنا دامان سرخ کیا ہی پنچہ خورشید نے گریبان سرخ قدم سے جسکے ہوا حق و سق و الوان سرخ دوات و خامہ و کاغذ ہوا و دیوان سرخ
---	---

## غزل عیش

<p>ہو قیامت کہ جہان ہوتو بالا الیٹوخ نظر آتا ہی ہمیں دامن غمقا الیٹوخ سر منصور کا کرتے ہیں تماشا الیٹوخ صحرا دریا ہوا دریا ہوا صحرا الیٹوخ چھا گلو لسنے جو یہ ہیں آبلہ پا الیٹوخ</p>	<p>تو نے اپنا جو دکھایا قد بالا اسے ٹوخ ہیں نراکت سے جو ابھری ہوئیں گھاٹی کر نوک مرگان پہ مرے نخت جگر آ کے روئے جب شستہ میں اور کپسے وحشت جانی شکستہ رو نکو ملا کرتا ہی لسنے پانی</p>
--	---

عیش کی آنکھ میں جب اشک بھرا تو کھلا  
اوسنے کوزہ میں کیا بند ہو دریا الیٹوخ

## ولہ

<p>تو دل پہ داغ ہوئے ویسے یاں نمایاں سرخ جو پاں کھا کے کرین وہ سپید دندان سرخ کر گئے رو رو کے اپنی چشم گریان سرخ ہوا رخوان کی طرح سے یہ کیوں گلستان سرخ پھٹتے آنسو سے آنسو ہیں مثل مرجان سرخ وہا چن او گتے ہیں ہوتے ہیں وہ نیلان سرخ میں زرد ہو گیا دیکھا جو روئے جانان سرخ</p>	<p>جنی قریب نے اوس خیمہ وان جو نشان سرخ گمان ہیرے پہ پا قوت کا ہو عالم کو دکھائی گئے شفق و شام و ابر و صبح بہم لگائی نار لبسل نے آگ کیا اسمین عجب نہیں جو بہادون میں خون کا دریا بھٹھارے ہوئے نرہ کے شہید ہیں جسجا بہار نے مرے حق میں خزان کا کام کیا</p>
---	---

چھپایا چاہے جو خون عیش کا تو اسے سفاک  
نکر لہو سے تو اوس بگینہ کے دامان سرخ

## غزل عاشق

<p>شک نافہ میں بھر اجنر سارا ایشوخ خون ہو جائیگا ناحق کو کسیکا ایشوخ گر تو ملجائے کسیدن مجھے تنہا ایشوخ آدمی کیا ہی تو ہو جادو کا پتلا ایشوخ</p>	<p>زلت کو عطر لگا کر جو سنوارا ایشوخ حق تو یہ ہی نہ لگاؤ کت رنگین میں حنا حال تنہائی کا اپنی میں کچھ اظہار کرو شعبہ سے مجکو دکھاتے ہیں ترے مرد چشم</p>
<p>ہو غضب باغ میں ہو سنبھل و گل روشن و ش خالی عاشق کا رہے دست تنہا ایشوخ</p>	
ولہ	
<p>نہیں گلال سے قاتل کی نوک مرگان سرخ سیان جو غم کے سبب اپنی چشم گریان سرخ تو اشک خونسے ہی یان اپنا بھی گریان سرخ جو سرے خونسے ہی قاتل کی تیغ عریان سرخ لحد پہ پھولے ہیں گھمسانے شوق بچان سرخ</p>	<p>ہمارے خونسے نکلی ہی ہو کے پیکان سرخ خوشی سے رہتا ہوں ان کا روؤ خندان سرخ کیسے خون سے قاتل کا و ان ہو دامن سرخ برہنگی میں لباس عروس پہینا ہی نہ چھوڑا قبر میں بھی عشق گلر خان نے مجھے</p>
<p>پرستش اوس بت کا فر کی کرتا ہی عاشق کہ جسکے پر تو سرخ سے ہے مہر تابان سرخ</p>	
غزل حافظ	
<p>کہ ترے حسن کی حور و ن میں ہر چہ چاہی ایشوخ ہو تاگر عہد میں یان تیرے کیسا ایشوخ حشر ہی تیرنگہ سے ترے برپا ایشوخ زیب دیتا ہی ترے کان کا بالا ایشوخ</p>	<p>حق نے ایسا تجھے مستوق بنایا ایشوخ محو ہو جاتا ترے نغمہ کو سنکر بیشک ہی طیبہ کوئی مجسروح کوئی سبیل ہی ماہ کے گرد ہو جسطرح کہ مالہ موزون</p>



تیری پیشانی کے جھومر سے فلک پر ہوگا	مثل مہ داغ بدل عقد تر یا ایشو خ
تجگو کر دیکھ لے سمجھ نہ وہ یوسف کو عزیز	تجہ پہ سو جانے قربان ہو زلیخا ایشو خ
قول واقرار ہوے وصل کے صدا لکین	اکیں آکے کیا تو نے نہ ایفا ایشو خ

ہو ٹھکانا ترا کسجا کہ تجھے حافظ نے  
سب جگہ ڈھونڈ لیا لیک نیا یا ایشو خ

ولہ

انہیں ہونشہ رہا ہے شہم فتان سرخ	اٹھا ہی اکھون میں اونکی غضب طوفان
کینے جو عاشق جاننا قتل اکدم میں	ہوئی عقیق کی مانند تیغ بران سرخ
جھلکتی شیشہ لبو رہیں ہو جیسے شراب	گلو سے پان کی زنگت ہی لون نمایان سرخ
چمکتا اس طرح چہرہ ہوا و نکا پردہ میں	چراغ جون نظر آئے ہی زیر دامن سرخ
تھارا دست نگارین جو دیکھ لیں گاہے	تو ابر چشم سے برسا یں اشک انان سرخ
چمن میں کونے گل پیرہن کی آمد ہے	کہ فرش گل سے ہوا سر بسر گستان سرخ
پری تو کیا شرر و برق بھی لرزتے ہیں	مدام غیظ میں دیکھ او سکار و تابان سرخ
عجب رنگ دکھایا ہوا شک خونین نے	کہ ہو گیا ہی گرہ بیان سے تابہ دامن سرخ
عوض جنا کے زگو او نگلیان مری خونے	رہینگے حشر تلک مثل شاخ مرجان سرخ
لگا ہی تیر کسی نیم جان کے سینہ میں	اسی سب سے ہوئی ہو یہ توک مرگان سرخ

بجائے اشک نکلتے ہیں سخت دل حافظ  
برنگ لالہ و گلہا سے عشق پہچان سرخ



# ردیف الہامیہ

## غزل نمود

روحیں جو گسین پھر نہ رہا خانہ تن یاد  
دیکھا گل عارض تو ہوا ہکو چمن یاد  
فریاد کہ یارب میں کمان جاؤں میں سے  
گر جانتے بھائی کہ یہ نکلیں گے یہاں سے  
آنکھوں کو کروں یاد جو زکس نظر آئے  
جنت کا تصور ہی بیان طائر جان کو  
ہیں وصل میں عشرت کے وہ اسباب مہیا  
ایمان سے اللہ کرے خاتمہ باخیر

خربت زدگان کو نہ ہوا اپنا وطن یاد  
ہاتھوں کی نزاکت سے ہوئی شاخ سمن یاد  
اؤ کو تو ہی طرز ستم چرخ کس یاد  
یوسف کے لئے کرتے تراچاہ ذوق یاد  
غینچو نکو جو دیکھوں تو ہو وہ غنچہ دہن یاد  
کس وادی وحشت میں ہی بل کو چمن یاد  
بھولے سے بھی فرقت کے نہون رخ نمون یاد  
مدفن کا کسٹے یہاں ہی کسو ہی کفن یاد

بھولے سے نمود آتا ہی ناسخ کا اگر نام  
کرتے ہیں مجھے مثل سخن اہل سخن یاد

## ولہ

مجمو شب وصال میں مہر و جو آئے نیند  
یارب تہ یاد قاست جانان میں آئے نیند  
بیداری اپنی وصل کی شب میں اور نیند  
کیا نجت خفتہ دیکھیں وہ بیدار آنکھ سے  
عاقل جو زندگی میں ہیں دنیا و دین سے  
بیداری کا دماغ فلک پر چڑھائے نیند  
ڈرہی نہ مجھ کو فتنہ محشر دکھائے نیند  
موتے ترہ کے ابکین شہسپ بگا نیند  
قسمت میں جو ازل سے ہیں لکھو کھلائے نیند  
مرد و نسے جا کے قبر میں وہ مانگ لائے نیند

آجائے خواب میں جو وہ رشک چمن نظر رویا میں گروہ گوہر دریائے حسن آئے غافل ہوں راہ عشق خط سبز رنگ میں ہوں منتظر ازل سے کسی کے حسن ام کا غافل نہیں ضمائر فلیضحا اسے میں	گل کی طرح نہ آنکھوں میں بھولی سائے نیند آنکھوں میں مثل آب گہ سوکھ جائے نیند آئی ہی حُضُن کے نہ رستہ بھولائے نیند سن پاؤں شورِ حشر تو آنکھوں میں آئے نیند بیدار ہیں میں روؤں جو جھکو ہنسائے نیند
---	---

رُلوایا خواب میں لب جان بخش نے نمود  
آب حیات میں نکمیں ڈوب جائے نیند

### غزل عاقل

آتا ہی ترے چہرہ رنگین سے چمن یاد ہو خشک نے بان تر جو وہ ہو چاہِ ذوق یاد پھول آنکھوں میں کانٹوں کی طرح سے ہن کھٹکتے بیشک او سے لے آئیگا مجھ سوختہ جان تک لائے جو صبا نکلت گیسوئے معنبر دل لینے میں مشاق ہو کر تم تو سمجھ لو مر مر کے شب ماہ میں کاٹی شبِ فرقت گکاش کی طرف سیر کو پس لے گلِ عرنا نتہ کشش کر دلِ بیرحیم تڑپ کر گل ہوتے ہیں کانٹے ترے قیدی کو سمنبر عاقل جو درگوش سے زلفِ صنم او کجھی	کانٹوں میں گھسیٹے گی تری غنچہ دہن یاد پانی بھرے مٹے میں جو کروں تیرا دہن یاد غربت میں دلائے نہ خدا حب وطن یاد قاصد کو بھی ہاں میرے عجب طرز سخن یاد بھولے سے ہونا فادہ ہوئے ختن یاد ہلکوبھی بہت ہیں صنم اس عشق کے فن یاد جب چاندنی کا دیوان ہوا یا کفن یاد کرتے ہیں بہت دیر سے مرغانِ چمن یاد ہوتا ہی بہت ہلکوا وہ اب سیم بدن یاد کرنا ہی جو زندان میں کبھی سیر چمن یاد اس سانپ کو پھر آیا ہی او گلا ہوا سن یاد
---	--

ولہ

<p>ہو عین وصل مومن کیا ہکو آئے نیند چشم سیاہ شوخ جو اس بت کی دیکھ لے بجواب جیسا ہجر میں اس کے رہا ہوں میں خواہید ہجرت ایسا میں ہوں بھولے اگر مشاق دید کو نہیں جس زوید آرزو اک شب جو خواب میں تری تصویر دیکھ لے دیکھے جو خواب ناز ترا پھر کھلے نہ آنکھ تصویر غنچہ لب کہیں دیکھے جو خواب میں الشوخ خواب ناز کو بھی اپنے بھید سے امشب شب حال ہو آمد کسی کی ہے</p>	<p>ڈھیلے نکال ڈالیں جو آنکھیں ملائے نیند پردہ سے میری آنکھوں کے منہ کو چھپائے نیند اوشخ کی بھی آنکھوں میں یارب آئے نیند آنکھوں میں آئی حشر تلک پھر نہ جائے نیند ای رشک مہر ساتھ ترے کیونکر آئے نیند مارے خوشی کے آنکھ میں پھر کب سمائے نیند بیدار یونکے واسطے افسون پڑ جائے نیند یہ رون نہ آنکھ میں مری مردم سمائے نیند بتلی کو میری آنکھ کی تکیے بنائے نیند ای دیدہ ہوشدار کہ ہرگز نہ آئے نیند</p>
--	---

آتی ہوشیہ بن کے شب ہجر عاقل  
کیونکر ہرن کی طرح نہ وحشت دکھائے نیند

عزل عزیز

<p>دندان نے دلائے ہیں ترے درعدن آیا جو دم نزع ترا سبب ذقن یاد گھڑیوں مجھے رہتا ہی ترا چاہ ذقن یاد آئینہ کرین کاش عروسان چمن یاد ہی تن کو نہ سر یاد نہیں سر کو ہن یاد</p>	<p>دیکھے لب زکین تو ہوے لعل میں یاد حسرت سے تپ غم میں ہیں کیا ہونٹھ چباؤ دولاب سا پھر تا ہوں تہر چرخ میں کیا کیا آنکھوں میں صبا لالی ترے نقش قدم کو ایسے غم فرقت سے ترے ہو گئے بخود</p>
--	---

سوز دل سوزان کی جو ہوتی ہر ظن یاد در یاد نہ گھریا دھن یاد نہ بن یاد ہوتے ہیں جو غربت میں کبھی غار وطن یاد بوسہ جو تصور میں ہوا غنچہ دہن یاد ہو ویکا نہ تاحشر ترایا رچن یاد	بروانہ کو میں دیکھتا ہوں شمع پہ جلتے ہم ہو گئے وان کے جہان بھلا یا جنون نے کانٹے سے کٹک جاتے ہیں گل اپنی نگہ میں لو نیلوفر ہی ہو گئے وہ پھول سے عارض پیکا کرین سر کلب بھی طاؤس بھی دونوں
--	--

ہر چند عمر میرا پین بھوپال کے ساکن  
اوستا دشمن کی ہر مگر طرز سخن یاد

ولہ

آنکھیں نکال لون جو شب وصل آئے نیند چور و ن کی طرح آتی ہی آنکھیں چور نیند آنکھوں کو شیریں کے نہیں بھاڑ کھائے نیند پائے نگہ کو آ کے ذرا اب دبائے نیند کیونکہ نہ چشم غول سے بکر ڈرائے نیند لیلائے زلف یار کا قصہ سنائے نیند ماند کاہ آنکھوں میں اب جل بجائے نیند آنکھوں میں تیلیوں کا تماشہ دکھائے نیند پای نگہ کی ٹھوکرین دو چار کھائے نیند تازنگہ پہ چڑہ کے نہیں دوڑائے نیند طفلان اشک کو مرے آکر کھلائے نیند	مکن نہیں وہ آئین تو پھر نہ دکھائے نیند فرقت میں بھاگتی تھی یہ وصلت میں دکھنا وحشت میں آئی بھی تو ہی بگڑی ہوئی غضب باہر نہیں نکلتا ہی یکدمست ضعف سے وحشت دکھا لگی شب غربت ہزار طرح جوش جنون ہی آنکھوں کو صحرائ میں مثل قیس گلخن بنا دیا ہی تپ سوز ہجر نے ایسا نہ ہو وہ وصل کی شب آ کے سو رہیں معلوم ہووے قدر شب ہجر کی ذرا اچھی چشم انتظار شب احب خیر ہو پہچین کر دیا نہیں تھمتے ہیں آنکھ میں
--	--

آنکھیں مین باغ باغ گل حسن یار سے	حسرت سے یا خدا نہ کہیں خار کھائے نیند
----------------------------------	---------------------------------------

سیلاب اشک چشم سے بہہ جائے ای عزیز	موتے ترہ کو پر نہ کہیں بل بنائے نیند
-----------------------------------	--------------------------------------

### غزل تمیز

کرتا نہیں بھولے سے بھی وہ عہد شکن یاد	مر کر بھی رہا جو رترا چرخ کمن یاد
کا کل کے تصور میں ہوا مار کا دھوکا	موبان جو دکھا تو ہوا سانپ کا من یاد
گلبرگ عبث رکھتا ہی صیاد قنص پر	بھولونکو دلاتا ہی تو کیون اونکا وطن یاد
کس طور ہوا وقت بسر اپنی جان میں	جو عشق نہیں محلو کسی طرح کا فن یاد

ہر گام پہ جو بشر بپا ہوتا ہی اونکے	ایسا ہی تمیز اونکا رہے چال چلن یاد
------------------------------------	------------------------------------

### ولہ

ہو کیا عجب جو کوچہ جاتاں میں آئے نیند	تاشتر آنکھ سے مری باہر بجائے نیند
بیدار عمر بھر میں رہا تیرے ہجر میں	گر وصل تیرا ہو تو یقین ہی سلائے نیند

وعدہ ہوا اونکا خواب میں آنیکا ای تمیز	بیداری کے عوض مری آنکھوں میں آنی نیند
---------------------------------------	---------------------------------------

### غزل خلاص

منموم ہوا ہون جو ہو سے رنج و محن یاد	پڑ مردہ ہوا دل جو ہوا غنچہ دہن یاد
کیا گل ہو تو ای نام خدا باغ جہان میں	گل کیا تجھے کرتے ہیں سد اسرو چین یاد
وہ رنج اوٹھائے غم فرقت میں بھارے	کرتا ہی مصیبت کو مری چرخ کمن یاد



<p>گیا کیا نہیں ایشوخ تجھے حیلہ و فن یاد رکھتا ہر تری آنکھوں کی او تیر سنگن یاد پوشاک بدلتا ہوں تو ہوتا ہر کفن یاد</p>	<p>ہر داغ پہ اک داغ نیا تو نے کھلایا دل کاوش مڑ گائے ہی صد چاک و لکین دیکھے کوئی عبرت کی نظر سے تو ہو معلوم</p>
<p>بے مری گردون نے ستایا ہر دل لیا ہوتا نہیں بھولے سے بھی اخلاص وطن یاد</p>	
ولہ	
<p>آنکھوں میں تو پسا ہو تو کیوں کر سہائے نیند شاید کہ بعد مرگ بھی مجھ کو نہ آئے نیند کب تک تمہارے صدمہ وقت اٹھائے نیند ق جسے الگ رہے جو ہماری ستائے نیند چاہے کیسی آنکھ میں آئے نہ آئے نیند</p>	<p>پہلو میں تو نہ ہو تو بھلا کیوں کر آئے نیند کوچہ میں اپنے دفن کی تجویز کیجئے وعدہ کیا وصال کا آئے نہ ایک شب جب تنگ آگئے تو یہ بولے وہ ناز سے تکھو تو ہمکناری و لوسہ سے کام ہی</p>
<p>اوس چشم فتنہ زاکے نقش میں اتدن اخلاص دیکھ بھرتا ہوں اپنی گمائے نیند</p>	
غزل عیش	
<p>صحرا میں ہو بسط رحبے بلبل کو چمن یاد کرتا نہیں اس واسطے میں رخ و محن یاد اس قسم کے اوشوخ کو ہین سیکڑوں فن یاد دل سے نہ گئی آپ کی اسی مشفق من یاد تو نے نہ کیا عیش کا اگر شعرو سخن یاد</p>	<p>غربت میں کیا کرتا ہوں یوں اپنا وطن یاد ایسا نہ ہو جو صبر پڑے تجھ پہ سنگر غمزہ نیا انداز نیا ناز نرالا سب کچھ تو گئے بھول محبت میں بھاری نغمہ ترا ازم مرغ چمن کون سنے گا</p>

ولہ

وہاں ہو وہ چین آئے تو شکل سے جانیں	یاں ہیہ قلق کہ جائے تو مطلق نہ آئے نیند
بیدار دل وہ ہوں میں کہ ہر چند آئے نیند	ہوش و حواس تاب و توان لے نہ جائے نیند
آتا نہیں سمجھتا ہوں کیا یہ انقلاب	جہاں اب میں وہ آئیں تو ہمو جگہ کی نیند
آتی نہیں ہی موت تو اب ہی یہ آرزو	تاشتر ہجر یا رہیں ہم کو سلائے نیند
شب باش ہو جو دیدہ بیدار ہیں مرے	میری طرح سے تم بھی کہو ہاے ہاے نیند
نالہ مرا وہ تیر ہی یہ وصف او میں ہو	مثل نشانہ سارے جہان کی اوڑاے نیند

وہ چشم پر فریب جسے غش میں لائے عیش  
پوچھے جو کوئی اوس سے تو اوس کو بتائے نیند

غزل عاشق

گل کس کو چمن کس کو کسے سرو و سمن یاد	باقی جو رہا بھی تو رہا گور و کفن یاد
دیکھا تو لب غنچہ کے کچھ منہ سے نہ نکلا	آیا جو چمن میں مجھے اوس گل کا بدن یاد
فرقت کا گلہ وصل میں تاشتر رہیگا	بھولا میں نہیں ہوں رہی ہی کج و محن یاد
گلزار بنے آتش با نوز نہ کیونکر	دو رخ میں بھی آئے جو ترا گل سا بدن یاد

عاشق کو کی طرح سے اب بن نہیں پڑتی  
آتا ہی کسی شوخ کا بیسا خستہ بن یاد

ولہ

اوس غنچہ لب کے ساتھ اگر محلو آئے نیند	آنکھوں میں میری بھر تو نہ بھولی سکا نیند
اوس پر حیا کے وصل میں گرا بھی جائی نیند	شرائے وہ کہ حشر تک آنکھیں چرائے نیند

خواب عدم دکھاتی ہوا کہ پل میں آنکھ غافل وہ مجھ کو چھوڑ شب وصل چلے بے یار کام کیا ہی مرے پاس آنیکا ساتھ اوس پری کے نیند بھی آنکھوں سے اڑ گئی دل میں خیال ہو جو کسی مست خواب کا ماند روز عید ہی اپنی شب وصال	اس طرح تجھے کون بھلا دل لگائے نیند بیداری کا جڑا ہو ترا تاں اس جائے نیند آنکھوں سے میری کمد وہ ہرگز نہ آئے نیند ایسا بھی کوئی ہو جو مری ڈھونڈ لائے نیند ہر خطہ ہر گھڑی مجھے کیونکر نہ آئے نیند اور شک مہر ساتھ ترے کیونکر نہ آئے نیند
---	--

باندہ بالقصور تہ جانان تو سو گیا  
عاشق مثل یہ سچ ہو کہ سولی پہ آ کر نیند

غزل حافظ

گر کس ہو نہ غنچہ ہو نہ لالہ نہ چمن یاد کرتے نہیں تم ہکو کبھی مشفق من یاد فرقت میں دلا رام کی بخود ہون یہاں تک کیونکر نہ اٹھیں قبر سے یکبارگی مرد کرتا ہوں تکلف کے عوض چاک کر بیان قسموں سے نہ کیا کیا ہوے اقرار موکہ ہن فرقت دلا رکے ایک ایک بھی تک	ہو اوکے فقط چشم و دمان و لب تن یاد ہم ہو گئے ہیں آپکی حنا طرہم تن یاد جانکو نہیں تن اور نہیں روح کو تن یاد قامت نے کیا تیری قیامت کا حلن یاد آتا ہی مجھے جب ترا بیباختہ پن یاد وعدہ نہ رہا ایک بھی ای عہد شکن یاد تکلیف و الم درد و عنایہ و محن یاد
---	---

جھاٹکو گے کفوین حسرت افسوس کے حافظ  
رہ رہ کے جو آتا ہی تمہیں چاہ ذقن یاد

ولہ

آرام جان کی جان میں کیونکر بجائے نیند  
 ہمسے تو بھر یار میں آنکھیں چرائے نیند  
 جب گھر کو اپنے جانے لگیں وہ تب آنے نیند  
 ہنگام صبح پھر وہی رو داد پیش آئے  
 کیا لطف ہو کہ جب مجھے آوے غنودگی  
 سو طرح ٹال دیتا ہی سطلاب کی بات کو  
 محشر سے شرط باندہ کے پھر کوئی سو  
 آنکھیں ہیں مثل روزن در تظار میں  
 وہ مجھ کو جسے چھوڑ کے سوتا چلے گئے  
 ہوں چشم پر خمار کا مفتون نہیں لبید  
 مدت سے دل کو چین جان کو قرار ہی

پہلو میں دل ہی جب ہو پھر کیونکر آئے نیند  
 جب ہو شب وصال تو او کو ستائے نیند  
 آتشام او کو خوب بھٹک کر سلائی نیند  
 القصہ حشر تک بھی نہ جلوہ دکھائے نیند  
 وہ شوخ چھیر چھیر کے میری اور آنکھیں  
 دیوانہ ہو جو باتوں میں او کی گنوائے نیند  
 جب عین صل یار میں دلوں بھجائے نیند  
 دیدار بن کے یار کا یار بسمائے نیند  
 ہر دم لب و زبان پہ ہی بائے ٹائے نیند  
 جو جام بخودی مجھے اگر پلائے نیند  
 غم میں خدا کسی کی نہ ایسی گنوائے نیند

سونا او سے نصیب اسے جاگنا نصیب  
 حافظ کے بخت دون پہ کیوں خاک کھائی نیند

## ردیف ال معجم

### غزل نمود

نقش ہی دل پہ مرے یار کے در کا تو نیز  
 مرض کفر و ضلالت سے جو محفوظ رہے  
 باندھے بازو پہ جو وہ بحر طلسم خوبی  
 رکھتا ہی مرتبہ دسویں شمس معلیٰ تو نیز  
 تھا اونھیں معجزہ حضرت موسیٰ لقویں  
 کیوں نہ دکھلائے خط موج کا نقش تو نیز

مجھ کو پیار بنایا ہوں لب جانان نے | لکھن اب میرے لیے حضرت موسیٰ تعویذ

بے خطر رہتا ہوں آسیب تنہا لچ سے ملو  
بن گیا دل کے لیے خال سودا تعویذ

ولہ

یوں تو ہر قسم کا یار ہی میرے کا غد  
کہتے تھے خامہ تصویر مصور لیکر  
نامہ جب سیم تنوں کے لئے کرتا ہوں رقم  
لکھوں اوصاف کسی رشک مسیحا کے لا  
ماے اب یوں سر شوریدہ میں مختل جو ہیں  
اوس شخص کو لکھتا میں تو قاصد بنکر  
جب پڑا خط شعاعی کو تو روشن یہ ہوا  
پھر لکھیں صفت سرا پا کو دل لے کم و کاست  
تھا یہ القاکہ ترے یار کا گھر ہی دل میں  
مثل مضمون احادیث و مواظبات میں رقم  
پر لکھوں نامہ سنم کو جو ہو پتھر کا غد  
کہ نہیں لائق تشکیل پیسے کا غد  
خامہ مذہب مرا ہوتا ہی پر زر کا غد  
گر مٹے چرخ چارم کی برابر کا غد  
جیسے دفتر میں پڑے ہوں کوئی اتر کا غد  
صورت آئینہ لیجاتا سکندر کا غد  
کہ نہیں جز ورق مہر فلک پر کا غد  
پہلے ماہین قد جانان کی برابر کا غد  
گرد میرے جواوڑا لیکے کیو تر کا غد  
پڑہ خطیب آ کے مرا بر سر منبر کا غد

تھی یہ حکمت نہ لیا ہاتھ میں خامہ جو ملو  
کہ نتھال لائق سحر پیر پیسے کا غد

عزل عاقل

چمکا ہیکل میں تری ماہ جو زر کا تعویذ  
خضر آسا ہمیں عامل کوئی کا مل جو ملے  
ایسا گرد و نہ نہیں شمس و قمر کا تعویذ  
بہر تنخیر لکھیں جن و بشر کا تعویذ

چلے کھینچے کہ کماندار ترا تیر لگے	گوشہ دل میں کھین تیر کے پر کا تعویذ
اوس بت پردہ نشین پر نہ موثر ہو گا	حضرت دل کوئی لادے کے اثر کا تعویذ

مرض عشق ہی عاقل وہ بلا ہو جسکے  
گنڈے دیکھے نہ قتلے نہ اثر کا تعویذ

ولہ

چھو گیا او کی جو شب زلف معنبر کا غنڈ	شک عنبر سے ہوا بڑھ کے معطر کا غنڈ
ورق دل پہ لیا کھینچ ہو نقش اونکا	ایسا مانی کو ہوا تھا نہ میسر کا غنڈ
ہنشین قاتل سفاک سگر میرا	کیسا بچتا یا مرے قتل کا لکھکر کا غنڈ
عین فرقت میں لکھا چشم کے پردہ پہ انھیں	نہ ملا مرد مون اس سے کوئی بہتر کا غنڈ
ورق دل پہ لکھ کر اوسے بھیجا نامہ	دشت غربت میں ہوا جب نہ میسر کا غنڈ
نامہ سوز جگر لے تو چلا ہی یا رب	خاک ہو وین نکھین جل کے کیو تر کا غنڈ

آیا پا سخ ہی لئے صاف جو قاصد عاقل  
خستہ کرتا ہی جگر کو یہ سگر کا غنڈ

غزل عزیز

ہمکو درکار نہیں سود و ضرر کا تعویذ	چاہیے حضرت من در دجگر کا تعویذ
پیش آئے ہو وہی جو خط پیشانی ہے	کیا کرے حکم قضا اور تدر کا تعویذ
وہ پریزا دہی تسخیر نہ ہو گا ہم	کرتا تا شیر شہر کو ہی شہر کا تعویذ
بل بے جوش اثر تیر نگاہ قاتل	ہو شبک لحد نہ جگر کا تعویذ
کوئی پوچھے گا زمانے میں نہیں تعویذ	لاکھ بانہ آکرین ہم فضل و ہنر کا تعویذ



دل چلا پھر ہی سوے کوچہ قاتل یارب کوئسے رشک ہم و مہر کا شیدا ہی فلک شمع و لوہے میں تری جل کے سوا ہی عاشق وصل دلبر ہو خدا آج میسر ہر کو تیرے بازو سے صنم آنکھ لڑی رہی ہی تیرے ابرو نے ترے خال نے ہکھو مارا	شام غربت میں کوئی لادے سفر کا تنوید باندھے پھر تا ہی جو یون شمس و قمر کا تنوید چاہیے قبر کو پروانہ کے پیر کا تنوید لکھدے ایسا کوئی پر جوش اثر کا تنوید رشتہ رکھتا ہی مرے تار نظر کا تنوید نہیں ممکن ملے اس تیغ و سپر کا تنوید
---	--

پھر تا گھر صفت خامہ عامل ہون عزیز  
لکھدیا حضرت من کوئسے گھر کا تنوید

ولہ

خیر لہجائے نہ ہر نہ کبوتر کا غنہ گر کھلے میسرے عمل کا سر محشر کا غنہ اشک غولسے یہ کیا نامہ فرقت جو رقم زلف پر پیچ کا مضمون ہوا لکھنا جنجال دم تحریر پر پڑا پر تو عارض جو تر صدقے کیون نامہ دلبر کے ہوا جاتا ہوا دست رنگین میں لیا ہی او سے گلہ و تونے آج کیا چاہنے والوں میں لکھاتے ہو ہمیں نامہ یار ہی شاید جو برائے تعظیم عین فرقت میں جو آیا ہی دلا نامہ یار	شوق دل سے مرے اور جا لگا بے پر غنہ غم سے لپٹے صفت گیسوے دلبر کا غنہ ہو گیا بس صفت برگ گل تر کا غنہ ہاتھ سے اپنے لپٹ جاتا ہی اکثر کا غنہ سبزہ خط سے ہوا صفحہ اخضر کا غنہ توبہ توبہ نہ خضر ہی نہ سکندر کا غنہ پھول کر جامہ سے ہو جائے نہ باہر کا غنہ اپنا پہلے ہی سے ہو اخل دفتر کا غنہ سر پہ رکھ لاتا ہی ہر ہر سا کبوتر کا غنہ کبھی آنکھوں پہ رکھا ہی کبھی سر پر کا غنہ
--	---

گر دش چشم فسونگر کی جو لکھڑن تفسیر	حشر تک چرخہ کھایا کرے چکر کا غد
چشم میگون سے نظر کچھ جو دیکھے ساتی	ہو روان صورت موج می احمر کا غد
دم تحریر ہو می نوشی کا گراؤ کو خیال	صاف بنجائے سمٹ کر وہین ساغر کا غد
عین پردہ میں صفائی ہی او بھین نظر	پڑھتے عاشق کا ہین عینک لگا کر کا غد

ہو کے برہم صفت زلف وہ بگڑے ہین غمیز  
دفتر دل کا مکیون غم سے ہوا بتر کا غد

### غزل تمیز

کچھ ہو انداز غضب اور زالا تعویذ	آنکھیں کل جائیں جو باندھے وہ نظر کا تعویذ
لکھڑے بیمار کو تو اپنے مسیحا تعویذ	جان لبب ہی وہ او سے چاہئے اچھا تعویذ
مجھے رہتا ہی خفا یا ر مرا ای عامل	آپ ملجائے وہ لکھڑے مجھے ایسا تعویذ

صورت نقش قدم ضعف سے بے حس ہو تمیز  
چومتا ورنہ یہ آکر ترے در کا تعویذ

### ولہ

نامہ برنے جو دیا یا رکا آکر کا غد	بن گیا طائر دل کے لئے شہر کا غد
کسکو لکھا ہی جنون میں کہ لیے جاتا ہے	طائر سرد رہ کی مانند کبوتر کا غد
ہجرین کھائی ہی افیون ترے عاشق نے	ناز سے کھتا ہی پی لے کوئی دھوکہ کا غد
کوے قاتل کا ہمارے ہی قاصد ہی لکھا	قتل ہوتا ہی جو لیجاتا ہی اکشر کا غد
اس اشارہ سے شب وصل کو ہم جاگئے	حامل خط کو دیا یا رنے ہنسکر کا غد
جب تمیز اوس بت ہر جانی کو لکھتا ہوں	نامہ بر پھر تا ہی لیکر مرا گھر گھر کا غد

## غزل خلاص

جب سے پہنا سرے دلبر نے نظر کا تعویذ	کس نے لکھا ہی سرے درد جگر کا تعویذ
چشم جادو سے پریر و ترے دل ہی تسخیر	پاس عامل کے نہیں اسکے اثر کا تعویذ
پتلیوں میں مجھے رکھتے ہیں سینا جہان	جب سے اوس یار نے باندھا ہونظر کا تعویذ

یار اپنا ہی ہر حال مددگار خلاص  
گرچہ اغیار لکھیں روز ضرر کا تعویذ

## ولہ

دل کے دفتر کے بہت دلتے ہیں اتر کاغذ	جیسے صرصر سے اوڑے پتھر ہوں اکثر کاغذ
رسم دنیا کی یہی ہو جو ادا کی تھیں	تم نہ آئے ہمیں بھیجائے لکھنے کاغذ
حرف طلب کو زبانی جو سنا قاصد سے	رکھ دیا ہاتھ سے بیدار دے لیکر کاغذ
گنگیا سلسلہ نامہ و پینا م بھی آہ	کر دیا چاک ستم گارنے پڑہ کر کاغذ
گم گیا راہ میں کس طرح سے قاصد خط یار	لے اوڑی کیا مری تقدیر سے صرصر کاغذ
قتل ہوئے ہوں جہان قاصد بجز مدام	کہنے کس طرح سے یجائے کبوتر کاغذ

خوب اخلاص سے کی رسم کتاب تھیں  
ایسی گلیوں میں پڑے رہتی ہیں اکثر کاغذ

## غزل عیش

ای پری ہو جو ترا نقش کف پا تعویذ	جتنے یہ ایک ہی چلتا ہوا دیکھا تعویذ
دست و پاکی جو لکیریں ہیں ہوا یہ ظاہر	لائے انسان ازل سے ہیں یہ کیا کیا تعویذ
جو ہی مجھوں رخ یار وہ کیا ہوش میں کی	لاکھ لکھ دین ورق مرہ عیسیٰ تعویذ

جس پر یہ وکود کھایا وہی تسخیر ہوا	کم نہیں مہر سلیمان سے ہی سہی راتویند
عشق میں پہننے جو دیکھا اثر دل کے سوا	کام کیا نہ کیسے کوئی گستاخ تویند

آہ کا پہننے کیا عیش فتیلہ روشن  
منفلسی میں کبھی جب حجب کا جلایا تویند

ولہ

اوس مسیحا کو اگر بھیجوں میں لکھکا کاغذ	جان پڑ جائے اوڑے بن کے بو تر کاغذ
ہی مرا آب و صفائی میں جو گوہر کاغذ	او کو حروف نے دکھایا گیا یہ جوہر کاغذ
کھا کے رقعات تم کی ترے ٹھوکر کاغذ	ای حضا پیشہ بن اصفیہ محشر کاغذ
بہ قراری کامری حال ہی جس نامہ میں	چاک کرتا ہی لفافون کو وہ اکثر کاغذ
نامہ لکھا ہی جو او سنے خط تو ام میں مجھ	وصل کا کرتا ہی ایسا وہ مقرر کاغذ
سادہ کاغذ ہی جب گیارے نامہ جو آ	ہو گیا محبو وہ آب دم خجہ کاغذ

اپنے ہمراہ میں کچھ اودن شبہ جانان  
علیش گر محبو زرافشان ہو میکسر کاغذ

غزل عاشق

اوس کے بازو پہ ہی دنیا کی نظر کا تعویند	حور و غلمان پری جن و بشر کا تعویند
یاد ہی کس کو محبت کے اثر کا تعویند	کون لکھ دے مجھے اس درد جگر کا تعویند

گو رکن چاہیے تعمیر ابد تک قایم  
قبر عاشق سے قیامت ہی جو سر کا تعویند

ولہ

نہ تو قاصد نہ صبا ہی نہ کبوتر کا غنڈ نامہ سوز درون یار کو کیونکہ لکھون اوس سے پیغام زبانی ہی صبا کہد بھو وصل کی یاد زبانی بھی دلانا قاصد لکھنے بیٹھا جو میں اوس آئینہ رو کو نہ ہی جو ایمائے شب وصل خط جانان میں ایک مضمون مری حیرانی کا وہ آدیکھے	کس طرح جایگا اوڑھ کر مرا بے پر کا غنڈ آہ کے ساتھ ہی رہ جاتا ہی جھکے کا غنڈ نہیں آتا کوئی لکھنے کو میسر کا غنڈ بھول جاتے ہیں وہ اکثر مرا پڑھکے کا غنڈ خامہ حیران مرا ہو گیا ششدر کا غنڈ اور ملفوف لفافہ کے ہوا ندر کا غنڈ چار سو جسنے نہ دیکھا کہیں ششدر کا غنڈ
---	--

دفن کر دیجو کوئی ساتھ مرے نامہ مرا  
چاہیے مجھ کو یہ عاشق کی محشر کا غنڈ

### غزل حافظ

تجھ پہ کھلتا نہیں کچھ نقرہ و زر کا تعویذ نقش چلتا ہی نہ گڈا نہ فتیلہ لیا شعر چوٹی کے نہ کیوں آج قلم سے نکلیں مجھ کو دو پرزے دیے اور کما عامل نے چشم بہ دور ہوئی آنکھ کھلی بدبین کی دیکھتے ہی بت بے مہر ہوا ہی منت ساد جان من خیر تو ہی کسلیے آج اکپاں موضع کی مینے یہ تعویذ بہت اچھا ہی	چاہیے تیرے لئے شمس و قمر کا تعویذ جیسا چلتا ہی گل اندامونہ زر کا تعویذ ملگیا ہی مجھے اوس شوخ کے سر کا تعویذ دیکھو تبدیل نہ ہو شام و سحر کا تعویذ باندھا بازو یہ جو دلبر نے نظر کا تعویذ ہنسنے دیکھا نہیں اس زور و اثر کا تعویذ ق بازو و نکا ہی نہ سر کا نہ کمر کا تعویذ بولے باندھین گے نہ ہم آگے گھر کا تعویذ
ہی مجھے حافظ مطلق پھر حافظ	کیا کروں مانگے غیار سے ڈر کا تعویذ

ولہ

شوق کتنا ہو کہ جب تک ہو میسر کا غنہ  
 حال لکھ کے جو بھیجے مجھے دلبر کا غنہ  
 نامہ بردیتا ہو جس دم مرا جا کر کا غنہ  
 لوگ بے پر کی اوڑاتے ہیں کہ سزار ہیں وہ  
 محض قتل کی تصدیق جو منظور نہ تھی  
 گریہ و سوز کا جو حال لکھوں میں اپنے  
 کشتی قلب ٹھہرتی ہو خط لکھنے سے  
 اوسنے لکھا ہی نہ لکھے گا جواب نامہ  
 رو سے روشن کا اگر وصف لکھا جا تو ہو  
 مینے کھولا جو لفافہ تو ہوا یہ طنا ہر  
 بھیراری کا لکھوں حال میں پی تو معاً  
 طبع رنگین گل اندام کے لکھے جو صفات  
 خط لکھیں یا رکھو کس طور کہ ملتا ہی نہیں  
 نقش ہو کیونکہ دل یار پر حرف مطلب

نہ رکے دم کی طرح یار کا دم بھر کا غنہ  
 فرط شادی سے رکھوں دیدہ و سر پر کا غنہ  
 ماتھیں لیکے وہ کر دیتا ہو جھر جھر کا غنہ  
 بن کے قاصد لئے آتا ہو کہوتر کا غنہ  
 لیلیا ماتھیں کیوں تو نے شکر کا غنہ  
 ہو رگ ابرستلم بال سمت در کا غنہ  
 نا خدا گل رس حرف میں لنگر کا غنہ  
 بھیجے جاتے ہیں عبث آپ برا بر کا غنہ  
 روشنی میں رخ خورشید سے بڑھ کر کا غنہ  
 کہ مجھے بھیجا ہوا غبار کا رکھ کر کا غنہ  
 تھر تھرانے لگے مثل دل مضطرب کا غنہ  
 اسکے باعث سے ہوا مثل شجر کا غنہ  
 روشنائی قلم و قوت زن و سطر کا غنہ  
 حافظا ہونہیں سکتا کبھی تھکر کا غنہ

ردیف را مہملہ

غزل منوڈ

جان دیتا ہوں ازل سے اوس ستم ایچاڈ  
 صد قی سوا انصاف کر دین کی اک بیداد پر



نالے سوے گنبد گردون چلتے جاہن آہ آتش رنگ خاکر ہودم و رزش صنم ہو گل رخسار پر اوکے فدا اگر عنایب زندگی ہو مجھ اسیر زلف کی بخیر سے ہو وہ شوخ تند خواہیسا اگر کھینچتی شبیہ حسین سکن بنا کر بیٹھی ہیں شل کمین ہو وہ ظالم طفل نادان دیتا ہو کر حکم قتل	تیر گویا مارتا ہوں بھینس فولاد پر پہنچا خانے کا گمان ہو پنجہ فولاد پر قمریان عاشق ہیں قد غیرت شمشاد پر سوت کا آنا جنون موقوف ہی صدا پر لال ہو جاتا غضب سے مقلم بہزاد پر آفرین سیرے نشان خاؤں برباد پر کھیلتی ہو موت عاشق کی سرجلاد پر
--	---

ایسی ایجادیں وہ دم میں لاکھ دکھائے نمود  
نازکب ہو جب کو جو اس عالم ایجاد پر

ولہ

کب رہا ہوں میں شادمان ہو کر غاشی میں بھی سو زخم ہی مجھے اہل عقبی کہیں فسانے مرے شب کی عقل یاں شباب میں ہو کشتی عسر ساتھ جاتی ہو سیرے دشمن جو تھے نہ تھے دھن ہوں نہ غافل شب جوانی میں تیرا دنبال قتل بنا کو خاکساری ہو سر بلند ہی میں	کہ ہنسی آئی تو فغان ہو کر کیون بنا شمع بے زبان ہو کر جاؤں دنیا سے داستان ہو کر پیر ہم ہو گئے جوان ہو کر کیا میں چلتا ہوں بادبان ہو کر بگئے دوست راز دان ہو کر رات کا ٹون یہ پاسبان ہو کر نکلا ہی تیغ اصفہان ہو کر کیون تر میں ہوں میں آسمان ہو کر
--	---

یہ دعا بہر حضرت علیؑ	ہاگتا ہوین شادمان ہو کر
تخت جنت ہو وان بضیب نمود اور رہے یان شہ جہان ہو کر	
غزل عاقل	
<p>واہ واجلاد پر اور آفرین اس یاد پر اوس کسی پڑ گئی ہی آجکل صیاد پر داد پر بیداد ہی بیداد ہی بیداد پر بے بسی ہو بس نہیں چرخ ستم ایجاد پر ایک نالہ سے قیامت ٹوٹے گی صدا پر ہکو حیرت آتی ہی اس گلشن ایجاد پر بن کے جو ہر خون مہنگا خنجر فلاد پر دل مرا مل ہو اجواوس ستم ایجاد پر قمریان صدقے ہن قد غیرت شمشاد پر</p>	<p>وار لاکھون میں کیا مجھ عاشق ناشاد پر ہکو پابند قفس کز تانین فریاد پر کیا کر باند ہی ہو ظالم نے مری بیداد پر سینکڑوں خوشرو جو ان کیسے ملائی زخاک پر طوق ہو گردن میں میری پانچین بڑی بڑی کوئی مثل گل شگفتہ کوئی مثل خار ہی سکرا کے قتل کرتا ہو تو قاتل دیکھنا یا آہی خیر کرنا کس بلا میں ہون بھینسا زنگ و بو پر ہی ہزاروں عنایہ بکا ہجوم</p>
عاقل تفتہ جگر کی فصیح و جشت میں لی چھالے کیسر پڑ گئے ہن شہر فضا پر	
ولہ	
<p>تنگ آئے ہن ناتوان ہو کر کشتی تن چلی روان ہو کر رہ گیا سنگستان ہو کر</p>	<p>موے سر بار ہن گراں ہو کر غم کے دریا میں بادبان ہو کر ہون وہ ثابت قدم ترے در پر</p>

ماہر و متجربو سمئے جب دیکھا بارہا یہ ہوا مرے قاصد	ٹھکڑے دل ہو گیا کتان ہو کر لاغری سے میں بے نشان ہو کر
ساتھ باد صبا کے چھپ چھپ کر دیسے گھبرا کے آہ نکلے ہے	پہنچا اوس تک ہوں ناتوان ہو کر لیک مشروط الا مان ہو کر
وصل میں یوں زبان ہن میں در ترجیحی نظروں سے چکے صید کیا	آدعا دون میں دوزبان ہو کر تیر مارے مجھے کسان ہو کر
کیا ہی اوسوقت میں لئے ہمنے سوے کا کل چڑھے ہن کیا ستر	بو سے خنج کے نہ جان ہو کر اک ذرا سے مزاج سدان ہو کر

مار گیسو کو چھو نہ اسے عاقل

کاٹ کھا گیا دوزبان ہو کر

غزل عزیز

بن کے جو ہر رہ گیا کیا خنجر فولاؤ کیا ہوائے باغ بگڑی ببل شاہ پر	مرحبا صد آفرین اسپنول شاہ پر دام میں پھانسی گھمبیں نوچے ہی صیا پر
پھر کہاں گشت کسان گل آگئی جہم خزاں ہو ٹٹھم ہم حسرت سے چٹین چم لے وہ دنگ لب	پھوٹی ہیں بلبلیں ہستی بے بنیاد پر رنگ آماہوزبان حسنا ہر اد پر
جب چلا پیش جو انان چین وہ سرو قد کر دیا اکدم سبک بار گراں ستر آج	نا تراشیدہ ہوئیں کیا پھبتیاں شمشاد پر لوٹ ہو دل کیون نہ دست و بازو جلا دی
رائیگان جاتے ہیں کوئی نالہائے عاشقان اکھڑ سو داسے سر گیسو نے مارا ہجر میں	گل سراپا گوش ہیں ببل تری فریاد پر ہو کے برہم آپ بگڑے کیون مری فریاد پر

یاد ہوتی ہی ہمیں کیا حسرت فرما دو قیس	آنکھ پڑ جاتی ہو جب چرخ ستم ایجا د پر
نقش پاکر سو قد کا ماتھے آوے بھر دیند	لات مارین قمریان اوگر سر شمشاد پر
جوش اشک بیلان ہی باغبان شہنہ نہیں	پھر نہ جاؤ آج پانی خانہ رصیا د پر

اپنی جان بازی بھی فخر عاشقان ہی امی عزیز  
خانہ تھا عشق کا کیا قیس اور فرما د پر

ولہ

دل مرا عاشق تباں ہو کر	رہ گیا سنگ آستان ہو کر
آج تم میرے میمان ہو کر	خانہ تن میں آؤ جان ہو کر
کیون نہ کروں وہ پہو دماغ اپنا	آیا مہر و ہی مہربان ہو کر
کہیو با و صبا د سہی قد سے	رہ گئی سر د بوستان ہو کر
تیری شمشیر آبدار ستم	رہ گئی جسم میں زبان ہو کر
نا توانی سے تار و امن کے	او بچھے پاؤں میں طیران ہو کر
گر ٹپے اوکے پاؤں غریبین	بو سے لیتے ہیں ناتوان ہو کر
جھک گیا تیرے تیر سے قد پر	رہ گیا غم سے ہون کمان ہو کر
تیرے ناقہ کے ساتھ ہی لیلی	قیس پہنچ گیا ساربان ہو کر
دل نے خون ہو کے بوسہ پایا ہو	جسم گیا لب پہ رنگ پان ہو کر
آج زخم جس کے گل دیکھو	جاؤ گلشن کو میرے یان ہو کر
بند ہووے کیون دہن اپنا	غیر بولے ہیں اک زبان ہو کر
باص پر ماہ روجو آجاوے	لکڑے ہو جائے دل کتان ہو کر

<p>دم میں گزر گیا لامکان ہو کر          سنگ سینہ ہو اگر ان ہو کر          چکی گرد و نیلہ آسمان ہو کر</p>	<p>تیر نالہ کا اسی کسان ابرو          ناتوانی سے دم مرا ایجان          وصف ہر سے ہین زمین غزل</p>
<p>نہیں لکھتے عزیز آپ غزل          پیر بنتے ہو کیوں جوان ہو کر</p>	
<p>غزل تمیز</p>	
<p>غور کچھ کرتے نہیں ہوا ب مری فریاد پر          خون کا قطرہ نہ گرتا دامن جلا د پر          رنج سے راحت نگذری اس دل ناشاد پر          داد ہم پائیں گے روز حشر ان ساد پر          دلبری کی ساری یہ ایجا دہی ایجا د پر          منحصر رکھے ہیں ہم نے آپ کے ارشاد پر          قمریان عاشق ہیں قد غیرت شمشاد پر          کلک قدرت کا ہو عالم خامہ بہر اد پر</p>	<p>آپ تو پہلے نظر رکھتے تھے میری داد پر          راز میرے قتل کا افشا ہوا ہائے ستم          عشق میں اوس بحر خوبی کے ہی جب آشنا          جو رکھے ہیں کراما کا تبین نے آپ کے          آنکھ میں سرمہ دہن میں پان اور لب پر پھڑکی          اپنے کرنے کے ہیں صاحب جہد کا جہان          جان دیتی ہیں رخ گلگونہ او کے بلبلین          بازئی طفلان نہیں ہی جب کہنچہ تصویر یار</p>
<p>یار کے آنے کا مشرودہ جو سنا ہوا ہی تمیز          آج شادی کا اثر ہو اس دل ناشاد پر</p>	
<p>ولہ</p>	
<p>بچ گیا دل مرا کتان ہو کر          اسی صبا آئی تو کمان ہو کر</p>	<p>عاشق حسن مہوشان ہو کر          پلچلی دل کو راز دہان ہو کر</p>

<p>             بیٹھ کر اوسکے در پہ میں اٹھا              کھینچے از خود ہی یار کی تصویر              ابروئے کج ادا نے لفظوں سے              دل بیل کو بیکلی ہے عیث              راہ سے اونکو کسے بہکایا              دل میں چھپتی ہی یار کی مرگان              وصل کا راز سن کے غیرو نے              داغ سینہ کے رنگ لائے ہیں              مانگ شب بھر مزہ دکھاتی ہو              لب خنجر پہ خون عاشق کا              قتل کرتی ہی جنبش ابرو           </p>	<p>             رہ گیا سنگ آستان ہو کر              رگہی دل میں حرز جان ہو کر              تیرا راجھے کسان ہو کر              پھر بہا را نیگی حزن ان ہو کر              وہ تو آئے تھے مہربان ہو کر              ناوک و خنجر و سنان ہو کر              مجھے بگڑے وہ راز دان ہو کر              گہ خزان گاہ بوستان ہو کر              تاب گوہر سے لکشان ہو کر              رنگ لایا ہی رنگ پان ہو کر              برش تیغ جانتان ہو کر           </p>
--	---

گھر میں رونق ہی آج کیا ہی تیز  
وہ جو آئے ہیں مسیہان ہو کر

### غزل خلاص

<p>             طوق طاعت پہنے پہنا ہی اسی بنیاد پر              دم نکلیا تاہو اسکی جنبش ابرو کے ساتھ              نوک مرگان کی خلش ہو کام بخش عاشقان              اسی صنم اتنا غور حسن بھی لازم نہیں              ایک نظارہ پر کردین جان شیریں کو فدا              قمریان عاشق ہیں قد غیرت شمشاد پر              کیا روانی اندون ہو خنجر فولاد پر              کب شفا موقوف ہی بان نشتر فصا د پر              اعتبار ہستی ہو ہو مے بنیاد پر              تم اگر چاہو تو ہم سبقت کریں فرما د پر           </p>	<p>             قمریان عاشق ہیں قد غیرت شمشاد پر              کیا روانی اندون ہو خنجر فولاد پر              کب شفا موقوف ہی بان نشتر فصا د پر              اعتبار ہستی ہو ہو مے بنیاد پر              تم اگر چاہو تو ہم سبقت کریں فرما د پر           </p>
---	--



بتلائے فکر گوناگون ہوئی طبع رسا داد عالمگیر اس اخلاص کی فریاد پر		
ولہ		
آج وہ مجھ پہ مہربان ہو کر کیا حسینوں کی دیدہ بازی ہی تیری کج بازیوں سے چرخ نکسن عقل گردش میں جبکہ آتی ہی کر سکے کیا بھلا کوئی دشمن	رہ گئے میرے سیہان ہو کر پھر میں آنکھوں میں تپلیاں ہو کر بن گئے پیر لوفوان ہو کر چو کہ جاتی ہی نکلتے دان ہو کر جو رہے دوست مہربان ہو کر	
رہے اخلاص جان نثار ترا تو رہے اوسکا قدردان ہو کر		
غزل عیش		
ایک کیا اونکو تو سو سونا نہیں بیدا پر پانی یہ معراج عاشق نے ترے ہو کر شہید کے سکا سارا نہ شوق وصل و گھس گھس گیا زندہ ہیں سر چوڑ کر سنگ درجاناں جو تم ہمیں بھولے فراموشی اسید کا نام ہے آتش ہجران نے جان تن کئے خاک سیاہ	ہی تصور اپنا ہی ہم مائل ہوں گرفتار ہو کر رقص کرتا ہی سراوسکا نینرہ بھلا دیر قط پہ قط دیتا رہا میں خامہ فولاد پر ہی بجا گر طعنہ زن وہ شخص ہین فریاد پر یہ کہان وہ ہم جو بھولے تھے تمھاری یاد پر کیا کر گئی گر کے حبسلی خرمین برباد پر	
اونکی نظروں میں سبک جیسے ہوئے ہیں عیش ہم ہو گئے ہیں بار اپنی خاطر ناشاد پر		

## ولہ

استحان لوجہ مستردان ہو کر نور آنکھوں میں تن میں جان ہو کر کام حاصل کیا ہو مرٹ کے ہوں وہ بیل کہ میں ہمیشہ رہا ہجر جانان میں چادر مہتاب ریشک رخ سے ملتھارے محفل میں	سرکھٹ آؤں شادمان ہو کر یان رہو آپ مہربان ہو کر نام پایا ہی بے نشان ہو کر گل میں بو کی طرح نہان ہو کر گر پڑی مجھ پہ سہسان ہو کر اوڑ چلی شمع اب دھوان ہو کر
--	--

عیش انسان سے فضل ہو  
فائدہ کیا فرشتہ خان ہو کر

## غزل عاشق

قریہ دعویٰ غلامی کا ہی کس بنیاد پر پھرتی ہو آنکھوں میں چپ کر او کی چشم دلفریب صورت یا جو ج کیا اعدا پس دیوار ہیں گر یونہی ہی خانہ دل میں یہ الفت کی بنا ہم صغیر وہی رہائی میں اسیر کا مزہ عشق کیسویں کسی حداد پر تہمت ہو کیا جب شبیہ یار کو دیکھا تو بیخود ہو گئے سیر گلشن دیکھ کر مقتل مجھے یاد آ گیا فرمانبرداری اسے کہتے ہیں السی فکر میں	سر و خود عاشق ہی میرے غیرت شمشاد پر حور کا دہو کا ہی چکوا ایک آدم زاد پر قمقمہ زن ہیں جو میرے نالہ و فریاد پر گھر بنایا بیٹھیں گے اکدن عشق کی بنیاد پر مرغ دل مائل ہو دام کیسویں صیاد پر پیریاں پہنی ہیں جہنم عمر کی بنیاد پر نقشہ حیرت نے جایا مانی و بہزاد پر دار کا ہوتا ہوا دہو کا قاسم شمشاد پر یہ غزل عاشق نے لکھی آپ کے ارشاد پر
--	---

## بولہ

آہ سے نکلے ہو دھوان ہو کر رہکیا تن میں دھجیاں ہو کر سیری کشتی کا بادبان ہو کر عشق میں آنکھوں سے روان ہو کر وہے تقدیر داستان ہو کر تیغ قاتل چلی زبان ہو کر رہ گیا سنگ آستان ہو کر دل بیل کی داستان ہو کر رہ گیا سینہ میں نہان ہو کر	آتش عشق یوں نہان ہو کر جوش و شہت میں اپنا جائزہ تن پہل اوس بحر حسن تک ایابر مجھ پہ طوفان اوٹھاتے ہیں لٹیک دیتے ہم دل ہیں تم نہیں لیتے دہن دھم دیکھ کر خندان اوس کے در سے پھر نہ قاصد کیا گوش زد ہو صبا تو اوس گل کے کسی بیدرد کا یہ تیرے نگاہ
--	---

اوس کے کوچہ کی اب زمین عاشق  
رنگ بدلے ہو آسمان ہو کر

## غزل حافظ

نار ہو اپنے مہر و جذبہ و فریاد پر حوصلہ بڑھتا ہی جان بازی کا ہر بیدار پر آنکھ پر جاتی ہی تعلق کے جب صا د پر خون کا ہو گا بسا ناگردن جلا د پر بھیج دیا شوق سیرا نامہ اپنا باد پر سب بھروسہ کر کے جاتے ہیں مسافر دا پر	اؤں کو غم اپنے حسن و غم و بیداد پر بے سبب مرتے نہیں ہم اوس ستم ایجاد پر مجھ کو آجاتا ہو اوس کی چشم کیونکا خیال ہو ترے ابرو کا ایما قتل کی میرے دلیل مفت لون کیوں بار احسان تیرا ہی پیغام تو شہر حقیقی منرا ہم چاہیے کہ زعفران پر
---	---

سرکشی لازم نہیں اپنی کمال زہر پر واعطا حورین میں غائب دختر زہر پیش منغ نالہ کرتا ہوا وہی دلبر تھارے ہجر میں داغ خون میں گین گویا اور میں جو ہر حرف سخت جانوں نے نہیں پلاٹا ہوا آپ کا	قمر نازل ہو گیا اکدم میں قوم عاد پر اب چلون کہنے پہ اوکے یا ترے ارشاد پر کام تیشہ نے کیا تھا جو سرفراہی پر قتل کا محضر ہو گیا یا خنجر فولاد پر منہ کی کھاؤ گے نہ بھولو خنجر فولاد پر
--	--

یا دہرتے کرتے اوکو بھولا حافظ آپکو

مرحبا اس بھول پر صد آفرین اس یاد پر

ولہ

تم زبان میں رہو بیان ہو کر بھیدت کھول راز دان ہو کر دیکھ کر مجھ کو انتظار مجھے رہتے ہیں وہ ہماری نظروں میں امریں میں سے مجھے نہ تو تکلیف سیر حیرت فرا دکھاتے ہیں بے تکلف خیال دلبر میں کس طرح جا بیگی شب فرقت پہنچے ہم کوے یا تک لیکن	اور قالب میں سیر بیان ہو کر دشمنی کرنے مہربان ہو کر پہر گیا یا رہسربان ہو کر لیک مثل نظر نہان ہو کر شیوہ یار و آسمان ہو کر داغ دل رشک بوستان ہو کر گھر کیا میں نے ناتوان ہو کر جگمگی مغز استخوان ہو کر کیا بتائیں کمان کمان ہو کر
---	---

نگ و ناموس کیسا حافظ

پاؤ گے او کو بے نشان ہو کر

## غزل عسکری

کیا ہی جو بن ہر قیامت قامت جلاؤں	قمریان بھیتی نہ کیوں کرب کسین شمشاد پر
دیکھ سیر اضعف او سپر ہو گیا ایسا وبال	لو ما بھاری ہو گیا ہو دیکھ لو حداد پر
سرو کے کھنچنے سے بستان بنی تو نیم ہوا	رحم کرتے سب ہیں صاحب بندہ آزاد پر
ضعف سے ہر آہ کو بھی لب تک آنا محال	ای بٹو کیا نالہ آوے پھر مری امداد پر
جبکی برانی سے حیران تیغ و خنجر تک ہو	طعنہ زن ابرو کیوں ہوں ششہ فولاؤں

عسکری ترک سخن کرتی ہی ناقد مری ضرور  
جب بھلا اہل سخن کے بند ہوں لب داد پر

## ردیف زائچہ

## غزل نمود

چلا وہ گل تو ہوئی یوں گلستان سبز	کہ جیسے ہو قدم خضر سے بیابان سبز
فدا اک آن میں سو جائے ہو رنگ بہا	ہیمن سبز سے ہر نخل قد جانان سبز
چراغ ماہ پر فاقوس سبز کا ہو گمان	لباس پہنے جو وہ رشک ماہ تابان سبز
جہان میں حورو پری میں بزم نگہ گنگ	ہوا یہ گلشن عالم میں سن انسان سبز
جو یاد آیا کسی شعلہ رو کا سبز خط	تو نکلا دل سے سیرے دود آہ سوزان سبز
جو جوش گری جنون ہو رنگ ابر بہار	تو آب اشک کرے کوہ اور بیابان سبز
ہر ایک بھرنے لگا طوطی ہمارا دم	عجب ہی کیا ہو پر ہد ہر سلیمان سبز
یہم رو سفید ہیں حجت ہی سبز بختی کی	نہیں گیاہ سر مدفن شہیدان سبز

منو دہونہ خط سبز مصحف رخ پر  
لکھے نہ کاتب قدرت حروف قرآن سبز

ولہ

<p>نزدیک تصور سے ہوی دور کی آواز وہ برق تجلی ہیں بنائیں ہم تن گوش سنتا ہوں تقبل کی صدا وقت عین وہ زار ہوں دل سے جو چلی خلق میں ٹھہری بدخواہ نکو کار شقی ازلی ہیں برسات کا آنا ہوا فرقت میں قیامت</p>	<p>فردوس سے آتی ہو مجھے حور کی آواز ایک کاش سنون برق سر طور کی آواز اب کون سے بلعم با عور کی آواز تال بنگہی عاشق رنجور کی آواز آتی ہو یہی بلعم با عور کی آواز ہو رعد کی آواز مجھے صور کی آواز</p>
--	---

وہ رند خرابات کس میں ہیں منو داپ  
قلقل کو کس میں بادہ انگور کی آواز

غزل عاقل

<p>یہ زخم سبز سے اپنا ہوا اگر بیان سبز دسا ہو انہی کا کل نے تیرے جگوںم منو دعارض گل رنگ پر نہیں سبز لکھے ہیں سبزہ خطوں کے جو وصف میں شبا</p>	<p>نہ ہو گا ایسا کوئی دامن بیا بان سبز حد سے اوکی اوگا سنبل پریشان سبز لکھا ہو کلک زمر دے حق نے قرآن سبز لسان صحن گلستان ہی اپنا دیوان سبز</p>
--	--

گری ہیں بجلیاں آہوں کی اس قدر عاقل  
نہو گا ابر سے اپنا کبھی بیا بان سبز

ولہ



یہ نالہ دل ہو کہ کوئی صورت کی آواز سکرتی باتیں نہ اوڑھے کیوں دل عالم شاید کہ تپ غم نے کیا خاک حسلا کر دیکھا تو مقابل نہ ترے حور و جنان ہیں موسیٰ کوئی ہو دے تو سنے کان لگا کر	شعلہ کی بھڑک ہی دل محروم کی آواز لہجہ جو پری کا ہی تو ہی حور کی آواز آتی نہیں اب تو دل رنجور کی آواز اک دل کو لبھاتی ہی عجب دور کی آواز خاموش نہیں ہی شجر طور کی آواز
---	---

ساکت ہی عجب فرط غم و رنج سے عاقل  
لب تک نہیں آتی کبھی مہجور کی آواز

### غزل عزیز

کیا یہ سبزہ خط نے ہی روئے جانان سبز سر شک چشم سے میرے اور آہ سوزا نے جو وصف سبزہ خط میں کبھی لکھوں نامہ گرا کے برق شرابا خاک کر ڈالے جو پھیرا دست خانی تو لعلما یا خط جو سرخ زخم جگہ سے مرا گریبان ہی ہمارے دیدہ تر سے ہیں زخم جیسے ہرے نہ ہو دے بارش باران لطف حق جب تک	کہ لعل لب بھی بنا طوطی خوش الحان سبز سیاہ جگہ ہوا کوہ تو بیابان سبز ابھی چینی کبوتر ہمارا ایجان سبز کیسی کشت کو دیکھے جو چرخ گردان سبز تماشا ہی تر آتش ہوئی خیابان سبز کرینگے دیدہ تر دامن بیابان سبز کرے نہ کشت کوئی ایسی ابر باران سبز کرے نہ تخم تناکو آب حیوان سبز
---	---

جو آیا لیکے گلستان عزیز وہ گل تر

بسان تختہ گلشن ہوا دبستان سبز

ولہ

<p>در پردہ سنی ہیبت مغرور کی آواز          بڑھنے نہیں دیتی دل رنجور کی آواز          کیون ٹوٹ کے ہیشیشہ دل چور نہ ہو جا          خاموش نکلیں اشک روان ہوں شرمگاہ          ہم سر کو اٹھاتے ہیں کوئی آپکے در سے          چلائے نکلیں لخت جگر آسہ مرگاہ          پردہ سے ہمیں بھی تو سنا دو کوئی گفتار          شیدا نہ ترے حسن کے کیوں جن و بشر ہوں          اسی چرخ کسں ہوگا اوسی دن تجھے معلوم          نزدیک سے دیکھا تو ہما تھا ترا سایہ          مرقد میں گمان ہوگا ہمیں نالہ دل کا          ہو عشق کا سردار وہی جو ہر سردار</p>	<p>کیون قرب قیامت کا نہ ہو دور کی آواز          چہنچہ تو قیامت ہو کہ ہی صور کی آواز          پتھر سے نہیں کم بت معنور کی آواز          کب دار سے آئے سر منصور کی آواز          جان بخشی ہی ایجان تری دور کی آواز          تھی دار پہ خون سر منصور کی آواز          موسیٰ نے بہت جا کے سنی طور کی آواز          ہونا زہری نور قمر جو رکی آواز          جسدن کہ شہر اوٹھے صور کی آواز          سچ ہی کہ ہوا کرتی ہی خوش دور کی آواز          ہو وگی سرافیل کے جب صور کی آواز          ہی دار پہ یہ حضرت منصو کی آواز</p>
---	--

سن سن کے غزل آپلی کہتے ہیں غریب  
 چہیتی ہی کوئی سا غر مشہور کی آواز

### غزل تمیز

<p>ہو آج وصل سے میرا نہال ارمان سبز          فراق سبزہ خط میں جو رو یا میں جوشی ڈ          ہمارے دیدہ گریبان پر رحمت حق ہو          نہیں یہ سبزہ خط او کے مصحف رخسار</p>	<p>لباس تنے جو پہنا ہی ایک بھان سبز          تو آب اشک سے کو سون ہوا بیابان سبز          کہ خشک سالی میں ہوتی ہی کشت دہقان سبز          لکھے ہیں کاتب قدرت نے حرف قرآن سبز</p>
--	--

لباس سبز ہی قاتل کا مرہم زنگار | لگا کے بچا کر وین میں بھی زخم خندان سبز

صفت لکھی جو تمیز او کے سبزہ خط کی  
ہوا بزرگ زمرہ مرا قلمدان سبز

### ولہ

کرتی ہی قیامت دل رنجور کی آواز  
سن لیتا ہوں عشق کی مین دور کی آواز  
اعلیٰ سے سیطرہ نہ ادنیٰ ہو برابر  
ہوتا ہی بہت اوس سے طبیعت کو تنفر  
ہوتا ہی گمان متا صد گم گشتہ خود کا  
آجاتے ہیں دس ایک کو بھی گروہ پکاری  
ہی شور جہان میں کہ یہی ہی صور کی آواز  
فردوس سے آتی ہی مجھے حور کی آواز  
بیل کی مشابہ نہیں عصفور کی آواز  
خوش محکوم نہیں آتی ہی منہ سرور کی آواز  
سنتا ہوں کسی کی جو کبھی دور کی آواز  
کیا خوبی کی ہو صاحب مقدور کی آواز

رو نہیں تمیز اپنے جو نالوں کا سنون شور  
جانے وہ کہ دریا کے ہی یہی پور کی آواز

### غزل خلاص

بسا ہو لکھو نہیں جہنم سے خط جانان سبز  
گمان ہو خضر بو پیر جو سبز خط دیکھے  
کھلائے سبزہ خط نے وہ گل مرے دل پر  
مری نظریں سہا تا نہیں گلستان سبز  
اوگی ہی دو بگر دآب حیوان سبز  
کہ باغ و بہرین ایسا نہ ہو گلستان سبز

جلا ہی سوز غم زلف میں یہی دل خلاص  
کہ دود آہ سے پیدا ہوں نہ بلستان سبز

### عزل عیش

جو پہننے جامہ وہ ہم مرتبہ سلیمان سبز	بلائیں آکے لین قرآن جائیں پر یان سبز
صدائے غنچہ کو پیغام مرگ سمجھے ہم	بزرگ زہر ہو بے یار یان گلستان سبز
بجھائے قاتلا گر میرے آب زہر میں	تو کیا عیب ترے تیرون کے ہو دین پیکان سبز
کھلا یہ تیغ کا کیا تیری جو ہر اورون پر	کہ اوکے ہول سے ہی رنگ و کی انسان سبز
وہ سبز بخت ہوں سایہ اگر مرا ٹھہرے	تو رنگ بدلے اوسیدم ہوشاخ مرجان سبز

دعا یہی چین دہرین ہی غلش مری  
خزان نہ آئے رہے نخل قد جانان سبز

### ولہ

سن لون جو میں شتاق خدا صور کی آواز	ہو میرے لیے وہ دہل دور کی آواز
حق ہی یہ جو ہر دار پر منصور کی آواز	ہو گی نہ بلند اس سے کبھی صور کی آواز
بیٹھی ہی کچھ ایسی ترے ہجو کی آواز	ہو جیسے کہ کھائی ہو سیندور کی آواز
ہاں سنگ فلاخن کی طرح لگتی ہی آکر	غصہ میں دہان بت مغرور کی آواز
باتون میں ہلا وہ لب پاخور دہ بیجا	ہو جنبش برگ شجر طور کی آواز
میں عشق مجازی سے حقیقی کو جو نیچا	نغمہ ہو میرے لیے زنبور کی آواز
جنت تو بہت دور ہی حضرت زاہد	بولیں تو سنا دین وہ تجھے حور کی آواز

کیا خوب ہوا و سد مہم تن گوش بنون گلش  
جب بجو سناوین وہ بہت دور کی آواز

### غزل عاشق

کس ساقی بہت کا ہر دم ہی تصور	نالہ ہی مرا یا کسی مخمور کی آواز
------------------------------	----------------------------------

تم چپکے ہی چپکے نہ بنایا کرو باتیں ہاں | گو پاس ہوں سنتا ہوں لے دور کی آواز

حاصل ہر فغان میں مجھے بس غامشی عاشق  
جسدن سے سنی اوس بت مغرور کی آواز

### غزل عسکری

ہوا ہی سبزہ خط سے یہ روئے جانان سبز | کمان ہی سبزہ خوابیدہ گلستان سبز  
سیاہ ہاتھ خناس سے ہوئے ہین شوخ کب | یہ عکس خط سے ہوئے پنجم ہائے مرجان سبز  
کیا ہو سوگ شہیدان سبزہ خط کا | لباس تو نے جو پہنا ہوا ی مزیکان سبز

وہ عسکری سے یہ کہتے ہین کیے چادر سبز  
درست جانتے ملیوس ہین سلیمان سبز

### روایت سین مہل

#### غزل منوڈ

کام غفلت کا دلا اب نہیں ہشیار پاس | خواب آئے نہ مرے دیدہ بیدار کے پاس  
دیکھ لے مجھ کو وہ اوس غیرت گزار کے پاس | پھول کو جس نے نہ دیکھا ہو کبھی خار کے پاس  
ہی جو ہر بحر میں کاغذ میں صدق کا عالم | ابر نیسان ہی کوئی کلک گہ بار کے پاس  
اشک خون ابر مرثہ سے نہیں ہوتے ہیں جدو | قلزم خون ہی بیان دیدہ خونبار کے پاس  
ہو یقین پتے رہن زاہد سالوس مدام | ہو جو مسجد بھی کوئی خانہ خمار کے پاس  
نور ایمان دلا تیر گئی کفر میں ہی | کچھ بچے ن کی بھی ہی اپنی شب تار کے پاس  
شوق نظارہ ہی یا ننگ میں کتا ہوں منوڈ | ماسہ برا نکھ ہی لیجائے مری یار کے پاس

## ولہ

لیچلا ساتھ نامہ برا فوس	عقل و ہوش و دل جگر افسوس
دور سے کچلہ شارہ کرتے ہیں وہ	آر برقی کی ہو خبر افسوس
جو کہ غافل ہیں عہد پیری میں	خواب میں ہیں دم سحر افسوس
ماتے ڈھونڈوں کمان کمان او کو	پھر چکا ہوں کہ ہر کہہ ہر افسوس
جان تن کی بھی یان نہیں ہی خبر	پر ہیں مجھے فوجیں افسوس
کچھ عجب حال ہو کہ اہل جہان	کھاتے ہیں مجھ کو دیکھ کر افسوس
زلف شبگون سفید او کی ہوئی	شام اب ہو گئی سحر افسوس

جائے عبرت نمود ہو دنیا

پر ہو غافل یہاں لشرا فوس

## غزل عاقل

کون ایسا ہو کہ لیجاے ہمیں یار کے پار	دل ہی پہلو میں نہیں ہو یہاں بیکار
خضر آئے بلب چشمہ حیوان ہیں مگر	سبزہ خط یہ نہیں ہو لب دلدار کے پاس
گرد کیونکر نہ ہوں اوس غیرت گل کے عدا	باغ میں بھول بھی ہوتا ہو دلاخار کے پاس

سنہ بھی عاقل نہ کرے سو قصور جنت

ہاتھ آجائے جگہ گرتی یار کے پاس

## ولہ

کرتا آتا ہی نامہ برا فوس	نہیں آتا وہ سمب افسوس
کون ہی ہی نہیں جسے غم ہجر	نالہ کرتا ہی دل جگر افسوس



<p> لنگے سینکڑوں ہی گھر افسوس  سنگ دراور ہمارا سہرا افسوس  تجکوا تک نہیں خبر افسوس  ایسے ظالم نے نوچے پر افسوس  اب تو زیبا ہی تو بھی کر افسوس  آہ میں کچھ نہیں اشر افسوس  نظر آیا نہ وہ سہرا افسوس  فصل گل ہی نہیں ہیں پر افسوس  زور رکھتے ہیں کچھ نہ زرا افسوس  تکے چنتے ہیں در بدر افسوس </p>	<p> عشق خانہ خراب کی دولت  تیری فرقت میں اوبت ترسا  ہو گیا دفن تیرا دیوانہ  فصل گل تک ہی زندگی بیل  قیس فرقت سے مر گیا لیلی  لاکھ چلاے پر نہ وہ آیا  خاک دیکھینگے مہر و مسہ کو فلک  یون قفس میں ہی نوحہ بیل کا  وصل اوس سیم تن کا کیونکر ہو  ہفتشیں اوس پری کے دیوانے </p>
---	--

دیکھ پیشانی تیری اسی عاقل  
کرتے پھرتے ہیں سبشہرا افسوس

### غزل عزیز

<p> موت بھی آتی نہیں اب ترے پیار پاں  پھول جاوہ اگر پاؤں رکھے خاک پاکر  میکشویا ہی کی ساقی سرشار کے پاس  آج کانٹے سے کھٹکتے ہیں وہی خاک پاس  رکھنا جا کر ہوش کو مرے گلزار ک پاس  بات بھی کیجئے بیٹھے ہو جو دوچار پاس </p>	<p> کوئی اتنا تو کہو جا کے ستمگار کے پاس  فیض مقدم ہو وہ گلر و کا کہ اللہ اللہ  خم کے خم آج اوٹ لٹا ہو وہ بیخا نہ میں  باغ عالم میں شگفتہ تجھ جو گل کی طرح  بعد مدت ہو صیاد کو الفت گلچین  کسلے بزم میں ساکت صفت بت ہونم </p>
---	---

شیشہ دل کی طرح کا سہ فرق عشاق	چور ہو ہو کے پڑے ہیں بت میخوار کے پاس
لوٹ کر جیسے گل تر کوئی کا مٹو نہیں پڑے	آج بیٹھا ہوا وہ گل یون مرا عیار کے پاس
کیجو رحمت سے آہی مری شکل آسان	بار عصیان کا فروں تر ہی گنہگار کے پاس
جان بری آج ہی قتل سے خدایا شکل	لاتا ہی میان کو خط الم نہیں تلو اکو کے پاس

سر خر واد کو کرے دم میں گل سا غزنے  
آبلہ پاؤں کا ٹوٹے جو مرا خار کے پاس

ولہ

مارا پھر تا ہوں در بدر افسوس	تجھ کو مطلق نہیں خبر افسوس
آنکھوں آنکھوں میں چل دیے اٹھکے	کسی اونکو لگی نطفہ افسوس
عشق کے نام سے تو نفرت تھی	دل میں کیسے ہوا گذر افسوس
چل دیے دل سے صبر تاج قرار	ایک باقی رہا جس گرا افسوس
بھول کر بھی نہیں دے آئے تم بھی	نہیں آہوں میں کچھ اثر افسوس
ملکے اشکوں میں بگئے پہلے	دل کہاں ہو کہاں جگر افسوس
کسے رشک خرام سے قمری	گڑ گیا سرو تا کہ افسوس
رفیقین کھولے جو بام پر آئے	پھنس کیا طائر نظر افسوس
پھسلی پڑتی ہو رہ و صاف کیا	ٹھیر سکتی نہیں نظر افسوس

ہجر میں گذری عمر یو نہیں عزیز  
شب جو ہو آہ تو سہ افسوس

غزل تمیز

جانبانہ ندی گامچھے ولد ار کے پاس جب میں جانوں کہ مری آہ میں تاثیر ہو کچھ خال و خط عارض جانان پہ بھیجیں عشق سن طفلی میں سنوارا تجھے ہنسنے الی شوق سر مرا کاٹ کے چاٹے گی کہیں کس کا لہو پڑ گیا وعدہ خلافی کا ہے لپکا اوکو	پڑ رہیں جا کے دلا سائے دیوار کے پاس خود بخود آئے سیماد دل بیمار کے پاس حرف قدر تہن ہینہ ہنہ نقطہ ہین خسار کے پاس اب جوانی میں قیون تہا ہی غیار کے پاس تیغ عریان جو ہر اب قاتل خو خوار کے پاس حرف انکار نہیں آتا ہوا قسار کے پاس
--	--

چہرہ صاف سے پھپھلی جو گاہ اپنی تمیز  
مدتوں اور بھی رہی کا کل خمدار کے پاس

ولہ

ہجر جانان میں در بدر افسوس نہلا مجھ کو باغبان کبھی تیر قاتل نے دل فگار کیا سوے دریا گئے جو وہ تو پڑی دیکھیں گراوس پری کا حسن و جمال وہ جو پہلو سے اوٹھ گئے شب وصل دیکھتے تھے کہ نہیں وہ میر لطیف جب وہ مہر و کرنے زمین چرم	پھرتا ہوں میں کہ ہر کہ ہر افسوس نخل اسید کا ثمر افسوس توڑا در پردہ یہ جگر افسوس شوق چشموں کی بد نظر افسوس جن تاسف کریں لبشر افسوس آہ کرتا تھا دل جب گرا افسوس آہ میں کچھ نہیں اثر افسوس آسمان پر کرے قمر افسوس
---	---

ہو لحد سے تمیز نہ آ غم خوش  
نہیں آتا وہ سید افسوس

## غزل خلاص

دواغ فرقت ہی جو میر دل غمخوار کے پاس	دھوڑنے سے بھی نکلے کبھی دوچار کے پاس
حیف یہہ سنگدلی آپ کی اللہ اللہ	کہ عیادت کو نہ آئے کبھی بیمار کے پاس
قتل کرنا ہو تو کہ ہوں ترے در پر حاضر	وہ نہیں مین کہ رہوں روزن دیوار کے پاس
دیکھ لینا کہ قیامت وہیں برپا ہو گی پڑ	تم اگر بیٹھ گئے بزم مین اغیار کے پاس

ہو تنہا ہی اخلاص کی خالق سے ملام  
حشر کے روز رہے احمد مختار کے پاس

## ولہ

دور تیرا ہی بارگھر افسوس	اوڑ کے جاتا ہوئے نہ پر افسوس
اوسکے ملنے کی اب نہیں ہوتی	کوئی تدبیر کا گر افسوس
تیری باتوں کا ایبت بہ خو	مکھو رہتا ہی بیشتر افسوس
ہم کرین یوں ملاپ کی باتیں	اور کرتے ہیں آپ شہر افسوس
نہ چلی تیغ ابرو سے قاتل	رگیا تن پہ بارہر افسوس

آ کے دنیا میں بھینس گئے اخلاص  
کچھ ادھر اور کچھ اودھر افسوس

## غزل عیش

سب جہان ہیچ ہی جو ہم نہیں دلدار کے پاس	موت بہتر ہی گزر ہو نہ اگر یار کے پاس
نالہ و آہ و فغان ساتھ ہیں دیکے ہر دم	یہہ سپاہی وہ ہیں تہتے ہیں جو نہ کچا پا کر
کیجئے رحم نہیں مرنے کو خود ہم آئے	ہکولائی ہی قضا آپ کی تلوار کے پاس

کی بہت غور جو سمجھنے تو ہوا یہ ظاہر  
باتیں جب کرتے ہیں ہم گھر میں تو باہر غار  
زنگ بول چیں ہو وہی ہر خار کے پاس  
خون سے سہکے کھڑے رہتے ہیں یو ار پاس

آپ سے عیش سے دم بھر میں بگڑ جاتی ہو  
خوب ٹھیر گئی جو ٹھیرو گے تم اغیار کے پاس

ولہ

کل تھا جس سر پہ تاج زرافسوس  
نچو ہوا دیکے حال پر افسوس  
آج ہو خشت زیر سرافسوس  
ہیں جو عقبی سے بیخبر افسوس  
غنیچہ دل بہار کیون نہ کھلا  
یون یہ بھولے پہلے شجر افسوس  
وہ شہ حسن ہو فقیر ہو نہیں  
نہیں وائیک مرا گد زرافسوس  
ہو بجائے جو ہو اہی قصور  
گر کر وں او سکا عمر بھر افسوس

صبر بہتر ہی ہر شہر کے لئے  
عیش تو غم نہ کھا نکمرا افسوس

عندل عاشق

اب تو خوش ہو گا دلا جا کے دل زار کے پاس  
سر سئی خال ہو کب ابرو سے خمدار کے پاس  
روز کتا تھا کہ لپچل مجھے دلدار کے پاس  
اک سپر رکھ لی ہو قاتل نے یہ تلوار کے پاس  
یون تپیدہ ہی جگر اپنا دل زار کے پاس  
جیسے سہل ہوڑ پتا کوئی بیمار کے پاس  
کفر سے باند ناہی اسلام کو اک رشتہ میں  
پناستیج کو کا فر نے جو زنا کے پاس  
فرق یار نے او کو بھی دکھائی فرقت  
نیند آئی جو مرے دیدہ بیدار کے پاس  
چشم کیفی کے تصور کا بڑا کر سودا  
گھر بنا بیٹھے ہیں ہم خانہ رخسار کے پاس

در قاتل پہ تو بر پا ہو قیامت لیکن	قتل ہوتے ہیں بہت روزانہ یوگر پاس
تو بھی غرقہ سے ذرا دیکھ تماشا عجیب	ایک نظارہ سے سبیل تو ہوا ہی عاشق سینکڑوں تیر ہیں اس ترک ستمگار کے پاس
غزل عسکری	
دفن لازم ہی مرا کوچہ دلدار کے پاس تیرے سودازہ زلف کا یہ حال ہوا تیری الفت نے یہ رسوا کیا عالم میں مجھے ریشک آتا ہے مجھے بزم پر رویاں میں جانتا ہوں کہ یہ ہو جائے گا مردہ زندہ غنیہ دل پہ نہ ہو کیوں خلش نوک مرثہ جیتے ہی پھر نہ اوٹھا کوچہ سے ہرگز ہرگز کیفیت اپنی بھی ہو جاتی جہان میں شن بے عصا کے تو ہی بیمار کا اوٹھنا مشکل	یعنی سبیل کا نشان چاہئے گلزار کے پاس سینکڑوں بھوڑتے سر ہیں تری دیوار کے پاس کہتے دیوانہ ہیں جب جاتا ہی ہنسا کے پاس یہی چرچا ہو جو بیٹھوں ہوں میں دیوار کے پاس بیٹھے جب دیکھتا ہوں یار کو اغیار کے پاس کیا یہ نفس آوے لہ بیا کے پاس جائے گل ہوتی چین میں بھی تو ہی غار کے پاس جو کوئی آگیا ہو تھے طرہ دار کے پاس وای تقدیر نہ پہنچا اولی الا بصار کے پاس یعنی دنیا ابھی ہو چشم ستمگار کے پاس
عسکری ساتی عیار دم نشہ مٹو چھوڑ دیتا ہے مجھے خانہ خمار کے پاس	
ولہ	
برہن آیا نہ وہ دلبر افسوس نہیں آتا ہی ستمگر افسوس	ہو کف دست کو ملکر افسوس ہو اسی غم کا تو گھر گھر افسوس



خفتگی طالع برگشتہ کی دیکھ	بچہ گیا گھر سے وہ آکر افسوس
لب تشنہ نہیں میرا ہو	نہ پھری تیغ ستکرا افسوس
شکوہ جسم بگر پر بولا	اسکا کرتے ہیں دلا در افسوس
دیکھنا تشنہ لبی کی خو	نہ اوٹھایا رے ساغرا افسوس
تجھ پہ تر بان ہوئی قربانی جان	نکرو ذبح مجھے کرا افسوس
ضعف یہاں تک ہو کہ یہی مل شرک	لیچلا مجھ کو ہب کرا افسوس

نہ ملے عسکری جب داد سخن  
کیون نہ ہو شرنا کرا افسوس

## ردیف شین مجرمہ

### غزل منود

کرتی ہو چکو صفائے رخ دلبر بیہوش	ہو وہ آئینہ کہ ہو جائے سکندر بیہوش
عشق حویران بہشتی کے اثر سے واعظ	نظر آتا ہو مجھے برسر منبر بیہوش
کم ہیں ہشیار دلا اہل حسد بات کہیں	نشہ بادہ غفلت سے ہیں اکثر بیہوش
ہوش کیا بادہ پستی کا ہو دنیا میں نہیں	جکھو رکھنا ہو خیال مڑ کو شر بیہوش

کیا ملو واپکو عشق فقہا کی ہو خبر  
ہوتے ہو سنکے احادیث ہمیز بیہوش

### ولہ

ہو چکا ہوں میں جان بلخاموش  
وہ مسیحا رہے نہ ابلخاموش

کیا ہوا ان ذکر عالم اسباب کون جانے تری حقیقت کو	ہوتی ہو شمع مہربانموش بیٹھے اس انجمن میں سب ناموش
اور ہر عرض مدعا باقی آتی ہو شہر خامشاں سے صدا	بولے وہ ہو گیا میں جب ناموش آئے یاں ہو کے رکے سب ناموش
ہو تعلق اوس آئینہ رو کی	کیون نہ ہوں ساکن طبع ناموش
مانگتا ہوں وہی مجیب دعا	اس صدا سے نہیں میں انجناموش
روح ہو شمع بزم عیلتیں	ہو چراغ حیات جب ناموش

حال دل کا وہ پوچھتے ہیں ملو د  
ہی قیامت رہے جواب ناموش

### غزل عاقل

قاتلا کیسا ہوا خون بہا کر بیہوش نشہ دہی سے ہوئے سب نہ سر اسر بیہوش	ابھی سہل ہوئے تیرے نہ تر پ کر بیہوش ساقیا تو نے کئے جلوہ دکھا کر بیہوش
محتب انہیں یہاں سیکش و مخمور نہیں کر دے مدہوش خدایا تو مجھے بھی ایسا	نشہ زر سے ہوئے ہیں یہ تو نگر بیہوش جیسا موسیٰ کو کیا جلوہ دکھا کر بیہوش
مرحبا آفرین شاہد ہستی کو باقی ثانی حضرت داؤد نہیں خوش آواز	ایک جلو میں کیا مجھ کو چھپا کر بیہوش سب کو کرتے تھے ہانچاں منا کر بیہوش
تیغ قاتل ہو غضب تن پہ وہ خط کہتے ہیں	دیکھ کر ہوتے ہیں عاشق مرا محضر بیہوش

عمر گد رگی یو نہیں شغل بتان میں باقی  
قاتلا کچھ تو بجا ذکر خدا کر بیہوش

## ولہ

ہو گئے اوسکے آتے رنجاموش	جسکو دیکھو ہے جان بلجاموش
روہرو اوسکے کون دم ہارے	شمع بھی ہو گئی ہو جب خاموش
کھیاں خون کی ڈالتے ہین گل	کیون ہوا ہی وہ غنچہ لجاموش
سکے نالو نکوا اور بگڑین گے	دل دشمن نکر غضب خاموش

سوچ کیا ہو کہو تو بہر خدا	بیٹھے عاقل ہو کس سبب خاموش
---------------------------	----------------------------

## غزل عزیز

نشہ زر سے ہوئے ہین یہ تو نگریہوش	جیسے کم ظرف کو کر دے محراب ہوش
سر پھینکے سے کوئی جا بیگا سودا ہر دل	مانگ لے لعلہ ازلت منسب ہر ہوش
بدگمانی سے پٹے اور جھپک کر ہاتھوں	گر پڑا پاؤں پہ اونکے جو مین ہو کر ہوش
صورت ہوش رہا پیش نظر ہوا ہنی	طفل اشک آنکھ میں کیون ہون چل کر ہوش
دل بھرا ہی تری باتوں سے جو ساتی میرا	ایسا کہتے نہ محوشیشہ وسا غریہوش
زلف پر ہیچ کے ہیچ نہ خدا ہو کہ چھٹے	ہو گیا طائر دل دام میں بھنکر ہوش
نام کیا کیا ترے عشاق کے مشہور ہوئے	بے زرو و بیخود و بیدل و بے سر ہوش
تاب کیا روئے مصفا کی ترے لا سکتا	آئینہ دیکھ کے حیران ہو سکندر ہوش
جان بین خاک میں اگر روز ملے گئے ہم	کیون ہو جاتے ہین پھر جامہ سے باہر ہوش
ما سے جانے کی شب وصل سنا دی ظالم	آگیا سینہ سے باہر دل مضطر ہوش
ہمدون ایک چلے گی نہ کسی کی او سپر	قیس ہو گا سنگیلی سے لپٹ کر ہوش

سخت باتیں تری تا چند بت سنگین دل | دل پہ کھا کھا کے ہوا سینکڑوں تپھر بیہوش

خط میں حال دل بتیاب رقم تھا جو عزیز  
بال و پراوڑ گئے لوٹے ہی کبوتر بیہوش

ولہ

خط جو نکلا تو ہیں وہ اب خاموش  
ہو صدائے دہان غنچہ و گل  
شکوہ ہجرت کیا شکایت کیا  
نوحہ بیل زبان سوسن کی  
ہو گئے کیا کلام حضرت سے  
دور و فرقت سے اس طرح چپن  
غنچے چمکیں ہیں پھول ہنستے ہیں  
عقل حیران ہی تیری قدرت سے  
رات دن دل ہی میرا گرم فغان  
ہوا طوطی سے لعل لب خاموش  
بلبلین ہیں چمن میں سب خاموش  
اودل زار بے ادب خاموش  
باغ میں ہو جو غنچہ لب خاموش  
لنگ اہل عجم عرب خاموش  
ہو گیا خلق میں لقب خاموش  
ہو گا بیل نہ کوئی دُعب خاموش  
سارا عالم ہی میرے رخ خاموش  
چپ نہ دن کو ہوا نہ شب خاموش

چاہئے ضبط سوز دل میں عزیز

کہ نہ یہ شور اور شغب خاموش

عزل تمیز

سارے عالم میں نہیں مجھ سے فزون ہیو  
چشم میگوں کے نظارہ سے یہ ہم محو ہو  
یا خد کیسے پہنچتا ہوں میں اونکے دیک  
برسون رہتا ہوں پُرا برس بہر بیہوش  
رند ہو جاتا ہی جیسے کوئی پی کر بیہوش  
دیکھ بتا بی میری ہو گیا رہبر بیہوش

بہین سے محو کے جو میں گر پڑیخا نہ میں  
دیکھ لے جلوہ جو اوس طفل سلمان خلیفہ  
ہو گیا دیکھ کے ساقی مجھے ہنسکر بیہوش  
گر پڑے ہو کے وہیں برس برس بیہوش

دلربائی کا متمیز آپ کو پہلے کب تھا  
کرتے ہونا زو ادا سے جواب اکثر بیہوش

ولہ

میں رہا درو دل سے کجا موش  
سانے اونکے لکھو تا بقال  
بات کرتے نہیں تعجب ہے  
وصل میں کی نہ بات اوسے سے  
جیسا بیٹھا ہوں آج لجا موش  
بیٹھے اس انجمن میں رجا موش  
ہو گئے ہیں کچھ عجب خاموش  
لب شیرین تمام شب خاموش  
خال آئینہ رو کا آیا نظر  
ہند میں شور ہو حلب خاموش

ہر وہ طرز سخن کہ پیش تمیز  
بوالہوس چپ ہن بولعجب خاموش

غزل اخلاص

ہوں ترے در جذباتی سے شکر بیہوش  
گدگدانا بھی نہیں اتنا مناسب الشوخ  
تیری آنکھیں وہ رسیلی لگیں پیار سے تو  
ہو ترے نشہ الفت کا خارا آنکھوں میں  
دل غم دیدہ ہیہ ہو جائے جو رو کر بیہوش  
اک نظر دیکھ لے جسکو ہوسرا سر بیہوش  
میں پلا کر مجھے ساقی نہ کیا کر بیہوش  
ہو میں ہیں وہ دلے رہتے ہیں بکر بیہوش  
ہو کے بیدار اوٹھایا نے تو بستر بیہوش  
بھر الفت میں جو دے ہو رہتے ہیں ترے  
کسے اس خانہ وحشت میں بسر کی ہر دم

فصل او سکا ہی عیان لطف ہو او سکا پنہا | رہے اخلاص اطاعت میں کیونکر بیہوش

ولہ

پوچھا رہتے ہو کیا سبب خاموش	بولے کچھ کہنے زیر لب خاموش
اتفاق ایسے بد مزاج سے ہی	دن کو بولا اگر تو شب خاموش
دل نادان چل گیا تجھ پر	نہیں ہوتا ہی کوئی ڈھب خاموش
مجھے رہتا ہی یار گرم مزاج	سرد مہری سے ہوں میں اج خاموش
راز دل اپنا کیا کروں اظہار	دکھتا ہوں میں اؤ کو جب خاموش
ہنس پڑا آج مجھے خوش ہو کر	تھا جو مدت سے غنیمت لب خاموش

بند اغیار کو کرین اخلاص

عند لیب سحر ہو کجا خاموش

غزل عیش

جلوہ یار سے ہو جاتے ہیں اکثر بیہوش	کرتی ہر ایک کو ہی یہ محرم بیہوش
خیر گذری کچھ اس میں ہی کہ رخصت وہ ہو	ہو گیا آہ دم سرد میں بھر کر بیہوش
موی کی تکلیف مندے ہجرت میں ای پیر نغان	غم سے ہو جاؤ گامین خچوتے ہی غم بیہوش
لطف دارین بہت کچھ اسے حاصل ہوتا	رہتا گریہ دآبی میں سکندر بیہوش
ہی یہ اوس گل میں نزاکت کہ اگر خواب میں بھی	ہم بغل ہووے تو ہووے وہ ہم بیہوش
حالت نزع ہی اور پیاس ہی ہی اتک	کیون ہوے پی کے ہم آب دم خنجر بیہوش

عین ہشیاری و دانائی یہ تھی سیری عیش

سر کے بہل میں جو گرا اوس کے قدم پر بیہوش



## ولہ

ناصح تجھ پر ہے غضب خاموش کیون نہ دل بیٹھ جائے عاشق کا آئینہ میں ہو او کی یون تصویر ہر دورنگی سے او کی حال ہیاب	دیکھ او بے ادب ہیں سب خاموش جو تم اوٹھے ہو ہو کے اب خاموش تخت پر جون شہ طلب خاموش دن کو نالان ہوں اور شب خاموش
---	---

بو سے بے انتہا اگر دو گے

ہو گا تب عیش بند لب خاموش

## غزل عاشق

ہوش آیا نہیں کم سن ہو سراسر بیہوش ہو بجا کر تو صنم مائل خود بینی ہو خواب میں چھوڑ گئے مجھ کو وہ جب آنکھ کھلی ہنس کے فرمایا عواس اپنے میں آؤ صاحب آب نظارہ ہمیں کب ہی ترے رخ کے حضور غش سے فرصت جو ملی عاشق رنکو تیرے	کیا جوانی میں کر گیا یہ سنگم بیہوش تیرے آئینہ رخ سے ہو سکندر بیہوش ہو گیا برین ترپ کر دل مضطرب بیہوش قدم یا رہ جب ہم ہو گے گر کر بیہوش طور پر تہی ترے جلوہ سے پیمبر بیہوش کر دیا زلف پریشان نے سراسر بیہوش
---	---

اس نزاکت کو ذرا دیکھئے او کی عاشق

وصل کی سنکے وہ ہو جاتے ہیں اکثر بیہوش

## ولہ

ہجر میں یون رہا ہوں کب خاموش آقیاست نہ منہ سے بولوں گا	وصل میں ہو گیا جواب خاموش کیا کہا کیون ہو بے سبب خاموش
---	---

جیسے اوس بے دہن کا عشق ہوا رک گیا دل میں نالہ سنتے ہی ہی عجب گل سے بنگیا غنچہ مجھ کو حیرت نے کر دیا بیجان وصل میں ہجر کا گلہ کیا ہے وہ سمجھیں کہ اوس کو سودا ہی	بے زبان ہوں میں نہ درخشاں ہو گیا کر کے کیا غضب خاموش ہنستے ہنستے ہوا وہ جب خاموش وصل میں پایا او کو جب خاموش چپ کوئی جب تھا کوئی ابا خاموش دل بخود بے ادب خاموش
--	--

وہ شہ حسن جلوہ گر ہی رہیں  
بزم عاشق میں رکے رخ خاموش

## عزل عسکری

ہی چمن میں جو غنچہ لب خاموش عرض مطلب وہ سنے بول اوٹھے سنہ لگانے سے بول اوٹھتی ہے روئے جانا سے نور طور تھا گہر ہم سچی رکھتے زبان دہن میں ہیں شکل پروانہ کیا کرین پرواز	گل و بلبل ہو میں سب خاموش نہیں ہوتے ہو بے ادب خاموش گو کہ ہر دستہ عزت خاموش وصل میں شمع کے ہر جب خاموش ہو دین کس طرح بے سبب خاموش دم میں ہیں نیشل شمع ابا خاموش
--	--

عسکری کھولے یار کاش زبان  
ہوں رقیبان پر غضب خاموش

# ردیف صا مہملہ

## غزل بنود

ختم کی تجھ پر خدا نے اوبت بے پیر حرص	کرتی ہو دل چھین لینے میں تری تصویر
کرستی ہی انسان کو دنیا میں بے توقیر حرص	کر رہی ہی خود زبان حال سے تقریر حرص
حرص کی ذلت نے مجھ قانع کو غشا ہی فروغ	ہی مری شمع قناعت کر لے گلگیر حرص
مثل زر مجھ کو قناعت نے کیا ہر دل عزیز	خاک جب سمجھا میں او سکون گنجی تو قیر حرص
اسکے ہاتھوں سے رہا ہی ایک عالم دل نگار	کیا اذل سے آئی ہو باندھے ہوئے شیر حرص

خاک سمجھیں تب یہ صبر و قناعت کا بنود  
گو حرص کو نکو کرے دنیا میں بے توقیر حرص

## ولہ

ہو سچے سے الفت مجھے نہار سے اخلاص	یعنی ہی مجھے کافروں نیدار سے اخلاص
ہوں شکل سراپردہ میں غلطان تری در پر	جون سایہ ہی مجھ کو تری دیوار سے اخلاص
کھل جانے حقیقت جو اونچیں بادہ پرستو	زاہد بھی کرین رند قدح خوار سے اخلاص
اس چرخ کہن سال کے نیزنگ تو دیکھو	ہو مجھے تنفر اونچیں انغیار سے اخلاص
دونوں ہن مری دیدہ حق بین میں بڑا	دشمن سے محبت ہی مجھے یار سے اخلاص
جبکہ کہ ستم لطف کا انداز دکھا دے	کیونکر نہ ہو پھر ایسے ستمگار سے اخلاص

کیونکر نہ مری حشر میں برآوگی امید  
ہو دکھو بنو واحد مختار سے اخلاص

## غزل عاقل

لڑتی ہی تقدیر سے کر کے نہی تدبیر حرص	ہو رہی ہی اچکل اپنے وہ دانگیر حرص
دام سے تیرے چھٹے الیہ نہیں تدبیر حرص	تو تو اپنی ہو گئی گویا کہ اب تقدیر حرص
در بدر پھرتا ہی کاسہ مہر وہ کا تو بے لک	کیا بلا ہی کیا غضب ہی بجو حیرت پیر حرص
دھم بدم نکلے ہو لے کوئی دم کو دم تو لے	کیا بلا کی ہو تجھے ایسا لہر شہبیر حرص

وصل سے ہوتی نہیں عاقل کو سیری الیکم  
ہجرتیں بڑھتی ہی تیری اوبت بے پیر حرص

## ولہ

کیونکر نہ ہو ایدل رخ دلدار سے اخلاص	لازم ہو کہ ببل کو ہو گلزار سے اخلاص
آنکھیں مری تکتی ہی تری زلف پریشان	مردم کو ہوا نمی خوشنوار سے اخلاص
کیا خاک بر آوے دل عاشق کی متنا	اقرار سے نفرت او سے انکار سے اخلاص
بدست نہ ہو جاؤں بھلا پیر مغان کیوں	ساتی کو ہی مجھے می خور سرشار سے اخلاص
دامن سرعریان پیکر کیوں او کے اوڑھادے	ہی آبلہ پا کو مرے خار سے احلاص
سولی کی طرح سمجھے ہوشمشاد کو قمری	ہی جیسے او سے سرو قد یا رے اخلاص
کیون حلقہ گیسو میں پھنسا ہوا دل پر داغ	طاؤس کو عالم میں نہیں مار سے اخلاص
مشرکان کا تصور کبھی یا دشمن ابرو	دل تیر کا مفتون ہی تو تلوار سے اخلاص
ابے ل کو جنون ہو گیا پھر صورت مجنون	ہر دم ہی لو نہیں وادی کسار سے اخلاص

کس کا فریدین یہ تو مائل ہوا عاقل  
تسبیح سے رشتہ ہونہ زنا سے اخلاص

## غزل عزیز

کیا کرین چھپتی نہیں ہمسے کسی تدبیرِ حرص روز شب گزرے ہی فکرِ حاصلِ دنیا میں آہ کا رعبی ایک بھی ہونے نہیں پاتا کبھی دسترِ لپرنین ایسی مصیبت ہی بڑی حاصلِ ام و دم میں خلق کیوں ہی سرفروش چون طمع آمد بدلِ عقل و خرد برباد گشت	ہو رہی ہو آجکل اپنی تو دامنگیرِ حرص کیا مقدار ہی مرا ای کاتبِ تقدیرِ حرص وہ ہمیں رکھتی ہی غافلِ روز و شبِ پیرِ حرص جبے پائے عقل میں ہو صورتِ زنجیرِ حرص دم میں کر دیتی ہو بسلِ صورتِ شمشیرِ حرص صاف کھودیتی ہو دیکھو خلق میں تو قیرِ حرص
---	---

دور کرتا ہوں اُسے سب قناعت سے عزیز

کشورِ دل کو مرے سمجھی ہو کیا جاگیرِ حرص

## ولہ

دل کرنے لگا بروے خمدار سے اخلاص بس لطف ہی عمرِ دور و زہ کا ہی غافل ہر کام پہ ہولوٹ بچھاتا ہو وہ آنکھیں آنکھوں پہ بٹھالتا ہوں لپکھونے اٹھا کر ہر دم سرفرازانِ سخن کیوں مری انو پھندگیں تری زلف کے ہیں شیخ و برمن بل کر کے غضبِ لہف کے چھونے سے ہرگز ابرو کے اشارہ میں عدو سے مرے آگے بر چھی سے کوئی آن میں لہو تا ہو مجروح	بسل کو ہوا خنجرِ خونخوار سے اخلاص دو چار سے الفت ہو تو دو چار سے اخلاص کیا دل کو ہی نقشِ قدم یار سے اخلاص ہی عشقِ مرثہ میں وہ ہمیں خار سے اخلاص ہی صورتِ منصور انہیں دار سے اخلاص تسبیح سے او سکوا سے زتار سے اخلاص گو یا تھا سرو نہ خطا وار سے اخلاص کیا قطع کرو گے مرا تلوار سے اخلاص ظالم کو ہوا ہی نگہ یار سے اخلاص
---	---

آتے ہی لگا جانے کی ہٹ کرنے تو ظالم گھٹ جائے نہ بڑھ کر کہیں تکرار سے اخلاص

کیون ہو نہ عزیز دل محروم کو غم دل  
دلبر کا نہیں حیف طلبگار سے اخلاص

### غزل متیز

ترک کرتا ہوں میں دنیا میں بصد ہر حرص  
پند سے تیری نہ ہو گا سود مجھ کو نا صحا  
بے طلب مجھ کو لیے جاتی ہی اونکی نرمین  
ساتھ مجھ کو سیم تن کے ہوا گر سونا نصیب  
تا نہ کر جائے مرے دل میں کبھی تاثیر  
ہو رہی تھی آج کل اپنی تو دامن گیر حرص  
اب ہی آمادہ گھٹانے پر مری تو قیر حرص  
بوالموس ہو خاک جگہ ہو مجھے اکسیر حرص

اوس لب شیریں کے بوسہ کی تمنائیں متیز  
صورت فرما دلاوے کیون نہ جو شیر حرص

### ولہ

بے یار ہو کیونکر مجھے گلزار سے اخلاص  
طرفہ یہی ہی مجھ کو تو ہوا اوس یار سے اخلاص  
دل شاد کرے وصل سے یا ہجر سے دیکھ  
کر قتل نہ قاتل مجھے اب تیغ نگہ سے  
جنہر میں فدا ہوں وہ نظر تک نہیں آتے  
جس گھر میں کوئی پر دہ نشین جلوہ نما ہو  
یاد او کی رہا کرتی ہی ایدل تجھے ناحق  
جسجا ب نہیں آنا شب ہجر میں تجھ بن  
بیل کو بجز گل کے ہو کب خار سے اخلاص  
افسوس ہو اوس یار کو اغیار سے اخلاص  
ہر حال میں ہی مجھ کو تو اوس یار سے اخلاص  
ہی مجھ کو ترے ابرو سے خمدار سے اخلاص  
کیون اونکو نہیں طالب پیدار سے اخلاص  
اوس در سے جو الفت ہی تو دیوار سے اخلاص  
کرتا ہی وہ کب تجھ سے گرفتار سے اخلاص  
رہتا ہی مجھے دیدہ بیدار سے اخلاص



کیونکر نہ رکھوں دوست بھلا آل نبی کو  
ہی مجھ کو تمیز احمد مختار سے اخلاص

### غزل اخلاص

قید ہو جانے کی کرتا ہی دل دگر حیر حیر  
تیر نظارہ سے تیرے سینہ چلنی ہو گیا  
حیر حیر سے خالی نہ دیکھا ہنسنے عالم میں کوئی  
وہ تو لکھتے ہی نہیں ہیں ایک بھی خط کا جزا  
کیا دلاتی ہو تمھاری زلف کی زنجیر حیر  
اور بھی کھانے کی رکھتا ہی ترا نچھیر حیر  
بتلا ہر ایک کو رکھتی ہو یہ بے پیر حیر  
اسی دل نادان عیث کرتا ہی تو تسخیر حیر

اوسکی طاعت میں تو اسی اخلاص حاضرہ دلام  
کیا عجب ہو گر بڑ بادلو سے تری توقیر حیر

### ولہ

حور و نسے محبت ہونہ گلزار سے اخلاص  
یک سو نظر آتے ہیں مجھے شمع و برہمن  
گل کھائے ہیں ایسے غم فرقت میں صنم کے  
جب سے ہوں ترے گیسوئے شہرنگ کا شق  
یارب ہو مجھے احمد مختار سے اخلاص  
تسبیح سے الفت ہی تو زنا سے اخلاص  
ہریش سے الفت ہی تو ہر خا سے اخلاص  
ہو خاطر محزون کو شب تار سے اخلاص

ہو حیر خ بد اندیش کو حجت کئی دنے  
کب اونکو ہو اخلاص و فادارے اخلاص

### غزل عشق

ہی غلط کہتے ہیں دیتی ہو گھٹا توقیر حیر  
لیتا ہی ایمان مسلمانوں نے تو ہندو جان  
ہو اثر میں بے بدل اپنے یہ پرتا حیر حیر  
کیا دورنگی ہو تری یہ ایبت بی پیر حیر

تیر جاتا ہی ترا جس سمت ای ناوک نکلن | کرتے ہیں منہ پھیرنے کی او سطر پنج حرس

گر رہا شہرت پذیر او کا طلائی رنگ عیش  
کیا عجب او کی کرین جو صاحب اکیر حرس

ولہ

آنے جو مرے گھر پہ پڑھے یار سے اخلاص  
برعکس یہ ہو دور زمانہ سے عجب کیا  
سینے سے نہیں آہ جواب کھینچے نکلتی  
ہوں میں جو غمی آبلہ دل کی بدولت  
ہر دم نہیں ملنے کی دلا وصل کی دولت  
سننے ہیں مسحا سے کہ یہ ہوگی دوا خوب  
دکھلائے محسم درو دیوار سے اخلاص  
کرتا ہوں جو تجھ شوخ جفا کا رسے اخلاص  
یہ جہ ہی ہو میان کو تلواریں سے اخلاص  
مچکو ہی انھیں گو ہر شہوار سے اخلاص  
مفسل کا نہیں نبھنے کا زردار سے اخلاص  
گرموت کی ترے بیمار سے اخلاص

آتا ہی مجھے قند مکر کا مزہ عیش  
ہی مچکو جواب یار کی تکرار سے اخلاص

ردیف ضامعہ

غزل نمود

کس کو عالم میں دلا مجھسا بتاؤن بغیرض  
بخت برکت کو اپنے آزماؤن بغیرض  
خوش جواب آتے نہیں ہیں اہل اغراض کو  
بے غرض اوں شاہ ملک حسن پرین ہو فقیر  
میں نہ ہوں دنیا سے بھی جاؤن جاؤن بغیرض  
حرف مطالب اس پریش کو سناؤن بغیرض  
آپ سا کیسے کمانے ڈھونڈ لاؤن بغیرض  
بادشہ بھی گر بلائے تو نجاؤن بغیرض

ہی تماشا جسکی فرقت میں گیا ہوں جانے وہ مسیحا کہہ رہا ہے کیوں جلاؤں بغیر

کر کے خواہش سر پہ کھین مثل تاج اہل جہان  
گر نمود اپنا قدم ہو کر اوٹھاؤں بے غرض

ولہ

دیکھ او سر و خرامان عارض  
خط کی تحریر سے ہی ضاعیان  
خندہ غنچہ لب سے ہیں تیرے  
ہی شب تار میں خورشید عیان  
نگیار شک گلستان عارض  
ہو کوئی پارہ مسترا عارض  
برگ ہاں گل خندان عارض  
زلف میں یا ہونا یا عارض

کیون نہ اوس نہ کالینجا ہو نمود  
دیکھ لے گر مہ کنگان عارض

غزل عاقل

وہ نہ دیکھیں جب میں کیوں پہ جاؤں بغیر  
پھیر لیتے ہیں جو منہ کو میری جانب ہی تو کیوں  
جب حاصل بوسہ رخ ہو سوا دزلت سے  
خانہ آریکے دش ہی جو تیرے نور سے  
جو رعدا بار دربان کیوں اوٹھاؤں بغیر  
قصہ درد دل مضطربناؤں بغیر  
انہی مودی کی پھر کیوں مار کھاؤں بغیر  
شمع کا فوری بجلا پھر کیوں جلاؤں بغیر

دل بہلتا ہی جو عاقل یاد جانائے مدام  
پھر تصور کیلئے خوبون کالائوں بغیر

ولہ

ہی دہن تیر غنچہ تو گلستان عارض  
لعل لب سے ہی ترے رخ دو چندان عارض

کیون نہ پکارے فلک چہرہ روشن ترے	خال شکین ہر ستارہ مہ تابان عارض
عارضی رنگ رخ گل بھی ہوا ہوا کر	روکش لالہ گل ہی تر اجانا عارض
کیون پروانہ سر برم کرین آکے ہجوم	ہی ڈو پیہ میں ترا شمع شبستان عارض

شور پر اوسکا ہی وہ جوش ملاحات عاقل  
ہو گیا ہی شکینی سے نکل ان عارض

### غزل عزیز

کیسے شکین کیون دلوں گاؤں بغیر	آپ کو دام ہلا میں کیون چھپناؤں بغیر
تیر می چشم سر گینج خاک چشمک ہوا سے	دیدہ نرگس سے کیون آنکھیں لڑاؤں بغیر
لو میں سکی ہم جلیں پروانہ ہوا و سکو ذرا	شمع سان جل جل کے پھر کیون سرکٹاؤں بغیر
بیکلی اونکو نہ ہو لی چاک دامن پر مرے	لکڑے ٹکڑے کیون گریبا کج اوڑاؤں بغیر
کب ملا بوسہ ذقن کا گو ہوا دل باؤلا	چاہے میں سکی کوئیں پھر کیون جھکاؤں بغیر
ما تھون ہو جاتے ہیں اوٹے بھاگ کر وہ ہنسے	خود کو کیون پھر پاؤں پر اونکے گراؤں بغیر
وہ تو فرط ناز سے ٹھکراتے بھی اگر نہیں	زیر پا اونکے میں کیون آنکھیں چھپاؤں بغیر
عاشق قامت سے کب لے وہ راہ رست پر	عشق قد میں دل کو کیون لی چڑھاؤں بغیر
بارہ پر رکھا عدو نے مجھے برگشتہ ہوے	خاک پھر تیغ ادا پر جان مٹاؤں بغیر
خواب میں بھی تو نہیں آنے کا وہ کرنے خیال	دیدہ بیدار کو پھر کیون جلاؤں بغیر

جب نہیں تیر نگہ کو اونکے تیر دل عزیز  
کسلے پھر پردہ دل میں چھپاؤں بغیر

<p>             ہو گیا رشک گلستان عارض              ہی ترا شمع شبستان عارض              دیکھے جا کر کوئی انسان عارض              ہی چراغ تہ دامان عارض              ہو گیا خوب سیلماں عارض              دیکھے آئینہ ہی حیران عارض              ہوا کانٹوں سے بیابان عارض              لیکھا دل ترا ایجان عارض              خال ہندوہیں سلماں عارض           </p>	<p>             سرخ ہو لبے دو چندان عارض              زلف مشکین نہیں اوڑتا ہی دھواں              بڑھ کے ہر ماہ سے لاکھوں درجہ              اونکے گھونگٹ سے نہوں کیوں ابھیر              کر لیا سارے جہان کو شخیر              ہو گیا تیرہ صفاے رخ سے              جا بجا خط سیہ نے گھیرا              ہم نہ کہتے تھے کہ پچھتاویگا              برہمن شیخ نہوں دونوں مفتون           </p>
--	--

جب مقابل ہو کہیں اوسکا عزیز  
لائے ایسا مہتابان عارض

### غزل تمیز

<p>             کسلے میں آبرو اپنی گناؤں بغرض              آکھو دام بلا میں کیوں بھینساؤں بغرض              کسلے پھر آپ کو رسوا بناؤں بغرض              سرگذشت اپنی کسی کیوں سناؤں بغرض              وہ نہیں مانگیں کیوں اونکو سناؤں بغرض              جان شیریں کسلے اپنی گناؤں بغرض              کسلے پھر ایسے فتنہ کو جگاؤں بغرض           </p>	<p>             وہ نہیں آتے تو کیوں میں آپ جاؤں بغرض              تیرہ بختی ہو اگر سو دائے زلف یا میں              تم اگر لیلیٰ منش ہو نسل مجنون میں نہیں              عشق میں صدمے سے کیا کیا نہ میں آپکے              روٹھ جانے کی دلا عادت ہی اونکی مبدم              آرزوئے وصل جانان میں مثال کو کہن              وصل میں سو قے ہیں بیداری میں لڑتے ہیں ام           </p>
--	--

بھول بیٹھے ہیں لکھتے ہیں خط کا جو آ سبزہ خط کے تصویر میں بھلا کیا دو سستو بے بلائے بزم میں آکر تری الشعلہ خو مندمل ہونے نہیں تیا ہی قاتل خیم دل	منت قاصد میں اب کیونکر اوٹھاؤں بغرض سجبر طوطے اوڑا کر زہر کھاؤں بغرض شمع سان کیونکر مین اپنا سر کٹاؤں بغرض مرم زنگار پھر کیونکر لگاؤں بغرض
--	---

وصل میں اظہارِ فرقت اب نہیں لازم تمیز  
یا کیون بھولی ہوئی او نکود لاؤں بغرض

### ولہ

ہی زلف پریشان عارض سبزہ خط سے ترے او گرو دیکھ آئینہ کو سکتا ہو جاے گرتی ہو رخسے جبین پر نشان بوسہ لینا ہمیں واجب آیا کفر و اسلام ہی اک صورت میں	یعنی رکھتے ہیں وہ پنہاں عارض ہو گیا رشک گلستان عارض دیکھ سکتے نہیں انسان عارض بن گیا سر و چراغان عارض ہی تر صورت قرآن عارض زلف ہند وہی مسلمان عارض
--	---

خواب میں دیکھو اب تمیز اسے  
تھا جو بیداری میں پنہاں عارض

### غزل اخلاص

یا اتھی دوسرے کیے کام آؤں بغرض جان تیری راہ میں یا رب مٹاؤں بغرض تو اگر زرد سے تو کیا کیا کام دنیا کے کرو	عینِ احت ہو جو بے وعم اوٹھاؤں بغرض مال و دولت ہو اگر ممکن لٹاؤں بغرض چاہ اور تالاب اور مسجد بناؤں بغرض
---	--



<p>اور پیاسو کو بھی مین پانی پلاؤں بغیر  ہر گدا و بینوا ممان بناؤں بغیر  اور جو آشفہ خاطر ہو مہنساؤں بغیر  اور جو کچھ ہو سکے اوکو دلاؤں بغیر</p>	<p>جا بجا ہر راہ پر جاری کروں سلسبیل  ہو وین گوناگون مہیا کے مصلح میں طعم  غمزدون کے دل کو دون تکیوں پر راحت دیم  حق نہ رکھوں میں کسی حقدار کا اسی حق تناس</p>
<p>ہوں اگر اخلاص میں فکر معیشت ہی بری  رات دن یا د خدا میں دل لگاؤں بغیر</p>	
<p>ولہ</p>	
<p>ہو ترا مہر درخشان عارض  پوچھتے گبر و مسلمان عارض  دیکھ لے کر گل خندان عارض  بلے کہ ورت ہی مریدان عارض  غیرت لعل بخشان عارض</p>	<p>نہیں رہنے کا ہیہ پنهان عارض  نہ دکھایا کبھی پردہ سے صنم  مار ہو جائے گلے کا تیرے  آئینہ ہو دل صافی کے لئے  رشتک یا قوت لب رنگین ہیں</p>
<p>دل رنجور ہوا چھپا اخلاص  گر دکھا دے کبھی جانان عارض</p>	
<p>غزل عیش</p>	
<p>صاف و شفاف و درخشان عارض  کیجئے مہ سے نہ پنهان عارض  پھیر دین وہ سوے میدان عارض  اوکا دیکھا جو پریشان عارض</p>	<p>خوب ہو آپ کا ایجان عارض  چشم بدور لگے گی نہ لطف نہ  ہوں صفین زیر و زبر قہر سے گر  ہو گئے دل میں ہزاروں سوراخ</p>

صورت یار نے دیوانہ کیا	لیچلا سوے بیابان عارض
فرحت افزا ہیں ترہ خال زلف	رکتا راحت کے ہر سامان عارض
سرخ ہو کر مین دلاؤن غصہ	ہو مرا تابع فرمان عارض

اون کا بے فیض ہی جو حسن ملیج  
علیش ہو خالی نکلداں عارض

### عزل عاشق

کیون نہ ہووے مرا ایمان عارض	ہو ترا صورت مستر آن عارض
سبزہ خط سے مرید جان عارض	بن گیا رشک خیا بان عارض
ہی عبت آپ کو بوسہ کا ملال	دیکھو آئینہ میں ایمان عارض
روشنی ہی ترے رخی ہر سو	کیا بنا سرو چراغان عارض

دیکھ قدرت کے تماشے عاشق  
ہو گیا رشک گلستان عارض

### ردیٹ طار مہملہ

#### غزل نمود

کی دل نے لاکھ عشوہ دلبر سے احتیاط	پر ہوئی نہ چشم فسونگر سے احتیاط
کیا تازہ خون کیا ہی کسی بیگناہ کا	کیون بد گمان ہی بادہ احمر سے احتیاط
اوس لہجے کا لیاں جسے کھانیکا ذوق	لازم ہی اوس کو قہ مکر سے احتیاط
ساتی بغیر تلخ ہی سب عیش بزم میں	ورنہ ہم اور شیشہ و ساغر سے احتیاط

اوس بزم نازمین لئے جاتے تو ہونود  
دیکھو نہ ہوگی اس دل مضطر سے احتیاط

ولم

کیونکر کمون ہی قول بت سحر فن غلط  
آیا نہ وہ بدل گئے سیارے برج سے  
عالم خزان کا ہوتا ہی اوس گل کھرو برو  
بتلا میں نور کا پس تکفین بن گیا  
نکلا کبھی زبان سے نہ اوسکی سخن غلط  
کیا کیا نہ قول تیرے ہوئے برہن غلط  
او بلبلو ہی وصف بہار چمن غلط  
اب ہمدون ہی مجھ پہ گسان کفن غلط

ہر مدعا کی بات پہ یاد آتا ہی نمود  
کنا کس کا ناز سے ہی یہ سخن غلط

غزل عاقل

کی لاکھ دل نے عشوہ دلبر سے احتیاط  
جز مئی کے چارہ مست خرابات کو نہیں  
شرکانے چل کے تو سوے ابرو چلا ہڈی  
سو نگھی ہی جب سے نکمت کیسو عنبرین  
تاراج اوسکا سب ہو افتد دل صنم  
جو نقش پا ہو خاک نشین کوے یار میں  
صحرا میں کیسا صورت دیوانہ پھر تا ہون  
عالم میں وہ بشر ہی جو مال بشر نہ ہو  
عاقل کہیں سے غیرت شمشاد باغ میں  
مکن نہیں ہی حرف مقدر سے احتیاط  
صوفی کو ہووے بادہ وساغ سے احتیاط  
شمشیر سر پہ لیتا ہی خنجر سے احتیاط  
دل کو ہوئی شسیم گل تر سے احتیاط  
طالب کو تیرے ہی زرو گوہر سے احتیاط  
ہو خاک اب مرے دل مضطر سے احتیاط  
جب ہی اوس پری کو مرے گھر سے احتیاط  
انسان کو چاہیے سخن شر سے احتیاط  
تم کو کیوں ہی سرو و صنوبر سے احتیاط

## ولہ

اقرار تیرا کب نہوا جان من غلط ایدل کبھی نہ آیو باتون میں شوغلی کرتا ہر است باز وئے ہر آن کجروی سرسچھوڑنا طلق تعشق نہیں کمین ہوتا ہی میرے غیرت شمشاد سے ابھی	وعدہ غلط ہی قول غلط ہی سخن غلط اقرار وصل کرتا ہی پیمان شکن غلط چلنے لگا ہی چال بھی چرخ کمن غلط نکلا خیال وصل ترا کوہ کن غلط دعوی قدکشی ترا سرو چمن غلط
---	--

عاقل اوسی کے کوچہ میں ہنوز ندگی بسر  
کیجیو نہ را عشق میں اپنا چسپن غلط

## غزل عزیز

لو سیکھ جائے کوئی شکر سے احتیاط حفظ زبان ضرور ہی ہر حال قائلین عشق تہاں نکر دل نازک خدا کو مان آکر جلادیا شب فرقت نے شعلہ رو ہم میں کہ تیری راہ میں اکھیں کچھ نہیں لڑکے ہزار جھولیوں بھر کر بھر کر میں	کرتے ہیں اپنے عاشق مضطر سے احتیاط انسان کو چاہیے سخن شر سے احتیاط شیشہ کی لوگ کرتے ہیں تپھر سے احتیاط جس دل کی کر رہا تھا میں دن بھر سے احتیاط اور مائے اکپو ہی مرے گھر سے احتیاط دیوانہ کو نہ تیرے ہو تپھر سے احتیاط
---	--

مرد ہوش چشم مست سے کیوں ہو گئے عزیز  
کرتے تھے آپ شیشہ و ساغ سے احتیاط

## ولہ

کیوں نے رخ نے لے کیا ہی چسپن غلط	سب غلط ہی غنی غلط ہی سمن غلط
----------------------------------	------------------------------

کوثر کو سبیل کو آب حیات کو	کر تی ہی یہ لطافت چاہ دقن غلط
تھا بیچ و تاب الفت کیسویں رات بھر	کر تا ہوں بال بھر نہیں ایجان بن غلط
الہ رے سیل اشکے وان تیر ازور شور	بھوپال تال کیا کہ ہین گنگن جمن غلط
تاب کلاہ زر نے تری غیرت مستر	گر دون پہ آفتاب کی کردی کرن غلط

کسکو عزیز اپنی غزل ب سنائیے  
املا غلط ہو آپ غلط ہیں سخن غلط

### غزل تمیز

وہ میں نہیں کہ ہو مجھے دلبر سے احتیاط	کیا غم ہی اذ کو ہو دل مضطر سے احتیاط
اب تو جہان میں کر دے آہی غنی مجھے	معتوق میرا کرتا نہیں زر سے احتیاط
بزم پر یو شان میں وہ بیٹھے تو عیب کیا	کب ہو قمر کو چرخ پہ اختر سے احتیاط
عاشق تو ہو کے ڈرتا ہی قاتل کی ضرب سے	اب رو کے عشق میں نہیں خنجر سے احتیاط
ساتی پیالہ دیتا ہو رک رک کے کیون مجھے	زاہد نہیں کہ ہو مجھے ساغر سے احتیاط
واعظ بتوں کے بوسہ کو کہتے ہیں کفر ہی	کرتے نہیں ہیں کعبہ میں پتھر سے احتیاط

جاتے ہیں سیر باغ کو وہ اس تمیز سے  
تا ہو وے بلبلوں کو گل تر سے احتیاط

### ولہ

وعدہ نکو کر رہا ہی وہ وعدہ شکن غلط	کرتا ہی حزن عیش یہ چرخ کس غلط
اوس بت کا ہی قیام مری دجیم میں	پتھر کی پو جا کرتا ہی وہ برہمن غلط
زلزلہ سب کو دیکھ رہا رشک ماہ بہر	اختر شناس کتا ہے سورج کس غلط

وعدہ کیا ہی ملنے کا اوس گل نے باغین | ہوا اضطرابِ دل سے نہ راہِ گمین غلط

زندون میں اور نہ مرد و نمینِ وقت سی ہو تیز  
یہ جانِ امیرِ قول نہ ایجانِ سن غلط

### غزلِ اخلاص

مکمل نہیں ہی زلفِ معنبر سے احتیاط | ایدل نہ ہوگی اوس بتِ خودِ سر سے احتیاط  
کاہیدہ عشقِ ابرو سے جانان میں یونہی | سرِ مانگ کوئی تو نہ ہو سر سے احتیاط  
مجھ نہ تاوان کو آپ سے اغماضِ ناز ہی | لازم نہیں ہی عاشقِ مضطر سے احتیاط  
ظالم نے اب تو نامہ بھی مسدود کر دیا | قاصدِ کجا او سے ہی کبوتر سے احتیاط  
کیونکر بتوں کو کعبہِ دل میں جگہ ندون | طوفِ حرم میں کب ہوئی پتھر سے احتیاط

مشہور ہو زمانے میں اخلاص آپکا  
کیجئے نہ مجھ سے بے زربے پر سے احتیاط

### ولہ

کرتے ہو میرے قول کو شیریں دہنِ غلط | میں وہ نہیں کہ منہ سے نکالوں سخنِ غلط  
وعدہ وفا کیا نہ کبھی بتنے آج تک | چلتے رہے وفا کے ہمیشہ پسِ غلط  
کس کس کی آرزو نہیں کی بیٹے تجھ بغیر | یاں تک کہ ہو گیا ہی مرا جانِ تنِ غلط  
جبے بسیِ ماغ میں خوشبو سے زلفِ یار | آتی ہی ہوئے مشکِ خطا و ختنِ غلط  
کہتا ہی او کے دل میں ابھی ہی ترا خیال | یارب نہ ہووے یہ سخنِ برہمنِ غلط

کیا دستِ رہنِ حیفِ محبت کے درمیان  
اخلاص بول اوٹھے وہ ابھی سے سخنِ غلط



## غزل عیش

<p>دست تھی کو میرے جو ہر سے احتیاط  یہ چین نہ بیت رار ہو یہ اور کا ہی خوش  دل کو ہی عشق زلف تحیر کا ہی مقام  عبرت کی جا ہی ٹھوکرین کھاتا زمین پہ ہی  جانا ضرور سب کو ہی اگر وز قبر میں  وہ لوگ آپ در پی آزار اپنے ہیں</p>	<p>ہو اوس سے بڑھ کے جھکو تو نگر سے احتیاط  کی ہی جو تھے عاشق مضطر سے احتیاط  مومن کو تو ضرور ہی کافر سے احتیاط  جس سر کو ہی جہان میں اوس سر سے احتیاط  دو رخ میں جائیں جھکو تو اس گھر سے احتیاط  کرتے ہیں جو ہمارے شکر سے احتیاط</p>
---	--

خاک اوس سے جھکو وصل کی سید عیش ہے  
جس حیلہ جو کو ہو ترے بستر سے احتیاط

## ولہ

<p>کس طرح چشم دیدہ کرین مکر و فن غلط  عاشق کی تیرے نقش ہر زیر کفن غلط  کرتی ہی یاد کیوں مجھے اہل وطن غلط  فی الفور ہوو سے رنگ گل یا سحر غلط  سچ کہتے ہو اوٹھاتے یہ رنج و محن غلط  کرتے ہوں کو سجدہ ہیں کیوں بزم غنم غلط  سمجھے تھے آپ کس لیے دل کی جان غلط  کسی مجال ہی جو کرے یہ چمن غلط  مشہور اوس کا ہو گیا دیوانہ پن غلط</p>	<p>کا لون سے جو سنا ہو وہ ہو جان غلط  مردہ نہیں ہی زندہ بے حس ہی دیکھ لے  غزبت میں ہوں عدم میں کتے ہیں ہی دروغ  دیکھے اگر صباحت رخسار صاف یار  حاصل نہ جز ندامت و افسوس کچھ ہوا  اوس سنگ در کو چوین تو حاصل مراد ہو  سینہ پہ ہاتھ رکھکے پھپھو لے اوٹھا چکے  نیرنگیوں کی یار کے جو کھل رہے ہیں گل  لاکھوں میں عیش سائیں ملنے کا ہوا یار</p>
--	--

# ردیف ظار مجہ

## غزل نمود

رہیں گناہ سے دنیا میں تاکجا محفوظ  
کسی کا چلنا قیامت بلا کی لالے گا  
نہیں ہو صفحہ ہستی پر مدعی کوئی  
دہم اخیر ہو وہ آکے خوف کھائیں گے  
بلائے شرک و بدع سے رکھے خدا محفوظ  
اگر تین فتنہ ہشتر سے رکھیا محفوظ  
جو لوح و لہر رکھوں حرف مدعا محفوظ  
رہے اثر سے آئی مری دعا محفوظ

یہ زندگی میں دعا ہو نمود خالق سے  
عذاب قبر سے رکھیو پس فنا محفوظ

## ولہ

لو ہو سے پال بھر دلا سے نالان الحفیظ  
مائل گر یہ ہو ہی ہر چشم گریان الحفیظ  
کچھ دگر کون آج آتا ہی نظر رنگ چمن  
پھر بہار آئی ہو کچھ کہنے لگے زخم جگر  
پھر ہوا وہ فتنہ ہشتر خرامان الحفیظ  
پھر اوٹھایا جا ہتی ہو کوئی طوفان الحفیظ  
کہہ رہی ہیں شاخ گل پر بند لہیان الحفیظ  
پھر جنوں لیجا بیگا سو سے بیابان الحفیظ

جی میں آتا ہو کہ او کو چھوڑ کر چلے نمود  
ہو یہ جنت میں بھی عشق کو سے جانان الحفیظ

## غزل عاقل

رہے کوئی تری چتون سے کیا بھلا منظر  
کھینچے آنکھوں پہ چوہین گے او کو ہم ہر دم  
ترے کرتوتوں سے رکھے سدا خدا محفوظ  
نہ کہہ تو مصحف رخ عیسے دلربا محفوظ

<p>رکھو نگار دہ دل میں تھیں سدا محفوظ  جو ہو گا آنکھ سے میری وہ لقا محفوظ  رہیگی خوشی میرے تری قبا محفوظ  رہے یہ صدہ حبش سے کبھی محفوظ</p>	<p>خوشی سے خاکہ تن میں چلو پھر و آؤ  گزین گے بارش گریہ سے اختر روشن  نہ تڑپے گا دل شوریدہ وقت فرج کبھی  آسی اوکی کس ہر کہ بال ہو کوئی</p>
<p>گناہگار ہوں عاقل نہیں میں غافل ہوں  عذاب قبر سے رکھنا مجھے حسد محفوظ</p>	
<p>ولہ</p>	
<p>جلگیا آہوئے لوسا را بیا بان الحفیظ  لٹ گئے صبر و خرد اسی چشم فستان الحفیظ  الحفیظ اسی جوش سیل چشم گریان الحفیظ  نغمہ زن ہین بلبلین صیاد ناوان الحفیظ  پھر مرے تلوے ہین اور خار مغیلان الحفیظ</p>	<p>الحفیظ اسی سوزش غماے ہجران الحفیظ  کر دیا طرز نگاہ شوق نے بیخود مجھے  زورق گردون کا عالم ہو گیا مثل جاب  بال و پر باقی نہیں اور تنگ میدان قفس  پاؤن وحشت نے نکالے پھر سوئے صحراب</p>
<p>چہین پہلو میں دل مضطرب کو اسی عاقل نہیں  الحفیظ اسی اشتیاق کو سے جانان الحفیظ</p>	
<p>غزل عزیز</p>	
<p>اتنی پیچ سے کاکل کے ہو گلا محفوظ  اثر سے اپنے اتنی رہے دعا محفوظ  رہیگی خوشی میرے تری قبا محفوظ  نہ چھوڑ گوسہ تن میں دل فدائے محفوظ</p>	<p>بلا سے زلف سے دل کو رکھے خدائے محفوظ  کبھی نہ دولت وصل صنم نصیب ہوئی  بوقت فرج تڑپنے کا ذکر کیا تمل  ہدف ہین بھی تو کر تیر سے کسان ابو</p>

کریم زندہ جاوید ہوتے ہیں منعم الہی خیر ابرو سے کٹ پڑے وہ ہاتھ جگر کو بیٹھہ کے روؤں کہ دل کو چپاؤں خدا کے واسطے گردوں نے سروٹھایا ہجوم حسرت و حرمان ہی صورت خانہ دہن وہ غنچہ ہی گل رخ ہی سرفراست اوڑا کے تا قدم یا راو کو پہنچانا سرفدا نی کو کب سے جھکائے بیٹھا ہوں	رہیگی دولت دنیا نہیں سدا محفوظ بلائین لینے سے زلفونکے جور ہا محفوظ رکھیگا کسکو ترانا کو ادا محفوظ رکھیگی تا بہ کراہی آہ شعلہ زام محفوظ رہیگی شمع وحد اپنی اسی صبا محفوظ خزان سے ہو چین یا را پیدا محفوظ نہ رکھنا خاک پس مرگ اسی صبا محفوظ رکھو گے خیر مرگ کان سے تاکجا محفوظ
--	---

سوزنہ ہم بھی غلام در محمد ہیں  
رکھیگا آتش دوزخ سے کبریا محفوظ

### ولہ

احفیظ ای شورش غما سے ہجران الحفیظ پر ترے پر ترے دامن صحرایہ دست جو ہو گیا جسپر اشارہ صاف دو ٹکڑے ہوا ہو کے پانی پہ چلیگا دل کو پہرہ کی چاہ آنکھ جیسے پھر گئی بے وجہ جیسے آپکی سراوٹھا ایسا نہ ہر دم جوش سیل اشک تو آنکھ سے مثل شرراوڑنے لگے نخت جگر ہر غلش عشق مڑو جانکے لئے کیسی مغرور	پھونکے ہی دیتی ہی اتواہ سوزان الحفیظ چاک چاک اپنا ہوا جیب گریبان الحفیظ ابرو سے خمدار ہی یا تیغ بران الحفیظ پھر جھکائیگا کوئین چاہ زرخدان الحفیظ گردش ممت نے دکھلایا بیابان الحفیظ کیا ڈباو گیا جہان کو مثل طوفان الحفیظ خاک کر ڈالے گی اب کیا آہ سوزان الحفیظ ہو گیا دل صورت خار منیلان الحفیظ
--	--

## غزل تمیز

رہیگا عشق کی حالت میں کب لا محفوظ	بلا میں پڑ کے رہا کون ہی تھا محفوظ
عزیز سرمہ نہیں ہی نہ میری آنکھوں میں	کہ جیسے رکھتا ہوں میں اونکی خاک پا محفوظ
وہ زاہد ہوں کہ دم فوج بھی نہ تڑپوں گا	رہیگی خوشی میرے تری قب محفوظ
سپند ہی یہ نہیں حال آتشیں زخیر	نگاہ بد سے رہیگا تو دل رہا محفوظ

رہے ہی صورت ناقوس ل مارا لان  
تمیز عشق بتائے رکھے خدا محفوظ

## ولہ

جوش پر پھول ہوا ہی چشم گریاں محفوظ	پھر اوٹھا پا ہی مرے اشکوں نے طوفان محفوظ
خوف میں ہی خرمین جان پر نہ یاں بکلی گرے	اونکے ہنسنے میں ہی وان برق خشتان محفوظ
زار محکوش کمر غم نے نہایت کر دیا	پھر دکھاتی ہیں اب آنکھیں فوج شرکان محفوظ
آرزوئے قتل ہی محکوبان خالی نہیں	نقشبے عاشقان کے جانان محفوظ
پھر بڑھی میری غم دوری میں اب یوانگی	میں ہوں اور پائے جنون ہی اور بیا بیاں محفوظ

صد مہ غمہاے فرقت یاد کرتے ہو تمیز  
بعد مدت اب ہوا ہی وصل جانان محفوظ

## غزل اخلاص

ہوئی ہی اب سر انگشت جو خام محفوظ	اشارہ قتل کا رکھتے ہو دل رہا محفوظ
ہوا ہوں بھر میں اک گل کے خار کی مانند	رہیں کیوں مری صحبت سے آشنا محفوظ
ہمارے روز بزل میں تمھاری صورت	ملا ہی خوب ہی کیا ہکورا سنا محفوظ

نہ توڑ شیشہ دل کو تو میرے اسی صیاد ہو اجنباب او بھین بعد مرگ بھی اتک وہ اپنے فضل سے چاہے جسے امان بخشے	فلک نہ ٹوٹ پڑے تجھ پر جفا محفوظ کہ میری خاک سے رکھتے ہیں اپنے پا محفوظ کہ دانہ رکھتی ہیں دانوں میں آسیا محفوظ
--	---

نکر تو گردش دوران کا رخ ای اخلص  
کہ زیر چرخ ہیں لاکھوں شکستہ پا محفوظ

### غزل عیش

ایک عرصہ میں ہونگا غم کا مہمان الحفیظ آسمان کا فی زمین کا میں تو ہوں خدین کا کیا کمون گہرا گیا و سواس نفسانی سے میں عشق کے بگڑے سنور سکتے نہیں تا دیکھے ہو گیا ہر کیا ہمارا حال اب تر گوش زد اس میں کیونکر نہ ہو وہ جس چمک کا گل ہونے	خانہ تن روح کو میرے ہر زندان الحفیظ ہیں عدو دانا مرے اور دوست نا دان الحفیظ بی طرح او بچھے ہیں یہ خار نیلاں الحفیظ قیس کو تو وحشت افزا تھا وبتان الحفیظ بیشتر جو آجکل ہی ورد جاناں الحفیظ جائے نغمہ پڑھتے ہیں وہاں مرغ خوشحال الحفیظ
--	---

راہرو کیونکر نہ مانگے عیش اونے اب پناہ  
چلتے ہیں وہ تو شکل تیغ عریان الحفیظ

### غزل عاشق

رہو گے صبر سے میرے نہ کوئی جا محفوظ ہو امین حیف نہ رفتار یار سے پا مال قصور کیا ہے جو ہم بھینس کے چھٹ گے صیاد ہم اپنے رخ و نصیب کو بھول تجا ہیں	رکھی تکی کو مگر مان مری دعا محفوظ قلق یہ ہے مجھے کیوں اوس سے میں پا محفوظ معاف کیجئے بس اب رکھے خدا محفوظ جو دیکھتے ہیں بھینس تم ہو مر جا محفوظ
--	--



نچھوڑا ناوک قاتل نہیان بھی آخر کار وہ قتل کر کے مرا خون چھپائے بیٹھے مین ہماری جانیہ اندھیر ہی بلا پہ بلا ہزار شکر ہوا داغ خون گریبان گیر	رہا تھا سینہ میں چھپ کر بہت دلا محفوظ یہ اونکا راز نہ ہفتہ رکھے حسد محفوظ مختاری زلف دو تاسے رکھے خد محفوظ رہیگا دامن قاتل بھی تاکجا محفوظ
--	---

دعا ئے بد سے جو عاشق کی خوار ہو کوئی  
رہے وہ آفت دنیا سے کب بھلا محفوظ

## ردیف عین مملہ

### غزل نمود

بزم میں مہل ہو یوں اب پیش رو یا شمع گر نہیں سوز دل پروانہ اسکو بزم میں بات جب نکلی زبانی سے پھول سے جھڑنے لگے کیون چلے سوز نہان سے رات بھر اعیب	رو برو خورشید کے جھڑجھوکا شمع آشکمائے آتشین سے کیون ہو آتش شمع بنگیا وہ شمع و گویا دم گفتار شمع اوس گل خسار پر کھائے نہ ہو گرفتار شمع
--	--

صورت عشاق پروانے جلو میں ہوں ام  
گر نمود اوس شمع کو کی سیکھ لے رفتار شمع

### ولہ

اسکو ہی ایسی شان معظّم کی اطلاع ہر شب کسی مسیح کی فرقت میں دی مجھے ہو اسخیا کا نام بخیلون سے دہرین	ابلیس کو ہو رتبہ آدم کی اطلاع پاس ادب نے روزہ مریم کی اطلاع کی بخل نے سخاوت حسام کی اطلاع
--	---

روتا ہوں ایک غیرت گلشن کے سامنے گویا کہ گل کو کرتا ہوں شبنم کی اطلاع

کب ہی سچ کو خبر اتست کی اسی نمود  
ختم رسل کو ہوتی ہی ہر دم کی اطلاع

### غزل عاقل

لوٹتا ہی کیوں نہیں آنسو کا میرے تار شمع ہو گیا کس شعلہ فکے عشق کا آزار شمع  
حسن آتش رنگ سے ساکت ہیں اہل انجمن بزم میں ہو خاک تجسے شمع و دو چار شمع  
عارض و گیسو کو تیرے دیکھ شب کہتی تھی تم زلف شکنیں ہو دہوان اور کا تو خور شمع  
تیرے آگے بزم میں جل جل کے سوز رشک جلتے جلتے تھر تھراتی تھی عجب ہر بار شمع

انجمن میں شب کو تھا عاقل و عکس رویار  
دیکھ کر کہتے تھے جسکو دیکھ کر ہر بار - شمع

### ولہ

قاصدا و نجن بھی چاہیے ہر دم کی اطلاع دیتی ہر چشم تر دل پر غم کی اطلاع  
دے تو ہی اسی صبا مجھے ہر دم کی اطلاع میں جان بلب ہوں چاہیے دم دم کی اطلاع  
گرتے ہیں اشک یا در رخ رشک مہرین ہو خاک آفتاب کو شبنم کی اطلاع  
گہڑے جو پیچ و خم میں سینبل کے باغ میں دی کیا صبا نے کاکل برہم کی اطلاع  
کیونکر نہ چل دیں مردم آبی سے تیلیان دے کون او کو دیدہ پر غم کی اطلاع  
کیجے کبھی تو دولت مقدم سے کامیاب تکوین میں ہی ہست حاتم کی اطلاع

عاقل پھڑک پھڑک کے قفس میں ہر گم  
ہو کیسے گل کو بیل ہر دم کی اطلاع

## غزل غزیز

سوز پر دانہ چپکے کانپے ہو کیوں یا شمع	کیا زبان رکھتی نہیں ہولایق گفتار شمع
اوٹھ گیا ہوا اسکے رشتہ افتا لسنے نقاب	توڑتی پھر کیوں نہیں آنسو کا اپنے تاشمع
کس بت پرین نے اگر بزم میں رکھا قدم	تار بائے اشک پہنچے جوڑتا رشتہ
منہ چھپالے دامن پروانہ میں غربت سے وہ	دخل کیا ہی شعلہ رو سے میرے ہود و چاشمع
شعلہ وحشت وہ بچو کے دیکھے اس بت کو اگر	جلد سے اک پاؤں سے سوے کوچہ بازار شمع
گرمی تقریر سے تیری کٹی اوسکی زبان	چپکے چپکے جلتی ہو رو کے کیا ہوا رشتہ
ہی بجای شعلہ رو تجھ کو کہوں گر بزم میں	زلف مشکین تو دھوان ہو اور ہوا خسار شمع

بزم میں ہی تارا شکون کا سلسلہ ای غزیز  
رکھتی ہی سوداے گیسو کا گلازار شمع

## ولہ

ہی سب کو میرے دیدہ پر غم کی اطلاع	کس کو نہیں ہو اس دل پر غم کی اطلاع
پر توڑ پڑے جو آئینہ دل میں یار کا	گھر بیٹھے ہو حقیقت عالم کی اطلاع
آخر کو مر گیا ترا بسجمل پلک کے سر	تجھ کو ہی خاک عاشق بنے دم کی اطلاع
پتھر سے سر کو بھوڑ لیں سب حشیاں عشق	ہو جائے گر کہیں بت اظلم کی اطلاع
دنیا سے جو گئے نہیں معلوم کیا ہوے	کس کو ہو ہی سکندرو حاتم کی اطلاع

اشکون کے ساتھ دل بھی مرا بہ گیا غزیز  
پہلو میں وہ کھٹک ہی نہ ہر دم کی اطلاع

## غزل متینہ

دیکھ لے تیرا جو روئے غیرت گلزار شمع	پردہ فانوس میں ہو جائے گل یا شمع
لغ گفتار ہو کب بے دامنی یا رکی	گو زبان کہتی ہو پر کرتی نہیں گفتار شمع
صورت پروانہ دل جلتا ہو سیرا رشک سے	رات کو کرتی ہو ایجان جو ترا دیدار شمع
بزم میں اوس شعلہ رو کی ہو کیو کیا فروغ	ایک پاؤں کھڑی تھی ہو ان لاچار شمع

شوق میں دیدار کے اوس ماہر کے ای تمیز  
مثل اختر بزم میں تھی رات بھر دیدار شمع

### ولہ

بتیابی اور یاس کی اور غم کی اطلاع	قاصد تو دیکھو مرے دم دم کی اطلاع
درد جگر کا ذکر ہمارے کمان نہیں ہٹا	کسو نہیں ہو اس ل پر غم کی اطلاع
ہوا آسمان پہ شرم سے پانی دل سحاب	گو ہمارے دیدہ پر غم کی اطلاع
غیرت سے ماہ لو کی پڑا ہو کر میں بل	ہوا و سکو تیرے ابرو پر غم کی اطلاع

کرتے ہیں ضد سے جہنم خوشی کا وہ ای تمیز  
ہوتی ہو او کو جب مرے ماتم کی اطلاع

### غزل خلاص

یار کا منہ دیکھتی ہو بزم میں ہر بار شمع	واسے حسرت میں نہ بھولوں اور کرے دیدار شمع
بے ادب ہو کر زبان بنگلے کمان تقدیر	کاٹ لے گلگیر جو بولے کبھی اکبار شمع
میری بتیابی شب فرقت میں گریہ دیکھ لے	غیر ممکن ہو کہ توڑے آنسوؤں کی تار شمع
ہو یقین ہو جائے بخود زار ہو کر بزم میں	دیکھ لے گرا اوس صنم کی زکس بیمار شمع
ہو ہجوم غم سے دل خلاص فانوس خیال	ہو رخ پر نور جانان کی مجھے درکار شمع

باد صبا تو دیو بخیر دم دم کی اطلاع	ولہ اوسکو نہیں مرے دل پر غم کی اطلاع
جنت سمجھ کئے ور کیا محب کو یا رنے	کوچہ سے اپنے جب ہوئی آدم کی اطلاع
شبہم کے قطرے زگس بیا زمین جو ہون	دے اونکو میرے دیدہ پر غم کی اطلاع

بے مہری بتان سکے اخلاص غمزدہ

دیتی ہی چشم تر مجھے ہر دم کی اطلاع

### غزل عیش

سبز ہو روشن کرے گر عکس رخسار شمع	تو بنا دے ساری محفل کو ابھی گلزار شمع
یہ مری ناز کی خیالی ہو غلط فہمی نہیں	کر مک شب تاب کو سمجھا ہون میں پردار شمع
خندہ دندان نما سے اونکے شرماتی رہی	کیا ہوا ہنس ہنس کے گر جلتی رہی ہر بار شمع
کم ہو کیا کچھ روشنی طبع کا میری فروغ	مجھ کو کیا حاجت بھلا ہو کسلے درکار شمع
ایک میں اور دوسرے تم تیسرا کوئی نہو	لطف ہو گر آج شب بھلو دیوین روشن چار شمع
نور ایمان ظلمت عصیان چایان غالب ہوا	شکر ہی جو بجھتے بجھتے ہو گئی ہتیار شمع
نرسک تھا جلنے پر پروا تو نیکے ہجر پار میں	اسلے رکھو ادی اوٹھوا کر پس دیوار شمع

فائدہ بے کھٹکے اونسے ہی جو میں روشنی میر

دیکھ لوائے عیش دیتی ہو گل بیجار شمع

### غزل عاشق

سر کشادے نرم میں گرا پنا سو سو بار شمع	کب مقابل ہو ترے پروانہ کے امی یا شمع
ہر گل تر باغ میں بن تیرے مجھ کو داغ ہو	ہو ہر اک محفل میں فرقت سے بزرگ داغ شمع
دفن دل کے ساتھ ہو اک سو روشن کا خیال	ہو سر مدفن مرے روشن ناب زہنا ر شمع

روتے روتے صبح تک عاشق کیسے عشق میں  
ہو گئی گھل گھل کے جو تیری طرح سے زارِ شمع

## ردیف غنیمت مجرم

غزل نمود

کیون نہ ہو بالائے افلاک اپنے شیون کا دماغ  
بید ماعی ہو یہ بازی گدین اوس مہ پاو کی  
عش پر رہتا ہو اوس محبوب پر فن کا دماغ  
ہیرو زاکت سے نسیم صبح بھی بادِ سہوم  
ای صبا نازک ہو کیا اوس شوخ پر فن کا دماغ  
بید ماعی سے اگر وہ ترک ہوتا ہو سوار  
گرد آسا پھر نہیں ملتا ہو تو سن کا دماغ

کس سبب نے سر بالین قدم رکھا نمود  
چرخ چارم پر چڑھا ہو میرے فن کا دماغ

ولہ

اور کیا چاہیے اب اوبت بے پیروغ  
داغ دل چمکا مراد کے رخ تابانے  
رکھتی ہو سارے جان میں تری تصویر فروغ  
صورت تیر شہاب اب یہ نظر آتا ہے  
ماہ کو مہر کی دینے لگی تنویرِ نسروغ  
ہو موقع بھی مقابل تو نپا نیگی صنم  
ایسا رکھتا ہو مرا نا لہ شکیں نسروغ  
تیری تصویر کے آگے کوئی تصویر فروغ

واصف اوس رشک سبھا کا ہون پکڑی نمود  
نطق عیسیٰ کی طرح اب مری تقریرِ نسروغ

عزل عاقل



آفتاب پہنچا ہوا بتواونکے جون کا دماغ لٹ گئی اقلیم دل سے جب متاع صبر بہ لائی ہو جسے شمیم گیسوے مشکین یار جھولیاں بھر کھر کے لائی جب ڈھونڈ لے	گھٹ گیا جس کے کبیراہ روشن کا دماغ بڑھ گیا کیا کیا ہو ترک چشم پر فن کا دماغ ای صبا فرست ہو وہ اپنا ہی اک من کا دماغ جیب گل سے بڑھ گیا ہی اپنے دامن کا دماغ
--	--

دیکھنا عاقل زمانے کی بھی خوبی اندون  
پیر گردون سا ہوا ہر ایک کو دن کا دماغ

ولہ

بڑھ کے رکھتی تھی ماہ سے تنویر فروغ وصل دلبر کے لئے فکر سا ہی سچ ہوئی اونگلیاں اوٹھنے لگی ہیں جسم ابرو کی طرت شمع جل جل کے کٹا لگی زبان کو اپنی	اور کیا چاہیے اب ادب بے پیر فروغ سچ ہو رکھتی نہیں تقدیر یہ تدبیر فروغ لیکھی تیغ ہلالی پہ شمشیر فروغ جب دکھایا گامتھارا لب تفسیر فروغ
---	---

اونکی مرثگان و خم ابرو سے عاقل بڑھ کر  
تیغ چمکے گی بنایا کوئی تیر فروغ

غزل عزیز

آج کل ہو چرخیر اوس ماہ روشن کا دماغ بوے گل سے ہیں پریشان مثل سنبل باغ میں کیون مانگے دل پناہیں بگڑی ہتی غصہ سیر دیدار سے بھی ہونے نہیں دیتے کبھی سور و الزام ہیں کیا الفت گیسو سے یار	خاک ہو مجھے خاکسار چاک دامن کا دماغ ای صبا نازک ہی کیا اوس رشک گلشن کا دماغ زلف کی صورت ہو برہم چشم پر فن کا دماغ مجھ سے اب اوٹھتا نہیں وہ سینکڑوں گل دماغ ہم سے کیون بگڑا ہوا ہر دست و دشمن کا دماغ
---	--

کھب گیا ہر دل میں اپنے کیا وہ جن لہریں	جھولتا ہے عرش میں اب تیرے جو بک دماغ
سخت بائیں اونکی کب تک تو سنے گا اے عزیز	
کیا بلا تیرا ہے کوئی سنگ آہن کا دماغ	

## ولہ

مہر و مہ سے نہیں پاتا فلک پیر سرور	رکھتی ہے ماہ سے بڑھ کر تری تصویر فروغ
ہو گئے سکتے میں کیا مانی و ہنراد وہیں	وہ خداداد رکھے ہے تری تصویر فروغ
کاٹے گو خنجر گلگیر زبان تک اوسکی	شمع رکھتی ہے بڑھ کر تری تصویر فروغ
چمکا آئینہ سادل عکس کے پڑتے اوسکے	وہ تری رکھتی ہے یہ چاندی تصویر فروغ
کسا چمکا ہنسن مثل ضیائے خورشید	ہند میں رکھتی ہے سب غول میر فروغ

وصف لکھے ہیں رخ رشک قر کے جو عزیز	
رکھتی ہے ماہ سے افزون مری تحریر فروغ	

## غزل تمیز

چڑھ گیا اب تو فلک پر شوخ بدظن کا دماغ	ہم سے اٹھتا ہے جسکی جہنم پر فن کا دماغ
گر مسی مالیدہ لب دیکھے ترا ای رشک گل	پھر نہ ہو گلزار میں تا حشر سوسن کا دماغ
کشور دل لگیا اپنا غنیمت ہی یہی پڑ	بڑھ گیا راہ محبت میں جو رہن کا دماغ
آشنا ہوں بحر الفت میں کسی بیگانہ کا	دوست ہوں اوسکا میں جو رکھتا ہے دشمن کا دماغ
یاسدا ہوتے تھے اونکی نرم میں ہم باریاب	یا اٹھاتے ہیں ہمیں دیوار و روز کا دماغ

شبہ اوس کہ کے سسی مالیدہ لب کا ہی تمیز	
کیون نہ بالائے فلک چڑھ جائے سوسن کا دماغ	

ولہ

نہر سان رکھتا ہو رو سے بت بڑی فروغ	پاؤ سے عالم میں کیوں عاشق دگیر فروغ
دیکھے جگنو جو کبھی تیز گی فرقت میں	میں یہ سمجھا ہو ترانا لہ شبگیر فروغ
صید ہونے کی مٹنا ہو مجھے صید سنگن	کہ ترے تیر سے پائے دل نخبیر فروغ
سرخروئی تری قاتل مجھے منظور ہو اب	سر مرا کاٹ لے پائے تری شمشیر فروغ

باتیں کرنے کا تمیز آپ نے سیکھا کہ  
ہر کلمہ سے جو پائے لگی تقریر فروغ

غزل خلاص

کیا ملے اوس شہسوار ناوک انگلی کا دماغ	برق تابان بھی نہ پاوے جسکے تو سن دماغ
خارا تاہی نظر ہر ایک گل اوس یار بن	درد فرقت میں نہیں ہو سیر گلشن کا دماغ
سر جھکا دیتے ہیں اوسکے روبرو اہل ہنر	تب بھی تو ملتا نہیں اوس لہن پرنک دماغ

صاف ہوتا ہو مکدر ہر گھڑی خلاص  
راستہ پر آئے یار بچرخ بطن کا دماغ

ولہ

کیا زبان رکھتی ہو تیری دم تقریر فروغ	کہ نہیں رکھتے ہیں یوں جو ہر شمشیر فروغ
کیا عجب بام پہ تو جہلوہ نما ہو تو صنم	ماہ دو ہفتہ کا کھودے تری تنویر فروغ
صفحہ دہر کے جتنے ہیں مرقع اون میں	سبے رکھتی ہو زیادہ تری تصویر فروغ
قتل پر ہاتھ جو قاتل نے اوٹھایا اپنا	سر تسلیم نے پایا نہ شمشیر فروغ
اوٹکا بندہ ہو گنہگار خطا وارا خلاص	لطف سے رکھتی ہی جسکے مری تقصیر فروغ

## غزل عاشق

منشکر ہمارے شوخ پر فک دماغ	نکمت گل بن گیا اوس فک گلشن کا دماغ
باغ میں تمنے مسمی مالیدہ لب دکھلا دئے	آسمان پر چڑھ گیا نہی دیکھو سوسن کا دماغ
ہمنے کافر جانکر اوسکو جو سجدہ کر لیا	اسیئے ملتا نہیں طفل برہمن کا دماغ
وصل پر راضی وہ نادان اتک ہو نہیں	اب کہاں سے ڈھونڈ لاؤں میں لڑکپن کا دماغ

یار کم سن کیا ملا عاشق کو باز گاہ میں  
پیر گردون سا بنا ہر ایک کو دل کا دماغ

## ردیف الفنا

## غزل نمود

آنا ہوا جو عالم ایجاد کی طرف	دیکھا کیا میں حسن خداداد کی طرف
وہ تشنہ کام ہوں کہ میں تکتا ہوں وقت ذبح	حسرت سے آب خنجر جلا د کی طرف
نازک وہ اسقدر ہیں جو چھو لیں جناب کو	جائے گمان بیضیہ فولاد کی طرف
وحشت میں کتا ہوں میں ہر اک گرد باد کو	جاتے ہیں اپنے خانہ برباد کی طرف
کیا زمزمہ سراقفس تن میں ہی بیان	اومرغ روح جاتا ہویا د کی طرف
پہلے ہی مجھے عشق نے اکڑلائے ہاتھ	رکھا قدم جو عالم ایجاد کی طرف
برق نگہ سے خاک وہ اکسیر کے بنے	دیکھے اگر وہ بیضیہ فولاد کی طرف
دیکھا کئے مدام وہ موجد کی شان کو	بنا جو آئے عالم ایجاد کی طرف
وہ سخت جان ہوں کہ اسیر ہی کی واسطے	جلا داشارہ کرتا ہویا د کی طرف

علم اسکا باغبان حقیقی کو ہی ملو د  
کب سے ہم آہے عالم ایجا د کیطرت

ولہ

<p>دل جیسے ہو گیا ہی مرا مبتلائے زلف گر آئینہ وہ سامنے رکھ کر بنائے زلف اسلام کا ہی بندہ ہر اک شیخ و برہمن نغمہ گین نہ ہو جو عشق میں ادسے فنا ہوا مانند مہر تار شعاعی بنیں جو ہوں طول اسکا کیا صنم ہی درازی حیات کی قربان ہو نیکو دل صد چاک ہے مرا اختر شناس کو نہ گمان کسوف ہو کا کل ہو شمع کی نگہ اہل بزم میں</p>	<p>ساتھ آہ کے نکلتا ہی ہر دم کہ ہائے زلف اعجاز حسن اہل طلب کو دکھائے زلف کہتے ہیں بت جہان کے تجو خدائے زلف ای دل لحد میں حشر تک ہی قیائے زلف تار تیش اب ترے رخسار بجائے زلف ڈھونڈے جو خضر بھی نہ ملے انتہائے زلف لیتا ہی شانہ بن کے کیسی بلائے زلف اور شک مہر چاند سے منہ پر نہ آئے زلف وہ شعلہ رو جو ناز سے اوپر اٹھائے زلف</p>
---	--

اسلام و کفر دونوں میں تو ام یہاں ملو د  
دل مبتلائے رخ تو جگر ہی فدائے زلف

غزل عاقل

<p>دام افگنی ہی کیون دل ناشاد کی طرت سارا جہان ہی گو ستم ایجا د کی طرت کھینچے ہی قید طالع بیل کی باغبان اللہ سے جذب عشق صنم بل بے وقوف</p>	<p>خود آپ کچھ رہا ہی تری یا د کیطرت الطاف کبریا دل ناشاد کیطرت گلچین شاہ کراہی صیا د کی طرت جھکتا ہی خود جو سر مرا جلا د کی طرت</p>
--	---

کھنچی شبیہ یا رک نقشہ جا دیا تعلیم کے لئے ہوا اک پاؤں سے کھڑا قری حین میں گر قدر عنا کو دیکھ لے نشر بھی چھٹ کے ہاتھ سے اوگر اڑوین لہر شوق قتل کہ مقتل میں دیکھنا پابند زلف ہوں نہیں حاجت ہر طوق کی	سارا جہان ہوا ندون ہزار کی طرف وہ سرو قد جو آگیش شمشاد کی طرف دیکھے نہ حشر تک کبھی شمشاد کی طرف وحشی نے تیرے دیکھا جو فساد کی طرف جاتا ہوں دوڑ دوڑ کے جلا د کی طرف کیجے اشارہ آپ نہ صداد کی طرف
---	--

عاقل کو خوے صبر نہ دے کسلے فلک  
ماہل ہو او کی طبع جو بیدار کی طرف

ولہ

دل اپنا ہو گیا ہی غضب بتائے زلف شانو نیہ گروہ شوخی سے لشک کے آئے زلف سرگوشی کر رہی ہی قتل عاشقان آنکھوں میں اپنی ہو گیا اندھیر نہ جان ابرو نے سینہ چاک تو پہلے ہی کر دیا پھانسی ملیگی چین و خست میں تیار میں پھانسا ہوا دل کو دین کی ہر فکر میں لگی	نکلیں گاد م بھی کہتا ہوا مائے ہائے زلف اترا کے لاکھ جلوہ پر ہی کے دکھ زلف بائیں بناتی آنکھوں میں ہو وہ بلا زلف آنظر نہیں مجھے کچھ بھی سوئے زلف کیا جانے دیکھئے کہ ہو کیا مدعائے زلف بوسہ لیا ہی ہم نے یہ کی ہر خطا زلف کافر یہی بیچ سے نہ بلا سر پہ لائے زلف
---	--

عاقل جو تجکو آٹھ پہر اسکا ہی خیال  
سوٹاں وح جان حزمین ہونہ جا زلف

غزل عزیز



<p>گھپین اشارے کرتا ہی صیاد کی طرف  اٹھتی ہیں اونگھیاں مگر جلا د کی طرف  قری گھسے جا پڑے شمشاد کی طرف  اللہ ہی تیرے حسن خدا داد کی طرف  ہاتھ اونٹکا اوٹھا خنجر فولا د کی طرف  بھولیسے اک نظر تو مری یاد کی طرف  دل اوڑ گئے ہزاروں پر نیراد کی طرف</p>	<p>آئی قضا ہو بیل ناشاد کی طرف  مقتل میں گیا کہین ابرو چڑھا کے وہ  صیاد و جوش عشق دم فوج دیکھ لے  دھچکم بد سے کیا ہو اٹھا د کلاب رخ  بے اختیار بوسہ ابرو جو لیلیا  بھولا ہوں دو جہان کو فقط تیرا دھیان ہو  آتے ہی دلربا کے غضب کی ہوا چلی</p>
---	---

آفت میں پڑ گیا دل دشمن سے امی عزیز  
پہلو سے پھر چلا ستم ایجا د کی طرف

ولہ

<p>دل کو نہ میرے بیٹھے بٹھائے تاسخ زلف  بن بن کے لاکھ روز کے جو بن دکھا زلف  اب آہ سے کیسی نہیں مار کھائے زلف  زنجیر سے بند ہوں کہ ہوں آتش زلف  بیمار اپنے پاس رکھی ہو عصائے زلف  سودا یونکے دل پہ بھی نقشہ جائے زلف  گھر سے اورادوں دے جو ہو متا زلف  افعی سے کم نہیں کبھی ایدل فائز زلف  لکھوں جو خط شوق میں کچھ ماجرا زلف</p>	<p>سودا زدہ ہوں کوئی بلا پھر نہ لگا زلف  پھنسنے کا بیج میں دل دیوانہ اب نہیں  سر کیا چڑھی پھنساتی ہو عالم کو دامین  ابرو کا میں شہید نہ شیدا ہوں غال کا  اوڑ کر ہوا سے آئے نہ وہ چشم یار بہر  سنبل کے تار تار تو گلشن میں کر دیے  دم بھر میں توڑ دوں ابھی الفت کا سلسلہ  پالے ہو کس اُمید پہ کالے کو ماتھہ میں  ہر دائرہ ہو حلقہ زنجیر پائے حرف</p>
--	---

بو سہ لیا جو مینے تو برہم نہ ہو سہیے	طرہ ہی بگڑیں آپ تو اور نہ بنائے زلف
مارا ہی مجکو دونوں نے سر کی قسم سے	میں واسے چشم کھتا ہوں دل مائی بالیہ

عالم ہی موج آہ میں زنجیر کا عزیز  
پوچھے تو کوئی دل سحرے ماجرا زلف

### غزل تیسر

سارا جہان ہی اوس ستم ایجاد کی طرف	اک غم ہی بیان فقط دل ناشاد کی طرف
ای گلبدن ترا قدر عنا جو دیکھ لے	قمری نہ جائے باغ میں شاد کی طرف
اللہ کشوق قتل کہ قتل میں دمدم	خون دوڑتا ہی خنجر جلا د کی طرف
سودا ہی اور نہ خط نہ دیوانگی مجھے	ماکل یہ دل ہی ایک پرزاد کی طرف
رسوا کیا یہی الفت گسیوے یار نے	خو دلچلا جنون مجھے حداد کی طرف
اس مرغ دل کا شوق اسیری تو دکھینا	اوڑ کر چلا ہی خانہ صیاد کی کی طرف

جب سے تیر بلبل بے خانمان ہوئیں  
گلچین اشارہ کرتا ہویا د کی طرف

### ولہ

تازہ بلا نہ کوئی مرے سر پہ لائے زلف	ہو جاے دل نہ اپنا کمین متبلائے زلف
روشن شب محاق بھی ہو جاے وصل میں	خسایسے وہ ماہ جوانی ہٹائی زلف
او بچا ہی آپ گسیوے مشکین کے پیچ میں	دل کا قصور ہی یہ نہیں ہی خطائے زلف
بعد فنا کو گے نہ پاؤ گے جب مجھے	وہ کیا ہو کہ تھا جو مرا آشنائے زلف
پتھر سے مارا کے سر پھوڑ دون ابھی	مکھو شب فراغ میں جو یاد آئی زلف

سودائی اونکے گئیوں نے عالم کو کر دیا  
آہو کی طرح مجھ کو نہ وحشی بنائے زلف  
وحشت میں کہہ رہا ہوں ظلام کو دیکھ کر  
دریائے حسن میں نہ کہیں ڈوب جائے زلف

کاکل کا بل نہ جائیگا تجھے کبھی تمیز  
گو عمر بھر کر گیا تو دل سے نٹائی زلف

### غزل اخلاص

خاطر کو راہ دیتے ہو بیدار کی طرف  
دیکھو کبھی تو اس دل ناشاد کی طرف  
جوش جنون نے ساتھ دیا میرا بعد قتل  
اوڑتی ہی خاک کو بچہ بھلا کی طرف  
کلامری زبانی نہ گو شکوہ فلک  
اٹھتی ہیں اونگلیاں اسی بیدار کی طرف  
گلزار میں جو اس قدموز کو دیکھ پکا  
نگر گس اٹھائے آنکھ نہ شمشاد کی طرف  
تین جھائے یار کا ممنون کیون نہوں  
سب سر بکھینیں ستم ایجا کی طرف  
زنجیر زلف یا رکا دیو انہ جانکر  
اجباب لے چلے مجھے حداد کی طرف  
تصویر یار گم ہوئی قاصد کے ہاتھ سے  
خط بھیجتا ہوں مانی و ہزار کی طرف  
سایہ سائیرے اس دل وحشی پہ پڑ گیا  
مائل ہی جب سے ایک پر زاد کی طرف  
مژگان یار کا تھا جنون میں مجھے خیال  
اٹھانہ ہاتھ نہ شتر قضا کی طرف  
حسرت ہو ایک وار کی مجھ نہ بجان کو اور  
گردن جھکی ہو خنجر جلا کی طرف  
دل سا عزیز مجھے جدا تنہ کر لیا  
آؤ کبھی تو حسنا نہ برباد کی طرف  
شاید کہ قید زلف سے کہتے ہوا ہا  
اچھا تو ہی خدا ہی اس آراد کی طرف

رکھتا ہوں پاؤں خاک پہ اخلاص شرم ہی  
جب دیکھتا ہوں اپنی مین بنیاد کی طرف

## ولہ

خون جگر پیو جو ہوے بتلائے زلف	اس ماجرا کو غم کو سنئے ہو بلائے زلف
بستی کو چھوڑو ادنیٰ حشت میں گھر گیا	کیا دل کو ملگئی ہو مرے کیمیا کے زلف
اوس رخ کا صفت گرین لکھون صبح ہنود	ہو جائے رات میں جو کمون ماجرا زلف
کھائے وہ پتیا ب تصور میں رات بھر	دیکھے جو ایک بار ترے پچھائے زلف
پچھانسی لگائے شوق سے اپنی گلیمیں آپ	عاشق کو ناز ہی جو کبھی تو دکھائے زلف
منہ کو چھپائے شرم سے بدلی میں آفتاب	رخسار سے جو اپنے کبھی تو ہٹائے زلف

چھونا تو کیا سو گھائی نہ او سنئے شیم زلف  
اخلاص سے ملے وہ کہیں پار سا زلف

## عزل عیش

پھر جاتے ہیں جو داد سے بیداد کی طرف	جاتے ہیں سرکٹانے وہ جلا د کی طرف
کیا کام ہی جو کو چہ جانان کو چھوڑ کر	کافر ہوں جاؤں گلشن شاد کی طرف
کھل جائے قلعی آئینہ لایا ہوا تھمیں	منہ اپنا پھیر دیجئے بہزاد کی طرف
مضمون طبع اور پیچہ ہر دل عزیز ہیں	غیبت ہو سب کو اس مری اولاد کی طرف

مونس ہوں اسکا عیش میں اور یہ ہر گسار  
ہوں میں بھی اپنے اس دل ناشاد کی طرف

## ولہ

چھو لوں مگر یہ ڈر ہو غضب میں آنور زلف	مچکونہ اس قصور میں چاہکے لگائے زلف
اوس رشک گل کے بال ہیں عنبر نشان تمام	چھو لوں میں کیا غرض او مجھے وہ بکارت زلف

یہ وجہ آج بی طرح بھری ہوئی ہو یہ یوں ہی قحطی خاشی سے مرا گھٹ رہا ہوں دم دیکھا ہوں ہنسنے زہر اوگتے ہیں عمر بھر شانہ نے بال بال یہ کہیں موٹگیاں آزاد دو جہاں سے جو ہیں جشیون کی طرح	ایسا نہ ہوتھیں ہی تمھاری پھنسائے زلف پھانسی ملے بلا سے کہوں ماجرا زلف پہچان انکی یہ ہے جو ہیں مبتلائے زلف لیکن ہوئے رہا نہ اسیر بلائے زلف اگر حکم ہو تو انکو ابھی باندہ لائے زلف
---	--

بجائے کلک ماتھ میں سنبل کی شاخ چلش

ہی یہ یقین مجھے ہو گھون میں شائے زلف

غزل عاشق

کس دن وہ آئین خستہ و ناشاد کی طر ایذا نفس کی دل سے جو منظور ہو تو چل دیوانہ کر گئی مجھے کس گل کی بوسیم طوفان بیا زمین پہ ہو گردش میں آسمان	شیرین کی طرح لاشہ فرما دی طر ای مرغ روح خانہ صیاد کی طر ہوش اوڑھ چلے ہیں نکمت برباد کی طر ماہل ہوں گر میں نالہ و فریاد کی طر
---	---

عاشق کو اپنے ایک حسین پرہی ناز ہو

دیکھو تو اس کے حسن خداداد کی طر

غزل حافظ

آتی ہے جھومتی ہوئی باد صبا کے زلف لینا صنم کے بوسہ رخسار ہوں نصیب کیونکہ بچیکا دام سے صیاد مرغ دل شک ختن کی بوبھی جو سو گھون تو ہو خطا	کالی بلانہ سر پہ مرے کوئی لائے زلف شام و سحر خدا سے ہی ہو دعا زلف چھوڑے جو چشم یار تو پھنڈی میں لائے زلف وہ رشک گل جو آن کے اپنی سو گھٹائے زلف
---	---

اوکے بکھرنے کا مجھے شک وصال میں	دہڑکا یہی رما کہ کہیں چھو نہ جا زلف
قبروں سے اپنی مردہ صد سالہ جی اٹھیں	پہنچے اگر دماغ میں اوکے ہو کزلف
اسلام کے ہوں پھنڈی میں پر محکوب ہی خون	کوڑا نہ مار کر کہیں کافر بنائے زلف

میری نظیریں کیوں نہ ہوتا ریک سب جہان  
حافظ اگر وہ اپنی دکھا کر چھپائے زلف

## ردیف القات

غزل منو

نہ فقط ہو خرام یار سے عشق	بلکہ ہو اسکے رہنما سے عشق
ہوتی ہو کیوں اوڑا کے ہم آشوب	گرہ ہو اکو نہیں غبار سے عشق
کنج مرقد ہو حسان کرمان	جیتے جی ہی مجھے مزار سے عشق
ساتھ ہی دفن میرے شکر کے دن	دیکھنا اوٹھیکامزار سے عشق
ہاے وحشت کہ ہو چلا ہی مجھے	دشت سے انس کو ہمارے عشق
ماکل زلف ہی دل پر داغ	گویا طاقوس کو ہی مارے عشق
اوکے نشو و نما سے ہوتا بت	مثل ببل ہی گل کو خار سے عشق
گرد باد و نیپہ اوڑکے ٹپکے گا	بعد مردن مرے غبار سے عشق
جو کہ نفس شقی کا مونس ہے	ہوا سے آستین کے مارے عشق
ہر گلی کو سمجھتا ہوں ہی وہی	جسے محکوب ہی کو سے یارے عشق
دوست خستہ رسل کے ہیں ہمنو	کیوں نہ ہو دل کو چار یارے عشق



	ولہ	
<p>روح نکلی جاتی ہی یہی ہو کر ان بافرق کیسے اب رگھائے محسوسہ کو زنا رفاق ہوتا ہی صبح و سہا ہکو تو دیدار فراق زلف شب گونسنے ہوئی یاد شب ہمار فراق شربت وصل اب پی در مان بیمار فراق وصل کل ہوش بنا ہوں اور غمخوار فراق جاننا ہوں باغ عالم کو میں جگہ فراق تیرگی گور ہی بجکوش تار سراق</p>		<p>ہو گیا جسے کہ دل سیرا گرفتار فراق لاغراک طفل برہمن کی جدائی سے نہیں خواب میں بھی وصل کی صورت نظر آتی نہیں روئے روشن دیکھ کر آیا خیال روز ہجر کہتے ہیں بجکوا طباً دیکھ کر درکار ہے یار کی دولت میں دو لوگوں کو رکھتا ہوں ہو جدا اوس رشک گلشن سے بزرگ غنیمت وصل جانان صبح روز شہر پر موت فراق</p>
	<p>روح و قالب کو جو دیکھا کھل گیا ہکو نمود سستی وصل جانان میں سزاوار فراق</p>	
	غزل عاقل	
<p>کرتا موزی ہی دیکھو مارے عشق برق سے اور ہی شرارے عشق ہی مجھے چشم انتظارے عشق ہو گیا سہر و جو بارے عشق خود بخود ہو گیا ہی مارے عشق</p>		<p>پھر ہوا دل کو زلف یارے عشق آہ سوزان کو تیری فرقت میں کیسے مرغوب ہیں گل زرگس قد جانان کے دہیان میں ہکو نکے منصور تیرے افسانے</p>
	<p>دیکھو عاقل ہمیشہ رکھنا تم اپنے حضرت کے چار یارے عشق</p>	

دل	
اوٹھ نہیں سکتا ہی مجھے ضعف سی بار فراق کوئی نہ مجھ کو بپرن کی اورائی ہی چال مجھ کو رسوا تو نکر بہر خداجوش جنون صبر عقل و ہوش کب کے چلے لیے بیگانہ وا جانکو تن کی نہیں سر کو نہیں پاکی خبر لے مبارک ہو لو پینا تری شمشیر کو	کات کتو ایذا میری شب تار فراق ہو خرام یا رسے آنکھوں میں قار فراق ہو سر سو دا پہ طرہ اپنی دستار فراق ایک جان ہدم تھی وہ بھی گئی بار فراق ہو گیا ہی جسے دل میرا گرفتار فراق آجکل حاضر ہیں مقتل میں گنگا فراق
کستی ہو و ارستگی عاقل نہ ہو گردل یار روز و شب پڑھتے پھر و صحرا میں اشعار فراق	
غزل عزیز	
جاے دم بھرنے جان زار سے عشق مثل ماہی چھپا کے رکھتے ہیں ہو جو گردش نصیب میں ہر دم حور و غلمان یہ میں نہیں مڑتا میرے گل کو جو دیکھیں گچھین داغ رکھتا ہوں عشق گلو کا حلقہ زلف یوں ہی عارض ہر بوے گل سانہاں رکھوں ہر دم ملنے ل ہو گیا مرا ویران	خاک چھنوائے یا کسار سے عشق کف پا کو ہوا وہ خار سے عشق جاے کیونکر دل نگار سے عشق مجھ کو واعظ ہوا اپنے یار سے عشق سیکھیں نسبت ہریان ہزار سے عشق کیون نہ دکن ہولالہ زار سے عشق جیسے باہم ہو گنج و مار سے عشق دل میں بیٹھے جو کچھ فرار سے عشق کو بچ کر جاے اس دیا سے عشق

چھوڑ دنیا عزیز کچھ کر لے  
کسی محبوب کو دگار سے عشق

ولہ

<p>یار اپنا ہی فراق یار میں بار فراق جانتے جاتا ہی تیرا آج بیا فراق کیون نہ ہوں میں جان و دل سے ناز فراق وصل گل بیل کو ہوں میں طلبگار فراق بلبلو نکو خار ہو خندان ہو گلزار فراق دل ہی پہلو میں کہ ہو کبخت اک خار فراق جان ہی لی جس لپٹا دیو خوشوار فراق اجل رہتا ہی اپنا گرم با دار فراق</p>	<p>یار نے جسے دیا ہو مج کو آزار فراق دشمنی ہو دم آخر تو آکر دیکھ لے ہو لگا سے یار کو سینہ سے آغوش خیال داغ عشق یا سیریاں دل چکچک بن باغ لالہ و گل اغما سے دل سے اپنے گردہاں بیکلی اسکی غلش سے ہو غضب گردہاں زور سدا کو چھاڑیں کھاتے ہمنے دیکھا حسرت و سوز و الم درد و فغان سب اٹھیا</p>
--	---

سحر میں تاثیر ایسی تو نہ دیکھی تھی عزیز  
پہٹ گیا دل ہی سنے جسے یہ شعار فراق

غزل تہیز

<p>کیا غرض جو کروں ہزار سے عشق ہی مجھے چشم انتظار سے عشق مار کھائے کرے جو مار سے عشق دل بلبل کو ہی ہمار سے عشق ہو خطا جو نہ ہو تیار سے عشق</p>	<p>ہو فقط مج کو ایک یار سے عشق وعدہ وصل پر بھی آئے نہیں ہیچ کا کل میں آئیوں نہ دلا کر دے صیاد اب تو مج کو رما ہوں میں سودائی زلف مشکین کا</p>
--	---

اب تو بچو لائین سما آتمیز  
اندون ہی جو گھنڈا رے عشق

ولہ

پہر ہوا میرے دل نگین کو آزار فراق  
خواب و خور کا ہوش ہو چکونکہ پہ رسوائی کا  
چسپ گزرا نے ہین کیا ہم نے آیا تم صال  
رند بے خود ہوں نہ میکش ہوں کہنی خمنا کا  
سر جدا کر دے سبکہ شہی مجھے قاتل تو اب  
پھر کہینگے مجھ کو سب عالم میں بیا فراق  
ہو گیا ہی جب دل میرا گرفتار فراق  
عین صلیت میں ہوا پھر مائے دید فراق  
نشہ الفت سے ساتی کے ہوں شاد فراق  
میں ترے قربان سر سے دو کر بار فراق

وصل میں شکوہ ہزاروں کرتے ہیں ہی تمیز  
بھول جائینگے کرونگا گر میں اظہار فراق

غزل عیش

غیر سے کیا غرض ہی یا عشق  
سمجھے آغاز کو نہ یہ انجام  
دخت رز بھی خم سے شیشہ میں  
زرس قلب ہو گیا اونکا  
ہجرا اور وصل ہی ہمیں کیان  
گل کے عاشق کو کب ہی غار عشق  
بڑھ گیا حد اختیار سے عشق  
واہی اسکو ہونگ عار سے عشق  
ہو جنھیں مجھ سے خاکسار عشق  
غم خزان کا کچھ بہار سے عشق

عیش ہی خاک آپ کی برباد  
کیا ہو اس شوخ شہسوار سے عشق

ولہ

خوب کھیا پر نہیں اب اپنا غمخوار فراق ای فلک قدرت اسی پر ہی تجھے تو کچھ نہیں کوئی جاسکتا نہیں اب ان بجز بیک خیال جو کہ عاقل ہیں نہیں موزیکو زندہ چھوڑتے حضرت منصور بنکرم چرہین گے بیخطر	گوشہ سحر ہی ہم ہیں اور جو خار فراق پہلے مرجائیں ہم آئے پھر شب تار فراق میرے اونکے دریاں جال ہی دیوار فراق مار ڈالیں ہکول جاے اگر مار فراق استحان گر ہو تو قایم کیجئے دار فراق
--	---

ناوک اندازی کے عالم سب کو دکھائی گئے عیش  
پھینک دیں گے جب کبھی او بچھے ہو خار فراق

### غزل حافظ

ہو مجھے اوس ستم شعار سے عشق حسن خوبی کو اپنے دیکھ اوسے دشت غربت میں ٹوٹے پڑتے ہیں کسکے دندان کے اب تصور میں اونکی زلفون پہ ہو گیا مفتون عشوہ و غمزہ و کرشمہ و ناز مغ دل لائیں دام گسیو میں مثل منصور گو تصور نہیں اوس گل اندام کے سوا ہکو	نکر و نگا کسی نگار سے عشق ہو گیا بی طرح سدا سے عشق آبلون کو ہی میرے خار سے عشق ہو مجھے درآبدار سے عشق کسیلے میں کروں نہ یار سے عشق ہکو تو ہی انھیں دو چار سے عشق اسلئے ہی انھیں شکار سے عشق کسیلئے پھر مجھے ہی دار سے عشق ایک سے ہی نہ اب نہار سے عشق
---	---

شہر بھوپال کے سوا حافظ  
نکر و تم کسی دیار سے عشق

# ردیف کا متنازی

## غزل نمود

نہ فقط ہو جنون گریبان چاک	بلکہ ہو دامن بیابان چاک
جیسے سہ سے کتان ہوا ٹینہ کو	کرتا ہو عکس روئے جانان چاک
تار رکھائے گل سے کیجے رفو	ہو دل ببل خوش الحان چاک
جامہ زہی تری قیامت ہے	صبح محشر سا ہی گریبان چاک

ڈھل کے آنسو گل رہے ہیں نمود  
کیا بنی اپنی چشم گریبان چاک

## ولہ

گئی دل سے نکل کر لامکان تک	کہو آہ رسا پہنچی کمان تک
ہوا یہ دوست اک خورشید رلوب	کہ دشمن ہو گیا ہوا آسمان تک
بیان ضعف کو سنہ لاؤن کسکا	تکلم میں نہیں چلتی زبان تک
بھرا یہ دم کسی جان جہان کا	گری تھک کر مری وح روان تک

گنہ کرنے سے دنیا میں نمود آپ  
کرو پر ہیز ہو ممکن جہان تک

## عزل عاقل

نہ فقط ہو جنون گریبان چاک	بلکہ ہو دامن بیابان چاک
کون گل پیر ہن چمن سے چلا	ہو قبائے گل گلستان چاک



پھٹ گیا نکرے ہو کے دل میرا	تمنے نامہ کیا جو ایجان چاک
جلوہ منہ ناہو بام پر چہرہ	ہو ردا کے نہ ماہ تابان چاک
دست عاقل جو ہے گریبان گیر	دامن دل مرا ہوا ایجان چاک

حرون مطلب پڑے عاقل کا  
ورق دل ہوا مرجبان چاک

ولہ

نہ آئے وصل میں گرم یہاں تک	نکل جائیگی لب سے میری جانتک
بہار و باغ ہو ساقی پلا دے	خدا جانے کہ کیا گزرے خزاں تک
خدا جانے کہ دل کس پر خدا ہے	پہنچتا وان نہیں وہم و گمان تک

بس اب عاقل بھولا دوشق خوبان  
مٹھیں اجاب سمجھائیں کہانتک

غزل غزنیہ

دہجیان پیرہن ہو دامن چاک	نہ فقط ہو جنون گریبان چاک
زخم سینہ کا میرے گریبان کا	دامن دل ہوا دچپندان چاک
کون گل پیرہن ہو گلشن میں	ہو گئے ہیں جو گل گریبان چاک
تیرے خوشی کی جب کبھی تصویر	پہنچی ہو کے سوے بیابان چاک
افت زلف کیا و بال ہوی	شل شانے کے دل ہوا ایجان چاک
عکس خسے ہو تیرے مثل کہان	چادر ماہ چرخ گردان چاک
کسو دنیا میں ہر ثبات عزیز	ایک دن ہو گا چرخ گردان چاک

ولہ

<p>             بڑھیکی ناتوانی اب کما تک              کیا ہو عشق نے لاغریا تک              بھلا کیا سوز دل آئے زبانتک              بیان سوز دل ہوتے کیے تک              قدم رنجہ کرے گر آج دلبر              اداسے دیکھ لو اکدم شہل              خدا راسل دل پہلو میں بیٹھو              کھلا عقدہ نکچہ موے بیان کا           </p>	<p>             کہ آہ دل نہیں آتی زبان تک              اجل پہنچی نہ تیرے ناتوان تک              نہیں باقی اس اگلے میں صواتک              جیلے کیا نکل آئی زبان تک              بچھاؤن فرش آنکھوں سے مکان تک              کروں صدقہ جگر سے لیکے جاتک              اوٹھاؤن صدقہ فرقت کہاں تک              گئی بھی نامے اوس بھجن میں جاتک           </p>
--	---

عزیز اپنا نہیں قابو ہو دلبر  
 میں اس حشری کو سمجھاؤں کہاں تک

غزل مہینر

<p>             کیا فقط ہو مرا گریبان چاک              ذکر بتیابی کا ہو جس خط میں              عشق بیل کا ہوا خرچہ ترا              مائے وحشت تو دے دشت جنوں           </p>	<p>             پرزے پرزے ہو جیہان چاک              ہول فافہ وہ ایسے جان چاک              پیر ہن ہو گل گستان چاک              نسل جامہ ہو جسم عریان چاک           </p>
---	--

اب وہ تاثیر آہ میں ہو مہینر  
 دم میں ہو جائے چرخ گردان چاک

ولہ

<p>             رقیبوں نے سکھایا اونکو یان تک              اگر تشریف وہ ٹائیں یہاں تک              جلایا آتش فرقت نے یان تک              وہ بیل ہوں کہ عشق نگر خان میں              زمانہ پھر کیا پھر نے سے تیرے              پس مردن ہزاروں نامیوں کے              نہیں آتا نظر مطلوب اپنا              کیا مینے جو ذکر دشت گردی           </p>	<p>             کہ وہ رہنے لگے مجھے نہان تک              کروں آنکھوں کو فرش اونکے مکان تک              کھلتا اب نہیں دل سے دہواں تک              لٹا بیٹھا میں اپنا خانان تک              کہ ہر گزشتہ مجھے آسمان تک              رہے باقی نہ مرقد کے نشان تک              بہت ڈھونڈا زمین سے آسمان تک              پڑے ہیں آبلے لبے زبان تک           </p>
--	--

نہیں چھپنے کا ہرگز راز الفت  
 تمیر اوکو چھپاؤ گے کہاں تک

### غزل خلاص

<p>             جسکے غم میں ہوا گریبان چاک              اوکی صورت ہو جلوہ گردل میں              بسمل ہجر تیغ متاں ہوں              دہن یار دیکھ کر ہو جائے              تیغ بران کے زخم کی صورت              خنجر ناز سے بہستان فرنگ              کسی پردہ نشین کا عاشق ہوں              وصل کی شب نہ آیا وہ اخلاص           </p>	<p>             اوسکے ہاتھوں سے ہو بیہ لہان چاک              کہ ہوا جس سے ماہ تابان چاک              دل میں لاکھوں ہیں خیم خندان چاک              سینہ غنچہ گلستان چاک              کرتے ہیں دیکھو تیرے مرگان چاک              کرتے ہیں اب دل سلیمان چاک              ہونہ جائے جنوں گریبان چاک              صبح کا ہو گیا گریبان چاک           </p>
---	--

ولہ	
کہوں میں سرگذشت اپنی کہاں تک	کہ ہل سکتی نہیں میری زبان تک
نہایت ناتوان ہوں غم میں سیر	تو آہر خد اچھسے ناتوان تک
ستا اتنا نہ میرے دل کو ظالم	کہ پہنچی آہ میری آسمان تک
وفاداری ہوئی معلوم اخلاص گئی وہ بات جو تھی امتحان تک	
غزل عیش	
جہاں وہ ہیں مجھے پہنچا دو واتک	نہیں تو او کو لے آؤ یہاں تک
نکی اسپر بھی تنے قدر مست ہے	پنچھاوڑل کیا دی پیٹھی جان تک
ہوے آباد گھر برباد ایسے	کہ باقی بھی نہیں اونکا نشان تک
تلافی کیوں نہ چاہیں آدمی ہیں	اوٹھائیں ظلم بیجا ہم کہاں تک
یہی کہتی ہوں بتو بیکساری	ترپ کر جا زمین سے آسمان تک
کسی کی جستجو میں ہو کے بیخود گیا ہوں عیش میں تو لا سکان تک	
غزل حافظ	
مجھے وہ دوست بھولا ہی بہا تک	کبھی آتا نہیں میرے گمان تک
سناؤں حال فرقت میں کہاں تک	کہ غم لانے نہیں دیتا زبان تک
نہیں باقی ہی ہکو تاب و طاقت	سہینگے جو رتیر سے ہم کہاں تک
نہ نکلے حد حیوانی سے باہر	اگر چہ پڑ لے بلبل بوستان تک

لکھون اوصاف جو اوس ماہر کو	زمین شہر پہنچے آسمان تک
تسلزل زلف کا اوس دست کو دیکھ	ہر بیچ و تاب میں پرغان تک
خمیڑ دیکھ اوس کے تیغ ابرو	کہ ہر حکم میں اب سنگ فسان تک
تری تقدیر برکتہ ہو حافظ	
کہ رخ پھیرے ہو وہ ابرو کمان تک	
ردیف اللام	
غزل نمود	
ضبط لازم ہی نہ آواز نکالے بلبل	بات بگڑی ہوئی گلشن میں بنالے بلبل
دیکھے اوس گل کی جو نازک کر کیا عالم	ہر رنگ گل میں فی شاخ نکالے بلبل
اب بہار آئی نہ پڑ جائے نظر گلشن کی	پردہ چشم میں ہر گل کو چھپالے بلبل
جھگڑے گلشن میں کئے باغ و خزانے پیدا	روٹھی جاتی ہو بہار آکے منالے بلبل
سو زناں نہ ہو یہاں تک کہ چمن میں گل پر	قطرے شبنم کے ہوئے جاتے ہیں جالے بلبل
بانج عالم میں بھی ہرگز یہہ ماسکے نہیں	وگے ارمان چمن میں نہ نکالے بلبل
زندگی روکے کٹی عشق میں اوس گل نمود	
چار آنسو تو غم گل میں بہا لے بلبل	
ولہ	
اہل نظارہ ہوئے جاتے ہیں قاتل	دیکھنا بن گیا عارض پہ ترے قاتل
ہر گلشت چمن جاتا ہوں بے یار مجھے	ہو نہ جائے کہیں آواز عناد قاتل

روح کے ساتھ چلا شور سلاسل قاتل	شیفتہ زلف کی زنجیر کے کہتے ہیں اسے
گھاٹ شمشیر کا ذریعہ کا ہوا سلاسل قاتل	ہو و فور آپ کا اس طرح کہ آتا ہو نظر
سینہ تنقل ہو مرا اور مراد دل قاتل	خنجر یاس سے یہ سترین کرتا ہوا شہید
دیکھ اوشیم کہ ہو دید کے تباہ قاتل	کافی عبرت کو تری دیدہ قربانی ہے

ہوں وہ بیجو کہ مجھے خوف ہو قاتل میں ہنود  
ہو بجائے اثر خون سے عنافل قاتل

### غزل عاقل

پڑ نہ جائیں تری منقار میں سچا ببل	فرقت گل میں نکر سوز کے نالے ببل
شب ہیرا کی سیاہی سے ہیں گلے ببل	سر خروا آتش الفت سے ہیں ہر چند مگر
گلشن عیش کی کچھ خاک اوڑالے ببل	فصل گل آتے ہی ہو گیا قفس تجکا نصیب
میرے گرو سے ذرا آنکھ ملا لے ببل	حسن گل کا تو بیان تو نے سنایا لیکن
تو بھی آ جمع ہیں سب دیکھنے والے ببل	غنجے کھلتے ہیں نسیم سحری چلتی ہو
فرش آنکھوں کا لب جو تو بچھا لے ببل	کس روش سے روش باغ پہ پھرتا گل
آشیان باغ سے اب اپنا اوٹھالے ببل	جا بکی فصل بھاری بھی خزان آئی ہے

عشق طفلی سے ہی عاقل کو قبول اوتاد  
طارون کا جو ہوا شوق تو پالے ببل

### ولہ

حبشی ملک حلب کا ہوا عامل قاتل	رخ پر نور پہ آیا نہ ترے تل قاتل
اپنے کشمکش میں تو کرہ کو بھی شامل قاتل	چھوڑ کر ہکو چلا کیلئے بسمل قاتل



و صل کا لطف نہ ہو گا ہمیں صل قاتل حاجت تیغ و تبر پہ نہ ہی ناوک درکار حشر میں پیش خدا و کینا کشتے تیرے	بسبب تانہ لے دل سے دل قاتل ہو چکا تیر نظر کا ترے بسبب قاتل قبر سے کہتے اٹھیں گے یہی قاتل قاتل
---	---

تیرے عشو وں نے غضب بایا ہو کیا عالم میں  
شیفتہ تجھ پہ نہ تنہا ہوا عاقل قاتل

### غزل عزیز

باغبان خار نہ آنکھوں میں چھپالے بلبل شاخ گل پر کبھی گلچین جو بٹھالے بلبل سر نہ مکراتی پھرے کنج قفس میں کیونکر موسم گل ہی میں کی ہا سے کھالے اسیر پیش گل خوبے نالے او سے کر لینے دے پھر کمان گل بہ کمان باغ کمان باد بہار دید گل کے لئے کانٹوں میں پھنسی ہو جا کر جذب صیاد کو اتنا تو قفس میں دکھلا بتا پتا ترے نالوں سے پھونکا جاتا ہے موسم گل نے لگائی ہی چمن میں آتش	توڑ لو پول ذرا باغ سے جالے بلبل پھولے ایسے کہ چمن سر پہ اوٹھالے بلبل قید میں خاک پر وبال سنبھالے بلبل بد صیاد سے تیرا بھی حنہ الے بلبل باغبان آج تو ارمان نکالے بلبل اس قفس سے تجھے اللہ بچالے بلبل پھوٹ جائیں ترے چیل چیل کے نہ چھالے بلبل شاخ گل کہیں گے کہ آہوں سے جھکالے بلبل کستی سوسن ہوزبان اپنی نکالے بلبل اپنے دوست کے نشیمن سے اوٹھالے بلبل
---	--

پھونکدے موسم گل میں جو قفس کو وہ عزیز  
پھر تو صیاد بھی آنکھوں میں بٹھالے بلبل

<p>پاؤں پڑوانے سے کیا ہو تجھے حاصل قاتل          یاس و حسرت جو ٹپکتی ہو لہو کی صورت          چلدیئے شوق شہادت میں جو ہم دنیا سے          بھرستی سنے لگایا ہو کنا رے دم میں          قتل کر کے پی بوسہ رکھی لب پر شمشیر          منع بھل کی طرح ہوتا ہو رقص عشاق          آکے پیکان سیہ تاب ترے ناوک کا          گردیا ہو جگر و سینہ کو پارہ پارہ          منہ سے بلوانے کی تدبیر دم منع یہ ہی          دخل ہی پیک صبا گرد کو اوکے پیچھے          قتل کر کے پی تشہیر بھی کی ہر تاکید</p>	<p>ایک ہی ماتھے کا ہو اب تو بیہ بخت قاتل          خون میں کس کشتہ کے ڈوبے ہیں انا قاتل          دہن گور سے چلا میں گے قاتل قاتل          گھاٹ تلوار کا تیرے ہوا سا قاتل قاتل          چشم بدور ہو کتنا مرا عدا قاتل قاتل          قتل گاہ شہدا ہو تری محفل قاتل قاتل          ہو گیا چشم تنہا کا مری تل قاتل قاتل          میرے پہلو میں ہی میرا دل بس قاتل قاتل          آبِ خنجر ہو گلو میں مرے داخل قاتل قاتل          شوق دل ہو مرے مکتوب کا حال قاتل قاتل          کون کتنا ہو کہ طفلی سے ہو عا قاتل قاتل</p>
---	--

نا تو ان ہجرت میں ایسا ہو غریبے دل  
 قطرہ اشک ہوا سینہ کا ہو قاتل قاتل

### غزل متیز

<p>کرتی ہو میری طرح باغ میں نالے بلبل          ظلم پر باندہی ہو صیاد نے اب کسکے کمر          سیر گلزار کو جاتا ہو وہ اری باد صبا          زندگی تھوڑی ہو اور عشق کا قصہ بہت          انکسرت گل سی ہوئی ہی جو چمن میں ہیو شر</p>	<p>آنکھ سے اشک کا دریا تو بہا لے بلبل          آشیان باغ سے تو اپنا اوٹھالے بلبل          کدے گلرو پہ مرے آنکھ نڈالے بلبل          کبھی ارمان بھلا اپنا نکالے بلبل          دل خود رفتہ کو اب اپنے سنبھالے بلبل</p>
---	---

بچھے فصل بہار میں جو چاہے کر لے ہو گا آخر تو خزانے کے ہی حوالے ہبل

شاہ گل کو تب غوث میں پائیکے تمیز  
اپنی ہستی کے نشان کو جو مٹا لے ہبل

ولہ

کاٹ لے سر تو مرا چھوڑ نہ بسمل قاتل  
جبکہ ہوں ابرو کے خمدار پہ مایا قاتل  
آب شمشیر ملا دے تو دم ذبح مجھے  
قتل مقتل میں کئے تیغ نگہ سے لاکھوں  
دہن زخم سے آتی ہو یہ بسمل کے صدا  
آئی کیسی یہ تینا ئے شہادت دل میں  
کوئے قاتل میں پتیل لیے جاتا ہے  
کر شہیدوں میں خدا را مجھے داخل قاتل  
ہو چکا تیر نظر کا تری بسمل قاتل  
رہ نجا کے کہیں پیاسا تر بسمل قاتل  
میں ہی کیا ایک نہ تھا قتل کے قابل قاتل  
لب شمشیر کے بوسوں کا ہوں سا قاتل قاتل  
سر کھن پھرتا ہوں کتنا ہوا قاتل قاتل  
اب مرے حق میں ہوا ہی یہ مرا دل قاتل

تیغ ابرو کی طسح کتنا ہی ہر دم یہ تمیز  
کون اس تیر نگہ کا نہیں گھایا قاتل

غزل اخلاص

شب فرقت کے سنے میرے جوتا لے ہبل  
اب کوئی دم میں خزان کا بھی گزر ہوتا ہی  
بچ کے رہنا تو ذرا آتش گل سے ورنہ  
کمد و ساتی سے چمن میں کہ پیٹن گے چھپ کر  
ہبل گل کا نہیں ہوتا ہی میرا خلاص  
ایک نالہ کبھی دل سے نہ نکالے ہبل  
ایک دم گل کو تو چھاتی سے لگائے ہبل  
پڑ نجا میں تری منتقا میں چھالے ہبل  
گل کے دھوکے میں نہ ساغر کو اٹھائے ہبل  
الفت گل میں جو دل کو نہ جلا لے ہبل

## ولہ

کیا کر گیا تو بھلا کیے مراد ل قاتل کر لیا جب سے مجھے زلف کا مال قاتل زخم دل پر مرے مرہم نہ لگایا تو نے بار بار تیر کیا خنجر بران تو نے	کہ تہیں زخم سے خالی کہیں اک تل قاتل پڑ گئیں پاؤں میں اوسد لسنے سلاسل قاتل اور تڑپتا ہی رہا تیرا یہہ بسمل قاتل کیا سمجھ بیٹھا ہی سینہ کو مرے تل قاتل
---	--

خوب اخلاص کی مٹی کا بنایا تو وہ  
 کیا نشانوں ہی کے سمجھا سے قابل قاتل

## غزل عیش

الالان اب تو ہی مقتل تری محفل قاتل عید قربان ہو گلے سے میرے آمل قاتل جانیکے معرکہ عشق میں بے خوف و خطر سہل بھی ہو کو تو دشوار نظر آتا تھا یوں قدم اوٹھتے تھے جھڑپ چلے ہی قضا جائے بے سردیے سودا شہادت کیونکر طبع نازک مری اسکی متحمل نہیں اب بوسے مٹھ دیکھے آئینہ شیریں وہ	یا لسنے وائیک ہیں بہت زخمی و بسمل قاتل ملے تو مار کہیں تا تجھے عاقل قاتل بے کلیجے ہیں نہیں رکھتے ہیں ہم دل قاتل تیری امداد سے آسان ہوئی شکل قاتل جب وہ کرتا تھا کبھی قطع منازل قاتل جن چڑھا ہو تو اتارے کوئی عامل قاتل سایہ تیغ دو دھم بہم پہ ہو سمل قاتل کوئی دنیا میں نہیں سیرا مقابل قاتل
---	---

عیش کو ہجر میں بھاتی نہیں سیر متاب  
 بے رخ یار ہو اسکا نہ کامل قاتل

## غزل عاشق

گل کی صورت تو مرے گل سے ملائے بلبل	طعنہ زان مجھ پہ بحث ہیں سچے ملائے بلبل
ورنہ پڑ جائیں گے دل میں ترے چکا بلبل	آتشیں رخ کو چمن میں سچا گلو کے ندیکہ
وہ یہ کہتے ہیں بہت ہنسنے ہیں پالے بلبل	میں جو کہتا ہوں کہ بلبل ہوں ترا اگلو
کس طرح الفت گل دل سے اوٹھائے بلبل	ناصحایار سے ملنے کو مجھے منع نہ کر
دیکھے اے گل جو ترے کانکے بالے بلبل	طوق قمری کی طرح چھوڑ پھار گل کو

وصل کہتے ہیں اسے باغ جہان میں عاشق  
بس میں بلبل کے ہو گل گل کے حو بلبل

ولہ

غم تو دل میں ہی یہ سینہ ہو مر اقل قاتل	سخت جانو نکو نہیں وصل جیسے مل قاتل
نہیں نظروں میں ساتا نہ کامل قاتل	جیسے یہ دل جو تری شکل پہ مایل قاتل
ہو مر بجان کے حق میں یہ مراد قاتل	رکھتا ہی آٹھ پہر پنجہ رابر و کا خیال
مرتے دم بہر خدا مجھے گلے مل قاتل	ہر رگ تن تری تلوار کا دم بھرتی ہے

چھد گیا ناوک مرگان سے جگر عاشق کا  
جب ہوا میں تری آنکھوں کے مقابل قاتل

ردیف المیس

غزل منوود

ہیں ہجوم آرزو سے مور و بیداد ہم	آگیا پلین گئے شجر کو او دل ناشاد ہم
گل کو خندان دیکھ کر کرنے لگے فریاد ہم	ہاںے فرقت میں ستم کرنے لگی فصل بہا

چاک داسن ہو تو ہو ٹکڑے گریبان جنوں چیر کر زلف کو نکلا تو پھنسا زلف میں جا را دین تیری کرین گے سر شوریدہ فدا یا دین تیری شب و روز بچھرا کر تانوں	ہاتھ چپا رہی وحشت میں تجھے نام سے کام طار دل کو پڑا اوڑتے ہی کیا دام سی کام ہکو آغاز سے ہو عشق میں انجام سے کام چین سے کچھ نہ سرو کار نہ آرام سے کام
--	---

اوسکے او بچھے کبھی سلجھے نہیں دیکھے ہن عزیز  
یا آہی نہ پڑے زلف سیہ فام سے کام

### غزل متیز

شاد رہوین وہ بلا سے گورہین ناشاد ہم فصل گل میں بھی رمانی دی نہ جب صیبا کو قتل کرنا ہو تو کر تاخیر اب لازم نہیں قد گھر و سے کرے گلزار میں گرمسری بعد مردن کیا اوڑائیگی ہماری خاک تو عالم گر یہ میں ہچکی آئی تو کہنے لگے خط کے آتے ہی ہوئے طالب غلامی کروہ ظلم چو چاہو کرو ہم پر نہیں مانع کوئی تم نہ بولو گے تو کیا ہو گا کسی گلر و سول رفتہ رفتہ ہو گئے عشاق ایسے عشق میں	بھول بیٹھے وہ ہمیں کرتے ہیں نگو یاد ہم گل کو خندان دیکھ کر گرنے لگے فریاد ہم سرکھٹ تفتل میں کب سے بیٹھے ہیں جلا دہم سینکڑوں شاخیں نکالیں تجھے میں اسی شمشاد ہم اسی صبا دست فلک سے ہو چکے برا دہم مرحبا یا دش بخیر او نکو ہوے اب یاد ہم ہی یقین اب تو نہ ہو گئے عمر بھر آزاد ہم آخر شش پائین گے محشر میں خدا سے داد ہم کر ہی لینگے اس دل ناشاد کو اب نشاد ہم پہلے تھے شاگرد اس فن کے ہیں اب استاد ہم
--	--

اوسکے پہرتے ہی زمانہ پھر کیا ابی متیز  
بکیسی میں کس سے چاہیں ایخدا امداد ہم



ولہ

کون بیل کو نہیں جارض گلفام سے کام دل مخمور کو ہر بادہ گلفام سے کام بے ترے سو فی ہوی نوشو کی مھل ساتی نالہ دل کو سمجھتے ہیں وہ تسلقل کی صدا زلف و عارض کے تصور میں ہوں بخودیا تک بخت برگشتہ کو تو دیکھ بخومی سیرے فصل گل دیکھ کے گلشن میں بجای بیل	کوئے ل کو نہیں اپنے دلا رام سے کام یہ وہ شیشہ ہی کہ رکھتا ہی سدا جام سے کام ہوش شیشہ کا کسی کو ہی کچہ جام سے کام بزم ساتی میں جو رکھتے ہیں سدا جام سے کام کچہ مجھے صبح سے مطلب ہو نہ ہوشام سے کام کب تک رہو گیا اس گردش آیا سے کام کسین پڑ جائے نہ صیاد کے اپنے ام سے کام
---	---

جنسے دزات کی صحبت تھی تمیز اپنے لئے

نکلا اپنا نہ کبھی نامہ و پیغام سے کام

غزل خلاص

ظلم کی تیرے کمان لیجا ئینگے فریا دہم نشہ عشق بتان میں اسقدر مخمور ہوں یہ گلا حاضر ہو تو تیغ ستم سے کاٹ لے ساقیا عشرتکدہ سی اپنی جو کچھ ہو سولا اسقدر دلپراوٹھائی ہیں جفا میں ہجر میں بس ترا دامن پکڑ کر لیگے قاتل دادہم شربت غم پی کے رہتے ہیں ہمیشہ شادہم شوق سے گردن جھکائے دیتے ہیں جلاہم کنج مرقد میں تجھے سچ کیا کریں گے یادہم سہتے سہتے بن گئے ہیں آہن و فولادہم
---

حسرتیں دنیا کی ای خلاص سٹنا ہیں جال

قید ہستی سے نہ ہو لین جب تک آزادہم

ولہ

آمد و شد پر نفس کی مصقلو نکا ہو گان	اب و ناکا بھی کوئی عالم کرین ایجا دم
-------------------------------------	--------------------------------------

وہ مال اندیش ہیں آغوش مادرین ملو  
یاد آغوش لحد سے کرتے تھے فریاد ہم

ولہ

یون زبا کو مری اللہ کے ہی نام سے کام	بس طرح حروت کو ہو کا غذا رقام سے کام
ہی مجھے کو چہ محبوب دلا رام سے کام	اور ہی صحبت رندان می آشام سے کام
جلوہ صورت کا نظر آسے جو عقبی کھین	ابو دنیا میں پڑا ہکو ترے نام سے کام
ہر قدم منزل مقصود دکھاتا ہی مجھے	جادہ عشق میں لیتا ہوں یہ ہر گام سے کام

یاد کرتا ہوں لحد کے جو مضائب میں ملو  
یون کوئی کستا ہی تجکو تو ہو آرام سے کام

غزل عاقل

کس طرح ہوں رخِ فرقت سے ہلا آزاد ہم	او کو بھولے سے کبھی آتے نہیں جب یاد ہم
کوہ و صحرا میں بھٹکتے پھرتے ہیں گرباد	بنگے فرقت میں تیری قلیس ہم فرما دم
شمع سان ہم جلگئے پردہ سے دکھلائیخ	جا کے محفل سے ستھاری کیا کرین گے یاد ہم
قریان کہتی ہیں یون اوس سر و قد و خیم	ٹھکروں میں اب اوڑا دینگے شرمشا دم
پر جو لوچے ہی ہوا پر سوے گلشن چھوڑا	آرزو رکھتے ہیں اتنی دل میں ہی صیا دم
اوڑ کے پھینکے ہوئے شوق میں ان شل کاہ	چاہتے تھے نہیں یاد صبا ادا دم
ضبط نالہ ہی فقط تیرے مزاج تند سے	شل خس و رقیس تک پہنچدین صیا دم

ایک دم جاتا نہیں جز یا دابر و سنے صنم	سوتے ہیں سینہ پہ رکھ کر خنجر فولا دہم
دومین عالم کو نہ وبالاکرین عاقل کر	تا بہ لب آنے نہیں دیتے کبھی فریا دہم
ولہ	
یا الہی نہ پڑے قاتل خود کام سے کام روز و شب سوزشِ فرقت میں بسر کر رہیں اشک پیٹتے ہیں غم دیدہ ہیگن میں ترے کشتہ ناز و ادا ہیں ترے ای رشک پری	حسکو جز قتل نہیں اور کسی کام سے کام دن سے مطلب نہیں کچھ ہکو کچھ شام سے کام شیشہ مل سے سرو کا ز کچھ جام سے کام سر کھنٹے بیٹھے ہیں در پر نہیں کچھ نام کلمے
دیکھ عاقل نہ کہیں زلفِ صنم کو چھونا طاؤر دل کا خدا ڈالے نہ اس نام سے کام	
غزل غزینہ	
کچھ تو آخر جانتے ہیں عشق کی بنیا دہم شا دہم ناشادہم پابندہم آدا دہم چیر کر پہلو کو جب سے چل دیا سوے صنم ہو کے عاشق سبز خط کے سنگے ہیں کیقل	اسیلے کرتے نہیں ایدل کبھی فریا دہم گل بھی غم غنچہ بھی ہم گلچین بھی ہم صیا دہم دہم ایدل دل تجھے کرتے ہیں کیا کیا دہم ہو گئے کیا تھوٹے شق ستم ایجا دہم
باغ میں کتنا ہوتن کر سرو قد وہ ای غزینہ ٹھوکر دن میں لو اوڑھتے ہیں سر شمشادہم	
ولہ	
دل سے چلتا ہی مرے جسم کا آرام سے کام	کون شیشہ ہی بھلا جسکو نہیں جام سے کام

رات دن او سکوتو ہو کو بے دلا رام کام	رند شرب کو نہیں تنگ سی اور نام کئے کام
پڑ گیا آہ مجھے گردش آیام سے کام	ہو کیسین جیسے مری اور تری چار آنکھیں
ساتی ماہ و شش و سانسو گلفام سے کام	دسترس ہو تو دلا لون میں ترخی طر سے
خاک نکلے گا بھلا او سکے پھر انجام سے کام	جسکے آغاز میں پیدا ہو نہ امت ایدل

دیکھے دل کیا ہی سپیان ہوا ہی اخلاص  
حق نہ ڈالے کبھی ایسے بت خود کام سے کام

### غزل عیش

تہمتیں بازہ کے اب لیتے ہوا رام کام	واہ کیا خوب جو نکلا نہیں دشنام سے کام
کچھ غرض ہو کو نشانے نہیں ہی نام سے کام	غم نہیں عشق میں گرسٹ گئے مشہور ہو
یوں جو ٹھیرے تو نہیں اپنے ہی نام سے کام	اور کے ماتھے بکین مفت ملیں ہم تکو
ضد یہ آجائیں جو لیں گردش آیام سے کام	پہر وہی عیش گذشتہ کے ہون ان ہی ہم
مصلحت یہ تھی لیا ہم نے نہ پیغام سے کام	ہو نجا کے کہیں راز اپنا کسی پر ظاہر
صبح سے شام تک تو رہا حام سے کام	ہوں وہ کب دیکھئے بن ٹھن کے سنور کر فغان
در پہ سر ہو تو نگاہوں کو ہی او سن نام سے کام	گر چہ افتادہ ہوں پر حوصلہ عالی ہی مرا

سایہ یار سے اور زلف معنبر سے ہوا ش  
عیش حیران کو نہیں اور کسی شام کام

### غزل عاشق

نیشتر سے اور پہل ہو گئے ای فساد ہم	کھائے بیٹھے ہیں جگر پنجہ جلا دہم
آنجل گویا ہیں رشک مانی و ہزار دہم	کھینچتے ہیں رات دن اک حور پیکر کی شبیہ

گریہ ببل پہ ہنستے تھے اب ایسا گل کھلا  
گل کو خندان بکھیر کرنے لگے فریاد ہم

جیسے مجھ عاشق کو وہ بھولا ہوا ہی ہو وفا  
اسکے ہر وقت کرتے ہیں خدا کو یاد ہم

### غزل حافظ

دوستو جیسے پڑا اوس بت خود کام کئے  
دل کو کچھ عیش سے طلب ہے نہ آرام کئے  
تیرے ابرو کا اشارہ تو نقطہ کافی ہے  
خواہش خنجر بران ہی نہ صمصام کام  
قصہ عشق تبان ہم نہ سنیں گے ہرگز  
اسکے آغاز سے طلب ہی نہ انجام کئے  
ہجرت لہریں ہوں رات برابر ہمسکو  
صبح ہونے کی تمنا ہی نہ کچھ شام سے کام  
رشتہ زلف کا پابند ہوا طائر دل  
پھر بھلا کیا راضیا دترے دام سے کام  
آدمیت بھی کوئی شے ہو بھلا سوچو تو  
ہم دعا دیتے ہیں اور تمکو ہی دشنام کام  
چشم سیکون کی محبت نے کیا یہ مدہوش  
جسکے باعث نہ مایہ جومی و جام سے کام  
زلف و رخسار کا اوس بت کے تصور جو بند  
رات دن ہکورا ماضیہ الام سے کام

بعد مدت کے ہوا طالع حافظ بیدار  
یا خدا پہ نہ پڑے گردش ایام سے کام

### روایت النون

#### غزل نمود

وہ ساتی ہیں رند قدح خوار میں ہوں  
خرابات عالم میں ہشیار میں ہوں  
اشار و نمین اکھ او کی کہتی ہی مجھے  
کہ نرگس کی مانند بیمار میں ہوں

محب شفیق و انیس آپ ٹھیرے	ستمگار میں ہوں دل تہ زار میں ہوں
مداوات سے تنگ آئے معالج	شفا جو نپائے وہ ہمیں ہوں

منو داب زبان تسلیم کتنی ہی یوں
کہ مانند نیسان گہر بار میں ہوں

ولہ

وہ بت خدا کا مظہر قدرت اگر نہیں	کیون اوکے جسم صاف میں ہوئے کمینیز
جس گل کو خط لکھوں ہوں وہ نازک مزاج ہے	قاصد جہان نہیں نسیم سحر نہیں
مرتا ہوں مائے عشق بتان فرنگ میں	جز حضرت مسیح کوئی چارہ گر نہیں
یان داغ مائے دل ہیں شگفتہ برنگ گل	ہی وہ چمن کہ دخل نسیم سحر نہیں

ہو ایسا انبیاء میں شفیع الاہم منو د
کوئی بھی غیر حضرت خیر البشر نہیں

غزل عاقل

وہ ساتی ہیں رند قدح خوار میں ہوں	سیحائیں گروہ تو بہیا ر میں ہوں
بہار و خزان چمن ہیں بسم	بجا ہو کہ تم گل ہو اور خار میں ہوں
چھو اہی جو سودا میں گیسو کو سینے	نہ شانے سے ادب چھو خطا وار میں ہوں
زمانہ میں مشہور ہوں کیون نہ ہم تم	جفا کا رتم ہو و فادار میں ہوں

ہی عاقل کی ہر دم دعا تجھ سے یارب
تو غفار ہو اور گنہگار میں ہوں

ولہ



بزمِ عدو میں جب کہ ہمارا گذر نہیں سینہ پہ ماتھے رکھ کے ذرا دیکھ قاتلا سیدانِ معرکہ میں دمِ قتل قاتلا چھلون کا داغ کھائے نہ بوسہ کبھی	سن لہجہِ مفرد و نکتے تو نہ پہنچیں پلو میں ل نہیں ہو کہ بریں جگر نہیں جنش میں مثلِ شمع کے ہو نیکان نہیں شاید مرے نصیب میں گل ہیں ٹہنیں
---	--

ہر دمِ خفا ہی رہتے ہیں ہجرِ سبب  
اگلی سی اونکی عاقلانہ تہہ نظر نہیں

### غزلِ عزیز

بدلِ عشقِ قد کا سزیدار میں ہوں کیا او سکوا یا رقیبوں نے براہم جفا و ستم ہیں نہ کیا کیا اوٹھائے کسی دن تو ظالم دکھائے وہ صورت سبکدوشی کیجو تو اپنے کرم سے کبھی تو ادھر بھی نگاہِ تلطف	وہ آزاد ہو تو گرفتار میں ہوں وہ آزاد ہو تو گرفتار میں ہوں وفا کا بھی تیرے سزاوار میں ہوں کہ راتوں ترے غم سے بیدار میں ہوں گناہوں سے یارب گرانبار میں ہوں خدا دل سے میں ہوں طلبگار میں ہوں
---	--

عزیزِ آب نہ آئیگا دم میں بھارے  
جو بیجان شکن غم تو ہشیار میں ہوں

### ولہ

میں داغِ دہ پہ کھاتا ہوں تگو نہ نہیں خوبی کو تیری کون بھلا پائے خلق میں پر یان پرے جمائے ہیں حوریں بھی گردین	شاید مرے نصیب میں گل ہیں ٹہنیں ہم رتبہ آفتاب نہیں ہو ستم نہیں عالم میں کوئی متسا بھی ایسا نہ نہیں
--	---

کو چہ نیل کے پہونچون میں کس طرح اسی صبا	ضعف فراق یا زمین جان و گل زمین
کرتا ہی بیگنا ہوں کو ظالم جو روز قتل	بہجکو ذرا تو ماسے خدا کا بھی ڈر نہیں
اشکوں میں سخت دل بھی ہم ملے آئین	تھمتی جو ایک دم بھی مری چشم تر نہیں

پہونچو گے کیسے منزل مقصود پر غم  
کچھ بھی مختار ہے پاس تو زاد سفر نہیں

### غزل نمبر

وہ کہتے ہیں خوبون میں سردار میں ہیں	شہ عاشقان کہ سزاوار میں ہوں
شفا اونکے دیدار پر منحصر ہی	وہ عیسیٰ نفس ہیں تو بیمار میں ہوں
وہ آتے نہیں گر تو آئی اجل ہے	کہ اب ایسے جینے سے بیزار میں ہوں
گرا بنا رہوں باعث ضعف یا تک	کہ نظروں میں اونکی سزاوار میں ہوں
وہ مالک ہی میرا میں ہوں اوں کا بندہ	وہ غفار ہوں اور گنہگار میں ہوں

نمیز آج سرور ہو اولسے ملکر  
جو کہتا تھا کل تک کہ غمخوار میں ہوں

### ولہ

کیون غم اونکا آج ہمارے ادھر نہیں	باعث ہی کیا کہ ماہر وہاب جلوہ گر نہیں
ببل کی طرح کہتا ہوں گلشن میں دوستو	شاید مرے نصیب میں گل ہیں مرنہیں
عرشہ فلک کو نالہ سے میرے ہوا تہلک	مشہور تھا کہ آہ میں میری اثر نہیں
ایسی تو چشم پوشی نہ لازم تھی آپکو	مدت سے اب تو آپکی مجھ پر نظر نہیں
قاصد زبانی کہیو کہ مجھ کو آپ کا	مرتا ہی لیکن آپکو اوسکی خبر نہیں

و حشمت میں نامہ لکھا ہو دل تھام تھام	پر کیا کروں کہ آج کوئی نامہ بر نہیں
اندازد لبری کے نزاکت میں جن میں	ثانی جہان میں آپکے کوئی بشر نہیں

دیکھے ہو اونکے عارض و کاکل کو جو تیز  
اوسکی نگہ میں وقعت شام و سحر نہیں

### غزل خلاص

تو ستارہ ہو اور گنہگار میں ہوں	تو غفار ہو اور خطاوار میں ہوں
تو خالق ہو میرا میں بندہ ہوں تیرا	میں عاجز ہوں ناچیز ناچار میں ہوں
عطا کر دے مجھ کو تو اپنی محبت	زمانہ کی الفت سے بیزار میں ہوں
خدا کے لئے گر کوئی مانگ بیٹھے	تو سراپا دے کو تیار میں ہوں

مجھہ اخلاص کو بخش دیجو الہی  
ہوا و ہوس میں گرفتار میں ہوں

### ولہ

وہ کون شی ہی حسین کہ تو جلوہ گر نہیں	کس دل میں تیر عشق کا تیرے اثر نہیں
کھینچے گی میری آہ رسا و سکویاں تلک	وانتک اگر چہ باد صبا کا گزر نہیں
میں مست چشم ناز ہوں تیرا ہی سا قیا	ہو کیا ضرور بادہ و ساغر اگر نہیں
بیزار کسلے ہو صنم مجھ سے بے سبب	میں فتنہ گر نہیں ہوں میں ایسا بشر نہیں

اخلاص شکریہ جو گذرتی ہی اندون  
امی آہ جب سے بر میں وہ رشک تو نہیں

### غزل علشیش

شکوہ نہیں جو وہ مری لیتے خبر نہیں  
ایسے کمان ہیں ہم کہ بھرا ہم میں شرنہیں  
آگے ہیں بخودی میں عدم جو ہم بیان  
غور بہت ہی اونکو جو ہیں صاحب کمال  
اندھیر ہی جہاں نہیں معلوم ہوں کمان  
کہتے ہو تم کہ ہر تری باتوں کا دلچسپ  
رکھتی ہی سیر محکو قناعت جو مجھ میں ہی  
بھرتا نہیں ہی جو دل پر داغ آہ سرد  
گھر میں ہمارے رنگ ارم خانہ باغ ہی  
گستاخ ہو کے ہو گئے پیاک ایسے آپ

سودا نہیں جنوں نہیں کچھ در دشن  
لیکن کسی کو ہم سے پہنچتا ضرر نہیں  
ہو لے ہوئے ہیں یاد ہمیں اہل گھر نہیں  
میں اس سے ہوں بری کہ کچھ آنا نظر نہیں  
اسکا سبب یہ ہے کہ وہ پیش نظر نہیں  
رکھیں گے یاد قول مرا بے اثر نہیں  
سفل ہوں کسی سے میں خواہاں نہیں  
چلتی مرے چمن میں نسیم سحر نہیں  
ہو اسکا داغ یا رکے قد کا لہجہ نہیں  
ہم کیا ہیں اب تو تمکو خدا کا بھی دشمن

پھا یا کیا ہو زخم کے انگوڑے جدا  
اسی عیش بھول توڑ لیا ہو شرنہیں

### غزل عاشق

وہ کون شی ہو جس میں کہ توجلوہ گر نہیں  
مجھ کو بہا کے اشک نے پہنچا یا یا رتک  
تا سو رتیر عشق کا رکھتے ہیں دل میں ہم  
وہ جان بلب ہوں میں کب قاتل کے ہجر میں

کس دل میں تیرے عشق کا ایجاں اشریں  
باقی رہا جو نالہ دل میں اثر نہیں  
وہ گھر ہی بے نشان ہی حسین کہ دشن  
سینہ میں دم تو پہلو میں دل او رگہ نہیں

عاشق جہاں آنکھوں میں اندھیر ہو گیا  
جسدن سے میرے پاس وہ رشک قرنین

## غزل حافظ

اوس بخت کو حیف ہماری خبر نہیں  
میں بھی وہی ہوں تو بھی ہی لیک کسلے  
مرغ خیال زلف پریشان کی شکرتیں  
ست ایسی پھیر دی ہی مٹناے دیدنے  
ہر ضرب کی ہی روک زمانہ میں کچھ نکمہ  
آمادہ فساد ہیں محفل میں اونکی غیر  
ہو جائے جہم اونکی عنایت زہے نصیب  
آمد ہی اسی صبا کسی گلہ کی باغ میں  
ہم ڈھونڈتے ہیں اونکو جہان میں اور ہر

فریاد و نالہ کرتے ہیں لیکن اثر نہیں  
پہلی سی تیری نہر کی مجھ پر نظر نہیں  
پروا کر کھڑے کرے بال پر نہیں  
ہم اونکو دیکھتے ہیں او دھروہ جب نہر میں  
لیکن بختاری تیغ نگہ کی سپر نہیں  
یہ خیر ہی کہ یار کو منظور شر نہیں  
دشمن کی دشمنی سے پھر اونکو خطر نہیں  
عشاق کے ہجوم سے جو رہگذر نہیں  
مٹا نشان یا ریشا لک نہیں

کیا کیا نہ ہوتے جو ہر طبع رسا عیان  
حافظ مگر زمانہ میں قدر ہنر نہیں

## ردیف الو او

## غزل مفود

عرق میں ہی یہ تن یار با وفا کی بو  
وہ گلبدن جو نہا یا ہی آ کے دریا میں  
ہو ادا ماغ پریشان پڑا جو خط او سنے  
میں ایسے رشک چمن پر برنگ بلبل ہوں

کہ بوے گل سے بھی خوشبو ہو ی قبا کی بو  
تو ساتھ آب روان کے وہاں سہا کی بو  
گئی شام میں کیا حرف مدعا کی بو  
ہی بوے گل کی طرح جسکے نقش پا کی بو

وہ محو زہد و تقا ہوں نمود عالم میں  
کہ فاسقین میں پاتا ہوں التقا کی بو

ولہ

جوش جنون جو ہوتا ہو مجھ بقیار کو بٹ  
ہو یہ بھی ایک کھیل بت نر سوار کو  
کرتا ہوں چاک دامن ابر بہار کو  
تو وہ ہنار کھا ہو ہمارے مزار کو  
صرصر اوڑا ہو بھی جو ہمارے غبار کو  
اوٹھوں بغل میں اب کسے فصل بہار کو  
دکھلاؤں جشتر میں اوٹھیں گھاؤں دل

چل دیں گے ذن ہو کے کمین اور ہی نمود  
بہر نشان چھوڑ چلیں گے مزار کو

غزل عاقل

ہزار بڑہ کے گلوں سے ہو جب قبا کی بو  
صبا جو آیا براہ و فدا گل خوبی  
صبا اور ایگی کیا یار با و فدا کی بو  
لیگی باغ جہان میں نہ پھر جفا کی بو  
روان تھی بزم میں موج شیم شکیا کیا  
گل مراد کھلین بلبلوں کی بن آئے  
نکستی رخ پہ رہی زلف اور اوڑا کی بو  
نسیم صبح جو لیجائے دلربا کی بو

جدا نہ ہوتے ہیں عاقل جو کو سے جاننے  
صبا کو نکھاتی ہو اوس یار با و فدا کی بو

ولہ

کھٹکائیں بعد مرگ بھی اوس شہسوار کو  
چشمون کو آرزو ہو کہ آوین وہ ایک پل  
روند واکے صاف اوسنے اوڑا یا غبار کو  
بتلی کی سیر آج دکھاؤں گے یار کو



زلف رسا سے یار نے تسخیر کر لیے	چسین و قش کو اور خطا کو تار کو
قاصد خدا کی واسطے اونکی خبر تو لا	ہو آرزو سے وصل دل بقیہ ار کو

حسرت میں خوش قد و نکی جو بچا نسی ہو نصیب  
معراج سمجھے عشق میں عاقل بھی در کو

### غزل عزیز

سو گھٹا اب چمن میں اپنا کوئی گل کھلا کو بو	پائیگی کیا صبا تو کسی باد میں کی بو
نافہ کو شک چمن کے ملا تا ہوں خاک میں	زلف صنم سے آج اوڑھی ہی ہلا کی بو
اپنے ہی نالہ میں دل نالاں کج ہی اثر	ظالم میں اندون نہیں جو روح جا کی بو

باغ و بہار ہکو نہ کیوں خار خار ہو  
پائے نہ جب غمیز گل مدعا کی بو

### ولہ

دیکھا صبا نے جب گل رخسار یا ر کو	کامٹوں میں گل چھڑا کے رولایا ہزار کو
دیکھا ہی جیسے ابرو سے خمدار یا ر کو	آنکھوں پہ رکھا خنجر قاتل کی دھار کو
سوسن سی منگلے حنا خون دل ملے	گلشن میں ای صبا وہ چلا ہی سنگار کو
یہاں دم لبو نہ آتا ہی قاصد او سے تو لا	کہیو کہ پھر نہ پاؤ گے اس جان نثار کو
بھولے گل چمن کو صبا ایسا خار کھا سے	دیکھے جو عند لب دل داغدار کو پڑ
بوسہ جو دین تو نف دل د جان کر وں تار	سمجھوں ہوں زندگی ترے لب کے پیار کو

نکلی نہ بعد مرگ بھی حسرت یہی امی غمیز  
ٹھکرایا یا ر نے نہ ہمارے مزار کو

## غزل متین

جو کوئی اوس گل رعنا کی لے قبا کی بو	نہ آئے خوش ادب سے عطر گل حنا کی بو
یہ کسکے نور تجلی کا ہی اثر دل میں	جو میرے سینہ میں آنے لگی صفا کی بو
مریض دوری و صلت کو تیرے رشک سیج	پیشانی میں آتی ہی خوش دوا کی بو
نہا کے کون گیا ہی یہ آج دریا سے	شال عطر جو پہرون تلک ہسا کی بو
دماغ بس گیا یاں بوے مشک و عنبر سے	صبا جولا نی ترے گیسوے دوتا کی بو
ہزار شکر مسلمان ہوا میں کافر سے	بتوں میں پائی نہ یارب جو مدعا کی بو

فقط حیسب روزہ کا ہی اثر ہی متین

نہیں ہوا اوس گل خوبی میں جو وفا کی بو

## ولہ

پھر کر رہا ہوں یاد رخ گلزار کو	پھر ڈھونڈنے لگا ہی یہ بل بہار کو
واجب ہیں اونکو سجدہ پہیم نماز	محراب کیلئے قاست دھجے یا رکو
بعد فنا کہیں سے بھی گر ہو گیا نصیب	گل کر دیا صبا نے چراغ بہار کو
ما تھوٹنے ناتوانی کے ہوں زار ہقدر	کم دار سے نہ سمجھوں ہوں میں کفار کو
طفلی کا لطف پیری میں آتا ہی تب مجھے	دیکھوں ہوں جب کبھی میں کسی نے سوار کو

اوس گلبدن کی یاد میں کھاتا ہی گل متین

تا دیکھے اس بھانہ سے وہ داغدار کو

## غزل سلاص

نگاہ یار سے پاتا ہوں میں صفا کی بو	اشارہ دیتا ہی کچھ چہرہ عا کی بو
------------------------------------	---------------------------------

خوش آئے مشک ختن کی نہ پھر خطا کی ہو	بسے دماغ میں گرزلف دلربا کی ہو
پڑا کمانسے بہ بل ابروان جانان میں	کہ دل کو آنے لگی خنجر حفا کی ہو

عجب ہی رنگ طلائی حسینوں کا اخلاص  
گدا کے دل سے اوڑاتے ہیں کیمیا کی ہو

ولہ

باد نسیم دیجو مشردہ بہار کو	آیا ہوں لیکے ساتی عشرت شکار کو
اغلب جو جی اوٹھوں جو پس مرگیا راک	اکبار بہر فاتحہ سیرے مزار کو
ناصح فراق یار میں روؤں نہ کیا کرہن	قابوسین جب نہ پاؤں دل بقرار کو

اخلاص چند وزہ ہین دنیا کے عیش و رخ  
کب ہی قیام گر دش لیل و نہار کو

غزل عیش

بے بس ہوں سیری شرم ہی پروردگار کو	دیوانہ کر کے یار نہ لے ننگ عار کو
مین قدم سے یار کے ہو جائے باغ وشت	ہاتھوں میں لیکے پھول بنا دوہ خار کو
جبر بصیت ہوا نہ جوانی سے کچھ حصول	بس اب سلام ہی گئی گزری بہار کو
ظالم کی نسل بڑھتی نہیں ہی جہان میں	پھولا پھلانا دیکھا کبھی خنجر دار کو
گوندھا گیا ہی تار نظریں ہمارے وہ	پہچان لینگے آپ کے پھولونکے ہار کو
چاہا اگر خدا نے تو ایمان کے نور سے	روشن کرینگے مر کے ہم اپنے مزار کو
آنکھوں میں مین اوٹھیں کی لکھتا ہوں کھنکھ	کناٹا سمجھتے ہیں جو مرے جسم زار کو
اوس گل کا منتظر مجھے بنے کیا عیش	نگر کی آنکھ میں بھی وہ دے تظار کو

## غزل عاشق

نہیں نسیم کی صرصر کی اور صبا کی بو	ہر ایک گل میں ہر اوس یار با وفا کی بو
چمن میں جا کے دلاکسی یا ذاتی ہو	خناسے آتی ہو کس گل کے دست و پا کی بو
بیان عشق مجازی کی کیا حقیقت ہو	گناہگار سے آتی ہو پار ساس کی بو
پسند دل کو بھٹارے جو سیر گلشن ہے	گلون میں آتی ہو کھپان دنوں فانی بو

نہ کھئے غیظ سے عاشق کو پھر کوئی وعظ

بسے دماغ میں گر چشمِ مست نہ زاکی بو

## غزل حافظ

لے آئی کوئی بہر خدا اوس نگار کو	تسکین ہو گو نہ تاکہ دل بقرار کو
جون شمع داغ دل مے روشن ہیں بیک	حاجت نہیں چراغ کی میرے مزار کو
داہر کی طرح پہلو سے نکلا ہی جاسی ہو	سقا مون میں کس طرح دل بے اختیار کو
ہم صید گاہ عشق میں صید اسلئے بنے	شاید وہ آوے صید فغن یاں شکار کو
لائی ہو کسکے عہد گیسو کی بوسبسا	شرمندہ جس نے کر دیا مشک تار کو
اللہ رے درازی دست جنوں کیا	چھوڑا نہ ایک جیب گریبان کے تار کو

وصل اونکا حافظ ابومیسر ہو تھیں

جنگل کہ تم ترستے تھے بوس کنا رکو

## ردیف بارہوز

## غزل نمود

سب میں حیرانی سے رشک پری آئینہ دیکھے ایک لحظہ جو وہ رشک پری آئینہ حیرت انگیز ہوا جلوہ خوبان فرنگ روے روشن میں تر عکس بھی آتا نظر خود نمائی نے کیا جامہ سے گل کو باہر	ہی جہان میں تری نازک کمری آئینہ دیکھے لے شیوہ بیس را دگری آئینہ ہند سے اب ہو طلب کا سفری آئینہ ہی بجا گر کہیں رخ کو ستیری آئینہ لائی کیا ساتھ نسیم سحری آئینہ
--	---

میری حیرانی ملو داو کو صبا دکھلاتی  
کاش رکھتا صفت ہسم سفری آئینہ

### غزل عاقل

دیکھ سکتا ہی نہ وہ جلوہ گری آئینہ دست نازک میں لیا جبے پر پرچہ مرے سبزہ خط کا ترے عکس پڑا ہی اوسمیں	ہند سے اب ہو طلب کا سفری آئینہ ناز کرنے لگا کیا مثل پری آئینہ کیسے دکھلائے کیوں اپنی ہری آئینہ
---	--

دیکھ لے اوس کا رخ صاف جو اکدم عاقل  
شکل دکھلائے نہ پہ رنگ بھری آئینہ

### غزل عزیز

رخ سے بھولا ہی تری جلوہ گری آئینہ جب سے عکس رخ پر نور پڑا ہی تیرا آب و تاب رخ انور کا صنم فیض ہی ہے ہو کے حیران عجب سکتے میں اس رخسار ہوا عکس جھیلے ہی جو وہ خنجر ابرو کا عزیز	ہند سے اب ہو طلب کا سفری آئینہ جا چھپا گھر میں وہیں بنکے پری آئینہ دونوں رکھتا ہی جو خشکی و تری آئینہ رکھتا عاشق سا جو ہی بچہ سہری آئینہ مثل عاشق کے ہوا اب تو جسہری آئینہ
--	--

## غزلِ تمیز

دیکھے گرنار سے وہ رشک پری آئینہ	بھول جائے دہین سب جلوہ گری آئینہ
دو بدویار کے رہتا ہے پے آرایش	مجھپہ کرتا ہی یہ سید ادگری آئینہ
صورت صاف جو دیکھی تری ای رشک تر	ما تھہ میں لے نہ کبھی حور و پری آئینہ
آئینہ سازی سے ہرگز نہ ہوا اوسکو فروغ	ہی سکندر سب ناموری آئینہ

سبزہ خط رخ پر نور سے کہتا ہی تمیز  
ایسی دکھلا کے کہیں دوب ہری آئینہ

## غزلِ اخلاص

دل مرا عشق سے تیرے ہی پری آئینہ	کیا ہی کھلاتا ہی اب جلوہ گری آئینہ
دولت عشق نے جو ہر وہ دیکھے ہیں مجھ کو	بنگیا ہوں میں سراپا ہنری آئینہ
اس طرح لیکے بتوں نے یہ مراد ل توڑا	گر کے ہو جاتا ہی حبیبے نظر ہی آئینہ
بوسہ لیتا تو میں در پردہ لب جانان کے	لیک کر دیتا ہی یہ پردہ دری آئینہ

ہو عجب حسن خرد سوز بتوں کا اخلاص  
جنگے آگے نکرے جلوہ گری آئینہ

## ردیف یا رتختانی

## غزلِ منود

کرتے ہو باطن میں اشار مجھے	حضرت دل غم ہو تھا را مجھے
غنیہ چٹکنے کی صدا آنی جب	سمجھا میں اوس گل نے پکار مجھے



<p>آپ کا غم ہی جو پسار مجھے قبر میں اوس مہ نے اوتار مجھے ہاے نہیں تاب نطنسار مجھے کہیے مرے بخت کا تار مجھے</p>	<p>شادی نہ یوں ہوگی کسی کو غریز ہی جو پس مرگ فلک پر دماغ دل میں ہو وہ برق تجلی مگر چاہوں میں جس طرح مرا ہو عروج</p>
<p>ہو گیا خورشید قیامت لمود وصل کی شب صبح کا تار مجھے</p>	
<p>ولہ</p>	
<p>دیتا ہوں شل رخ حورو پری دکھلائی آنکھ دینے لگی پھولوں سے بھری دکھلائی نوحہ کرنے یہ مری نوحہ گری دکھلائی دی مقدر سے مگر بے اثر مری دکھلائی مقدم خضر نے یہ دوب ہری دکھلائی مجھ کو دیتی ہو نسیم حسری دکھلائی</p>	<p>کسے دلیں یہ مرے جلوہ گری دکھلائی جسے نظروں میں سما یا ہو وہ شگ گشن نالہ وہ کرتے ہوئے ساتھ جنازہ کے چلے پہنچی تدبیر سے تابا قبول اپنی دعا سبزو خط کا ہوا عارض جانا نہ ہجوم غیر محسوس بھی جلو سے مری نظروں میں</p>
<p>ساتھ قالب بھی مری وح کے چلے گا لمود ضعف نے گر صفت ہمسفری دکھلائی</p>	
<p>غزل عاقل</p>	
<p>جینا نہیں اب تو گوارا مجھے غصہ کے پردہ میں پکارا مجھے ملتا نہیں جس کا کسارا مجھے</p>	<p>ایسا غم ہجر نے مارا مجھے دیتا نہیں شوخ صنم گالیاں ڈو باغضب عشق کے دریا میں</p>

عرض یہ عاقل کی بھی ہوسنجا  
جلوہ دکھا دے تو خدا را سمجھے

ولہ

<p>آج شیشہ میں مجھے غم نے پری دکھلائی زندگی یہ مری بے خبری دکھلائی پھر نہ دینگے یہ کوئی ہم سفری دکھلائی کسے مقتل میں یہ سپری دکھلائی خضر نے آکے عجب دوبہری دکھلائی خوب ای باد صبا ناسہ بری دکھلائی</p>	<p>کسے دل میں یہ مرے جلوہ گری دکھلائی آئین گے وہ سر بالین بھی گھبرا کے مرے طائر روح مرا جب قفس تن سے اوڑا خالی جاتا نہیں ایک تیر کا انداز ترا سبز خط یہ نہیں گرد لب نازک تر خط مرا اوڑکے دریا یہ پہنچا اکدم</p>
--	---

تم سے عاقل نہ ملا گاہ بت پردہ نشین  
کیسی تاثیر دعائے سحری دکھلائی

غزل عزیز

<p>کب ہی مجب زوئل کے چار بجے پردہ سے اسنے چوپکارا مجھے زندگی ہوتی ہو دوبار مجھے کفر ہی کرنے دے خدا را مجھے سیرا اوسے اوسکا سہارا مجھے کیا مرے خالق نے سنوارا مجھے زندہ کیسے خضر کو مارا مجھے</p>	<p>کب تری فرقت ہو گوارا مجھے سکھ بچھا دو ہوا اشارا مجھے اوسکی گلی سے جو صبا آتی ہو عشق بتانے نکراؤ شیخ منہ قیس تھا دیوانہ مگر تھا ضرور است احمد میں مجھے کر کے خلق ہیں لب جانان عجب آب حیات</p>
--	---

کچھ نہ ملا عشق کے بازار میں	جان کا ہوا منت خسار مجھے
وہ نہیں ابرو کو ہلاتا غمزہ	کرتا ہی خنجر سے دو پارا مجھے
ولہ	
کیا تصور سے دلا جلوہ گری دکھلائی بغداد ارات ہو اسب کو گمان غور شید مردے کراتے ہیں سر زندہ پر ہیں درگو قیس بھی دیکھتے ہی بن گیا مجنون بین	دی ہوشیہ میں کوئی رشک پر پی کھلائی تو نے مہتابی پہ جب جلوہ گری دکھلائی فلتہ حشر نے کیا منت نہ گری دکھلائی وحشت دل نے وہ شوریدہ سر پی کھلائی
دل میں ہو گردالم اشک ہیں آنکھوں میں غمزہ خوب فرقت نے یہ خشکی و تری دکھلائی	
غزل مینر	
ناز سے کر کے اشار مجھے جاگتے ہو غیر کو غوفہ سے تم خال صنم پر ہوں فدا جسے میں آیا جنازہ پہ وہ عیسیٰ نفس پڑ حال پریشان جو کوئی دیکھ لے کہنا یہ قاصد بت مغرور سے مرگ کا احسان رہا شتر تک جیتا رہوں حشر تک امی صنم	کر لیا بس تنے تھرا مجھے خوش نہیں آتا یہ نظار مجھے کہتے ہیں سب آنکھ کا مارا مجھے جینا پڑا مر کے دوبار مجھے کہتے لگے زلف کا مارا مجھے اب تو نہ ترسا تو خدا را مجھے قبر میں جاوے سنے اوتارا مجھے ہو جو عیادت کا سہارا مجھے

چلے بنجم سے کہو ای متیر  
جلد بتا وصل کا تارا مجھے

ولہ

آہ نے شکل سر بیع الاثر می کھلائی  
نشہ عشق کا سودا ہی ہیا تک سر میں  
خط یہ گر درخ جان بخش نہیں ہو تہ  
ہو گئے تسخیر ابھی حورو پری جن و لبشر  
حال دکھیا تو مرا غیر وصال جانان  
نالہائے غم فرقت سے ہلا دو گنگا فلک  
دبدم دیتا ہی وہ رشک پری کھلائی  
ہر جگہ دیتی ہو شیشہ میں پری دکھلائی  
خضر نے چشمہ حیوان پر ہری دکھلائی  
تنتے چلن سے جو جادو نظری دکھلائی  
چارہ کرنے نہ کوئی چارہ گری دکھلائی  
آہ نے میری اگر بے اثری دکھلائی

مہر و بہ شرم منہ اپنا چھپالیں گے متیر  
اوس شہ حسن نے گر جلوہ گری دکھلائی

غزل اخلاص

نگہ یار نے جادو نظری دکھلائی  
اوس پری سے نہ لیا وصل کا وعدہ فہوس  
ہر لب زخم سے آتی ہو صد اہم اللہ  
وادئی ملک عدم میں بجھے پھینکا ہوتا  
مجبو بیاختہ شیشہ میں پری کھلائی  
اور تمت نے یہ بے بال و پری کھلائی  
تیغ قاتل نے عجب جلوہ گری دکھلائی  
تو نے اسی عمر یہ کیا رہ گزری دکھلائی

عمر بھر وصف کیا حسن تباں کا اخلاص  
حیف ہی تو نے یہ کیا بے ہنری کھلائی

غزل عاشق

عشق کے آزار نے مارا مجھے	ہجر ستاتا ہو تمہارا مجھے
نزع میں جلائے سنے پکارا مجھے	ہو گیا جینے کا سہارا مجھے
ہو کے تصدق میں قدم چوم لو	گر کہیں بلجائے وہ پیارا مجھے
سنگے ہو دل جو مر ادا د	کسے بتاؤ یہ پکارا مجھے
پوچھتے ہیں لیکے وہ عاشق ہنول	
نام تو بتلاؤ تمہارا مجھے	
ولہ	
سوزن عقل نے گوبخینہ گرمی کھلائی	دشت وحشت نے مگر جامہ درمی کھلائی
دل تو پا مال تھا نازک بدنی کا تیری	اور رفتار نے نازک کمری کھلائی
نالہ سنکر وہ چلے آتے ہیں عاشق اپنا	
آہ نے آج مگر بے اثری دکھلائی	
غزل حافظ	
عیسیٰ جان بخش نے مارا مجھے	غیر رضا کچھ نہیں چارا مجھے
کہتے تھے جو آنکھ کا تارا مجھے	اب وہ سمجھتے ہیں شرارا مجھے
زندہ جاوید ہوا بعد مرگ	گور میں دلبر نے اوتارا مجھے
کرتے ہیں وہ غیر سے جب گفتگو	میں یہ سمجھتا ہوں پکارا مجھے
خون جو دم قتل اوڑا حلق سے	رنگ کا سمجھو وہ ہزارا مجھے
تن کو اوڑاتا ہی دہوان آہ کا	حیف بنایا ہی غبارا مجھے
غیر پر مرنے لگا وہ بے وفا	اب نہیں جینا بھی گوارا مجھے

پانی جو مانگا تو ستم گارنے	گھاٹ سے خنجر کے اوتا رہ مجھے
غیروں کی آپس میں لڑین	اؤسنے کیا جبکہ اشارا مجھے
حسن دل آرام کی جاگیر کا	کاشکے بجائے اجارا مجھے
کوئی نظریں نہیں چھتا حسین	کیوں نہ تصور ہو تمھارا مجھے
شوق سے چوما جو ترے خال کو	مل گیا قسمت کا ستارا مجھے

مصنف خسار کا حافظ ذرا  
پاس سے کرنے دے نظار مجھے



فضل شیشم بے غریبا و اشعار تفرق مصنف مع خاتمہ الطبع قطعاً

تالیف منظوم

راہ میں جو تری مرجائیں گے جینا ہو گا	زندگانی دوامی کا تیرنا ہو گا
سارا عالم جو سحر تری نظر و نسے ہوا	آنکھ میں مہر سلیمان کا نگینا ہو گا

ولہ

باعث سجدہ ہمیں اس مہ کا نظار ہوا	داغ پشانی کا اپنی عرش کا تارا ہوا
افنی کیوڑ بڑا یاں تک کہ وہ خورشید و	آسمان حسن کے تنین کا تارا ہوا

ولہ

جو دوست تو بھی نہیں ہو گا تو پھر عدو بھی نہیں ہو گا	جو غور بھی نہیں ہو گا تو زشت خو بھی نہیں ہو گا
---	--



یہ کتا ہی وہ سچ ہم اویھیکا جب تیرا نخل ماتم چلا ہو گشت کو وہ قاتل نخل لے آواز گر خا دل نہیں پرا شک طفل گر کر یہ کہتے ہیں بس حال ہر منو دظاہر ہو خوشی بہت گنگوڑی دشمن	پیادہ گرد و قدم چلے ہم سوار تو بھی نہیں رہیگا تو دیکھنا مثل مرغ بسل ترا کو بھی نہیں رہیگا ہو آج کو زیب دوش مادر سوار تو بھی نہیں رہیگا لحدین کھیو گے رو دشمن کہ قہر رکھی نہیں رہیگا
---	--

ولہ

حال پوچھیں گے عدم کے لوگ مجھ تیار کا جلوہ دکھلا یا جو اسنے رو عالتاب کا دیکھ کر اوس رو سے تابان کو عرق آجایگا کس حسین کی یاد میں تیار ہوں لہجہ مرگ کیا پیچھے دل ہوں گا گو میں وڈن لست ہر منحنی کیا طاق ابرو کی محبت سے ہونین ہی یہ نفرت جیتے جی بنائش کو دید و ن کفن جلوہ دکھلائیگی مجکو روز محشر کا منور	ساتھ لیجا نا پڑا ہی برق اور سیاب کا ہو گیا مٹھی کی صورت حال مجھ تیار کا کا نہ خورشید بن جائے گا ساغراب کا ہو گمان مرقہ پیر میری معدن سیاب کا غیر ممکن ہو کہ پتھر میں اثر ہو آب کا ہو گمان اہل حرم کو کعبہ کی محراب کا دھیان آوے قبر میں گر عالم اسباب کا ہو قیامت ہجر میں آنا شب متاب کا
--	---

ولہ

نہیں کچھ خوف مجکو روشنی ماہ کامل کا نشانہ زندگانی میں را میں تیر قاتل کا پس مردن ہی مجکو عشق اک زہر شہا مل کا کوئی مضمون جو لکھوں خنجر ابرو قاتل کا کسی لیلی ادا کے عشق میں مجبو کی صورت ہر	میں زخمی ہوں کی شوخی رنگ انامل کا الہی بعد مردن بھی بنے تو وہ مری گل کا رہیگا مشترک عالم حد میں چاہو بابل کا دکھائے طائر معنی ترا پنا مرغ بسمل کا ہمارا پردہ دل کیا ہو اک پردہ ہر عمل کا
---	--

<p>نہیں تل بھر گمہ باقی زمین میں اب تو مردوں سے          ہوئی ناز جنم آتش گل ہجر جانان سے          دورنگی اس خرابات کمن کی تب نظر آئی          تری آنکھوں کے عاشق گھورتے ہیں چشم آہو کو          آنکھیں غاظرانہ کا اونکی کیسا ٹھکانا ہے          طلب کرتا ہوں دل و گلشن سے خون عاشق کا          قیامت تک جسے ساتی نہ تو ناگریہ عالم میں          نہیں انجم یہ میری آہ سوزاں کس شراری ہیز          تصور ہو مجھے دارلقا کا دار فانی میں          غضب یہ کہ دشمن بھی کلیجہ تھام لیتے ہیں</p>	<p>جسے دیکھو تو کشتہ ہوتے خسار کے تل کا          پھین میں شور و شر نغمہ ہی جھکو عنادل کا          جو دکھیا رنگ آنکھوں میں شراب شیشہ دل کا          اسیر زلف پیا شوق رکھتے ہیں سلاسل کا          سنیں گے حال وہ کس طرح مجھ غمیدہ دل کا          لب سو فار پر سایہ پڑا لبھائے سائل کا          تو جام زندگی دیتا مزار ہر ہلا ہل کا          جسے کہتے ہیں خورشید فلک اک داغ ہل کا          مسافر ہوں جب کو سوچ ہو منزل پیر کا          کمون کیا دوستوں سے ای ملو دایا جرادل کا</p>
---	---



ولہ

<p>گر یوہین قافلہ اشک روانا ہوگا          ہوں وہ بیخود جو وہ ساتی چین آرا ہوگا          جوش و خروش جو یہی ہو تو گریبان کی طرح          خط لکھا اک بت گم گشتہ کو قاصد میرا          مرتے ہیں طول امل پر جو جہان میں ترسا          بن کے ہوی وہ دکھائینگے خدا کی قدرت</p>	<p>پتلیوں کا مری آنکھوں میں تماشا ہوگا          گل میں شبنم پہ مجھے شبہ صبا ہوگا          چاک ای دست جنوں دامن صحرا ہوگا          رہ غلط کردہ کہیں ڈھونڈنا پھر تا ہوگا          رشتہ درکار پے سوزن عیسیٰ ہوگا          ہاتھ مہدی سے بزرگ یہ بیضا ہوگا</p>
---	---

خط ملو آج ہو اوس حور کو لکھا میں  
 سوے فردوس کیو تر مرا اوڑتا ہوگا

ولہ	
<p>دریا ہی موج زن مری چشم پر آب کا اوس بحر حسن کے لئے ساغر حجاب کا اندازا ایک پردہ نشین کے حجاب کا شاخ سمن میں پھول لگا ہی گلاب کا ڈراس حساب نہیں روز حساب کا ہو جاوے ست نام سنے گر شراب کا کیا منہ ہو آفتاب کا اور ماہتاب کا یہ رتبہ ہی حجاب رسالت مآب کا</p>	<p>کیون ہونہ دو دآہ میں عالم سحاب کا دریا ہی نرم مری ہو نزاکت سے چاہیے نہ اطلس سپہرنے دکھلا دیا مجھے عارض کو اپنے وہ یہ صباحت کہتے ہیں افزون حساب ہیں دلا او کی رحمتیں اللہ سے دماغ یہ ساتی کی نازکی چکے تو آپ کے رخ تابان کے روبرو ایک ہی او کی شان میں لولاک ای نمود</p>
ولہ	
<p>روزن ہو رہو مزار اپنا دل چلا چشم انتظار اپنا بندشیشہ میں ہو غبار اپنا ساکن دشت تھامتہ رار اپنا</p>	<p>کھل گیا ہی یہ جسم زار اپنا منتظر تو جدھر ہو دیکھ او دھر کھل گیا زیر چرخ مینائی بیقراری نمود تھی گھر میں</p>
ولہ	
<p>ساغر گل ہو کیا ایاغ اپنا صبح دم گل ہو اچراغ اپنا</p>	<p>نشہ میں دل ہو باغ باغ اپنا سگیا داغ عشق پیری میں</p>
ولہ	
<p>پہنچا دل ہو بال بال اپنا</p>	<p>زلزلے نے گو کیا یہ حال اپنا</p>

منقل افتادہ ہوز گال اپنا	دل ہی پہلو میں سوز سے اٹکر
ولہ	ولہ
<p>نزع میں آپ اگر آئیگا برق و بارانکے تماشے کیلئے یون جو ہر عزم سفر حضرت دل</p>	<p>نزع میں آپ اگر آئیگا برق و بارانکے تماشے کیلئے یون جو ہر عزم سفر حضرت دل</p>
ولہ	ولہ
عاشق اپنے تذاب وہ سرو بالا ہو گیا	داع عشق خال رخ بھی رشک لا ہو گیا
ولہ	ولہ
ہون گور جھکانے سے یہ محبوب عین صی	ای واسے کفن منہ سے ہٹانے نہیں تیا
ولہ	ولہ
<p>دیکھ سکتا تھا کمان رو پہنبر آفتاب گرمین پر دیکھے تیرا روئے نور آفتاب وہ سپہ حسن ہوساتی جو زیب انجمن دیکھ کر ہر روز تیرا روئے تابان بے نقاب روز ہی شب کستہ خاطر کہتی ہی صبح فراق شرم آتی ہوتی سر کو رو روشن سے تر کب لگایا منہ سے اوس مہر و ہیلم شرم سزا شام سے تا صبح اوس نہ نے لکھا خط کا جواب جب سے دیکھا جلوہ آنکھوں کی سیکا ای نمود</p>	<p>ابر کی منہ پر چھپا لیتا تھا چادر آفتاب صورت آئینہ گرد و نیر ہو ششدر آفتاب میکشی کے واسطے بجائے ساغر آفتاب پردہ شب میں نکلتا تھا ہی چھپ کر آفتاب شیشہ دل کے لیے بنتا تھا ہی چھپر آفتاب منفعل ہوتے ہوئے دیکھا ہی اکثر آفتاب جلوہ گر ہی ماہ تابان کی برابر آفتاب آشیانہ تھا مگر مشرق کو تر آفتاب میری نظر و نہیں ہو ذرہ سے بھی کمتر آفتاب</p>

	ولہ	
<p>والدہ مومنہ پر جیسے مناز واجب بہل کو ناز واجب گل پر نیاز واجب مستی میں بھی ہی ہمہرا خفائے راز واجب ترک نہ کو قاتل ہی ترک تاز واجب مومن نمود ہو تم ہی امتیاز واجب</p>		<p>ہی روبرو بتوں کے عجز و نیاز جواب دکھیں حج روئے نگین تیرا تو ہو چمن اسرار عشق کیونکر ہشیا رہیں کھیلنے آنکھوں میں دم ہی سیرا کھیلوں ہو نقہ جان کافر ہو زلف پہچان صحف ہی رو جان</p>
	ولہ	
<p>فرش مکان سے ہوتی ہو سقف مکان بلند ہوتا ہی جقدر وہ قد لہو جوان بلند کیونکر نہ رکھیں مرغ چمن آشیان بلند تا چرخ دوداہ سے ہو گا دھواں بلند ہی عرش سے بھی قدر شہ انس جان بلند</p>		<p>کیا ہی زمین ہے اگر آسمان بلند اوتنے ہی گڑتے جاتے ہیں غم سے چمن بربد ہو گلشن جہان میں ہر اک طالب وج کانپسین گے میرے نالوں سے گراماں نام خدا فرشتوں سے نسبت ہی کیا نمود</p>
	ولہ	
<p>نقطہ خال بنا موئے کمر کا تعویذ ہی مرا خط جبین فتح و ظفر کا تعویذ نقش پاؤں کا ہو میرے جگر کا تعویذ نامہ یار ہو امجد و سفسر کا تعویذ</p>		<p>تھا نزاکت سے جو درکار نظر کا تعویذ شکل دیکھے تو مقابل کو نہ ہمت بھوس وہ نہیں آتے تو دھڑکا نہیں جاتا دل کا ہو گیا پڑھ کے سوئے منزل مقصودوں</p>
	<p>دور کرتی ہی بلائے سہیت کو نمود کیون نہ فرقت میں رکھوں نام سحر کا تعویذ</p>	

ولہ

ہو گیا عاشق خط خسار جانان دیکھ کر  
 گر پڑے ہون و اشتمل و نکار و تابان دیکھ کر  
 ہو بجائیں زرد روگر ہون محل اہتمام  
 ہیں جنون آوارہ ایسے دادی وشت میں ہم  
 ہی یہ عالم سبزہ خط کالب جان بخش سے  
 نقش بر آب ایسی ملک کو بھی جانا چاہیے  
 سایہ اپنا جنکو دکھلائیگا وہ رشک پری  
 دم دیے ایسے تو نکلی تن سے روح اللہ عشق

باب پنجم یاد آیا ہی گلستان دیکھ کر  
 یاد آئے مصحف خسارت آن دیکھ کر  
 زعفران کے کھیت کو منستے ہیں انسان دیکھ کر  
 بھاگے مجنون ایسا وشت زایا بان دیکھ کر  
 جم گئے ہون خضر حبیبے آب حیوان دیکھ کر  
 نقش یہ دل پر ہوا مہر سلیمان دیکھ کر  
 بھاگنا اونکو پڑ گیا شکل انسان دیکھ کر  
 کو سے جانان کو چلیں گے باغ خوان دیکھ کر

سکدین اوس مظهر انوار حق کے ای نمود

شہری گویا بنے خورشید تابان دیکھ کر

ہون دلاحد فرائض سے میں کیونکر باہر  
 آتے دیکھیں جو اونھیں گھر کے بیہ ندر باہر  
 وہ کہیں ہیں کہ ہم آباد کریں گے اوکو  
 گھر میں حیران مجھے چھوڑ چلا وہ شہ حسن  
 کچھ نظر آئے نہ جز فوج الم دنیا میں  
 محو نظارہ وہ ہون گھر سے جو جاوہ مرے

سوت آئے جو مرے سے ہو کبوتر باہر  
 فرش رہ کے لیے آنکھیں ہون تنکلا باہر  
 مل گیا کون و کان سے جو کوئی گھر باہر  
 دیکھنا آئینہ اندر ہی سکندر باہر  
 دل سے غم کا جو مرے ہو کوئی لشکر باہر  
 ساتھ آنکھیں بھی ہون حلقوئے تنکلا باہر

سبزہ خط یہ نہیں عارض جانان نمود

طار حسن کے اوڑنے کو ہو سے پر باہر



	ولہ	
<p>غفلان میں حسرتیں لے لے کر اسے اس پاس محتاج بیٹھے ہیں ترے سائل کے اس پاس پہ وانے اوڑتے پھرتے ہیں مغل کے اس پاس گو یا کہ روح فحشیں ہو مغل کے اس پاس</p>		<p>مقتل میں غیر پھرتے ہیں قاتل کے اس پاس ایسا ہی تو کریم کہ سب اغنیاء دہر اوش شعرو کی بزم میں تہنچوں میں کس طرح بیٹھی ہو کیسی مری مرقد کو گھیر کر</p>
		<p>طوف حرم کے واسطے جاتے ہو ای منود کعبہ سمجھ کے پھرے مرے دل کے اس پاس</p>
<p>چلتا نہیں عالم میں سراغ پر طاوس</p>		<p>دی سینے جو داغ دل گم گشتیے تشبیہ</p>
	ولہ	
<p>کون رکھیا گیان گنبد مدفن چراغ</p>		<p>ہی چراغان خانہ نعمت میں لیکن بعد مرگ</p>
	ولہ	
<p>قابل دیدارم دیدہ شداد نہیں طار قبلہ نما کا کوئی صیاد نہیں پنجشانی ترانہ فو لا دھسین دل صد چاک عبث شانہ شمشاد نہیں جو سے شیر آئی بھلی سم ہی کہ فرما د نہیں خانہ گوز بھی ویران ہو آباد نہیں</p>		<p>جو کہ خود میں ہیں ہر جز سچ کچھ شانیں کون دشمن ہو دلا او نکا جو حق پرین مدام وزرش دست جنائی سے ہوا غیرت شمع ہاے اوس لاف رساک تو پہنچتا اکبار جان شیریں سحر وصل سے پہلے نکلی خاک تک ہو گئی برباد گولون سے مری</p>
		<p>مہر گم کردہ سلیمان بنا ہوں میں منود پاس جسد نئے وہ محبوب پر یزاد نہیں</p>

کنج غالت میں دلا یا د خدا کرتے ہیں لب جان بخش کے بوسے جو دیا کرتے ہیں نالہ فرقت میں پہنچتے ہیں سر عرش برین جام جم کی نہیں وقت جو دلا تیرے حضور گھر سے میرے جو کبھی رکھتے ہیں باہر وہ قدم مستجاب نہیں ڈر ہو مگر اودا ہ تیرے کشتوں کا یہ اعجاز ہی ای شکسج پاس اوس غیرت گلشن کے ہی جانا ہو مہر و مہ جبکہ گن میں ہوے سمجھا میں ہی	اور بتوں کو بھی کبھی گھو ریا کرتے ہیں وہ مجھے زندہ حب وید قضا کرتے ہیں ہم سہری تیری یہ اب آہ رسا کرتے ہیں یہ تو دکھلا مجھے اس دم کہ وہ کیا کرتے ہیں کام اوٹھ اوٹھ کے مرے دست دعا کرتے ہیں خوف تحریص سی محب کے پیا کرتے ہیں دم میں مرجاتے ہیں اور دم جینا کرتے ہیں ہم سفر اپنا تجھے باد صبر کرتے ہیں منہ ذرا سا وہ کالے ہوے تا کرتے ہیں
---	--

اونکی مانند یہ ہیں زاہد سالوس نمود  
جو کہ پر ہیز نہیں کرتے دوا کرتے ہیں

چشم کو سمجھا ہوں میں وحشی خطا خسار پر سنبستان طوق اور زنجیر یا مونج نسیم چشم پوشی ہو کب ہی کو نہان ہو شکل دوست لکھتا ہوں وصف رخ نگین تو بلبل کی طرح نکھت گل بھی جو سایہ کی طرح معدوم ہے	سبزہ چرتے ہیں یہ آہوے سیا بان غمین مجھے اسیر زلف پیچاں کو ہی زندان غمین بوسے گل بھی ہوتی ہو نظر و نسے پنهان غمین خط مرا ہر گل کو دیتا ہی کو تر باغ میں مچکویا داتے ہیں اوصاف پیچہ بر غمین
---	---

ولہ

تسینم ہیں شکر جو میں آبدیدہ ہوں اوڑتا ہوں میں ہوا سے ہوا ہوں نیا توں	اوس در پہ ہوں تو بردہ رست رسیدہ ہوں ای مصفیہ ہمسرخ پریدہ ہوں
---	---

گودوستون کا تارنگہ ہون میں ناتوان	سوزن کی طرح چشم عدو میں خلیدہ ہون
محسوس ہون جو باتی ہو کچھ جسم ناتوان	معدوم ہون جو صورت رنگ پریدہ ہون
ولہ	
مطہرق وہ بت ہیات نہیں	چاند سائنہ ہی سونات نہیں
ولہ	
قضا یاس لاکھوں امیدیں کشتہ ہوتی ہیں	مراد ان بیٹا رہتا ہی ہر دم میرے پہلو میں
ولہ	
بیٹھو بیٹھو تو سہی رد و بدل جانے دو	سنو سنو کہ بس اب آج سے کل جانے دو
فتنہ برپا یہ کر گیا تو نہ بچتا ہے گا	چھٹیر و چھٹیر و دل نادان کو محل جانے دو
کیجئے ساتھ نہ غیر و نہ کے عیادت دم نزع	روح کے ساتھ یہ حسرت بھی نکل جانے دو
ٹھہیر و ٹھہیر و کسے دیتا ہوں جو گداری مجھ پر	وار لو آپ ذرا دل کو سنبھل جانے دو
مانو مانو تو سہی داؤد محشر کے حضور	دوست و شکوہ تقدیر ازل جانے دو
کب سب نشت کو گھبرا ہے ہو ڈھونڈینگے	ذکر و نشت کا مری حسرتیں حل جانے دو
نیچی نظروں کے اشارے وہ قیامت ہیں ملو	دیکھو دیکھو مجھے آنکھوں ہی کے بل جانے دو
ولہ	
نہیں چشم بت بے پیر دیکھو	ہیہ ہی صیاد مردم گیر دیکھو
لیا کس فتنہ محشر کا دامن	قیامت کا ہون دانگ گیر دیکھو
لکھوں تالا بھر کاری کا کیا ل	پس تاج محل کشمیر دیکھو
نہیں ملتا ہر زلف کو وہ بت دست خنائی سے	کمالی سنبلستان میں خدا کی شاخ مر جانکو

<p>زندگانی سے چراغ گورنگ مایوس ہو  سینہ کو بی ہو یہ اپنی یا صد گوس ہو  بوریا بھی فقیرین اورنگ کیاوس ہو  آسمان کو شاید اوکی حسرت پاوس ہو  شمع ہون میں گنبد مدفن مرافاوس ہو  قالب خاکی عیان ہو روح کب محسوس ہو  ہو زلیخا کو جنوں یوسف اگر محسوس ہو  ہو چکا میں قتل باقی حسرت پاوس ہو  کھال ہون کی کہ زنبوری مرابوس ہو  وای فرقت مرگ دشمن کا مجھے افسوس ہو</p>	<p>بزم عالم میں یہ میری مرگ کا افسوس ہو  کان ہی اپنا کہ شاہ عشق کا جاسوس ہو  جام جم سے کم یہاں کا سہ گدا کی کانین  کیون بچھاتا ہی زمین پر روزِ ضو آفتاب  ہی یہ سوز غم پس مردن کہ بزم دہرین  ہو بجا اگر خلق میں پنہان ہو وہ جان جان  قیدِ وحشت سے کبھی عاشق رہا ہوتا نہیں  سرِ مرقا قاتل کے قدموں سے جدا ہوتا نہیں  تیرے مرگانے سے شب بک گیا حیران ہون  زندگی ہوتی عدو کی اور موت آتی مجھے</p>
---	---

ہجر کی شب میں بھی روشن ہو سید خانہ ملود  
شمع و وہ ہو تصور اپنا اک فالوس ہو

<p>واللہ خدائی دان بھی تو میری خدا کی ہو  تشویش مبتدائیں مجھے منتہا کی ہو  پھر سہل اس طرح ہو جو ہمت فنا کی ہو  اک بت خدا کے گھر میں ہی قدرت خدا کی ہو  اپنا بیان مرگ حقیقت قصص کی ہو  شرم اوس محیب کو مرے دست دعا کی ہو  مارا غم بتان نے دہائی خدا کی ہو</p>	<p>کب مجھ کو فکر آمد روز جزا کی ہے  دار فنا میں نہ کر جو دارِ بستا کی ہے  اس دارِ غم میں جینا تو اک دم محال ہو  معمور ہی خیال صنم سے حریم دل  فرطِ قلق سے مرنا پڑے سامعین کو  باہر پڑے قدم نہ رہے ستیم سے  کمدون حضور داوڑِ محشر ہی ملود</p>
--	--

جہان میں نئی تاثیر دعا کا پھینکا گیا ہے اوی کو علم ہی دار فنا دار بقا کیا ہے کلام اللہ میں جسکے محامد کے ضمائر ہوں تواکلت سے ہوں اوی کی موحیرت اہل نظارہ لیا ہی سادگی نے ایسے نادان کی مرے دلو غضب و جل میں کتنا سیکایون شرارت کیا شکستہ خاطر گزشتہ عشق زلف جانان نے ادب مانع رہا ہکو بیان حرف مطلب میں پی گلشت وہ رشک چمن آتا ہی گلشن میں	اجابت آکے خود کہتی ہی تیری التجا کیا ہی ازل سے ابتدا کی ہی اوی کی انتہا کیا ہی بشر سمجھے کیونکر شان ختم انبیاء کیا ہی کمین جو گم کو دیکھ کر یہ بال سا کیا ہی جو اتنا بھی نہ سمجھے نا کیا ہی اور اد کیا ہی ذرا فرمائیے کچھ آپ دل کا مدعا کیا ہی تو پھر یہ شیشہ دل میں ہمارا کیا کیا ہی کما گواؤ سنے ہر دم کیسے حرف مدعا کیا ہی منو داب دیکھئے ببل کا طوطی بولتا ہی
--	---

ولہ

نہ پایا اوسکو وہاں بھی تو جا کر دوزخ عیان ہی مرتبہ رہا وہاں ملک عدم	بہشت چھوڑ کے ہم سمت کو سے یار چلے پیادہ آئے ادہرا اور ادہرا چلے
--	--

ولہ

چپکے چپکے مسکرانا ذکا ایک انداز ہی بنالعل بخشان یا دل میں جو گرا آنسو	بے چپک ہی برق خندان عدبے آواز ہی ولہ تماشا ہی کہ ہم نے لعل کو سانچے میں ڈالا ہی
گمان چرخ ہوتا ہی زمین پر صولج تائین عدم میں دل کے بھلانے کا کوئی مشغلہ نکلے	بے چپک ہی آغوش میرے سے کا ہالا ہی ولہ جو گلون حسرتوں کا ساتھ یا نسے قافلہ نکلے
بیان گرم رشتہ ابراق احمدی کیا ہو	جونا بے دو جہاں گواک قدم کا فاصلہ نکلے

پیر

پیر

<p>قطعه تاریخ طبع از دفتر لقا و میان عاقل محمد خان صاحب</p>	
<p>بیا عاقل منو د فیض گستر نویسم یگل باغ مسانی د فیض رنگ و بویش در جهانے بهار نظم ز گینش بر بیند د جشش خاطر عشاق عالم عروسان بستی را پیش د کم گفتا پی تاریخ ختمش</p>	<p>عجب ترتیب کرده باب جنت که گویم گوهرنایاب جنت شکفته گلشن شاداب جنت نذیده هر که آب و تاب جنت منزه چون دل ارباب جنت نه بیند ز گس بجواب جنت گو عاقل که خورم باب جنت</p>
<p>قطعات تاریخ از طبع قدوہ ارباب سخن بد کلامی من اصح الفصحی خلاصہ و دمان مترجمی کوثرین حکیم حافظ مولوی سید اعظم حسین صاحب بنای نظم ضلع مغرب بلجھول</p>	
<p>طبع ہو کر سہ نگارین تذکرہ خانہ ندرت رقم نے سال طبع</p>	<p>جب ہوا مطبوع طبع کائنات لکھد یازیا شبتان نکات</p>
<p>دیگر</p>	
<p>اس نو آئین کتاب کو کیے سال فصلی اگر پڑنا چاہے</p>	<p>رشد تصویر خانہ مانی دیکھ گلدستہ سخندان</p>
<p>تقریب قطعہ تاریخ از طبع گوہر نشان روضہ منطوق حقیقت شناس منطوق مفہوم بانی بنار سخنوری گلشن پیرایہ لقیہ معنی پروری مولانا محی عباس صاحب المتخلص بنعت</p>	



# سلسلہ العرب الغرہ نزل بھوپال

تقریظ

اگر سخنوران دہلی و لکھنؤ دیدہ الضان سے شبستان عالمگیری دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ مالوہ میں نشوونما پا کر ایسا لکھنا کیسا کام ہو اور یہ بے بدل کتاب تذکرۃ الاحباب مشحون مضامین نایاب اول سے آخر تک انتخاب و دلکش کلام ہی تذکرہ نویسی کچھ نیا کام نہیں بلکہ اسکے موجب صحاے یونان ہین اونکی تقلید اہل عرب ایران نے کی اونکی دیکھا دیکھی اردو نویسون نے کتابیں لکھیں مگر اس تذکرہ میں دو باتیں نئی ہین جو اور تذکروں میں دیکھی نہیں گئیں اول یہ کہ حروف تہجی کی ترتیب سے غزلیات لکھی گئی ہیں دوسرے یہ کہ ترجمہ کے واسطے ایسے الفاظ تلاش کیے ہیں جو سخنوری کی واقعی حقیقت اور رنگ طبیعت کا سچا فوٹو بتاتے ہیں ہر قسمیہ سنج کلمتہ رس نظم دلکش اور ترجمے سے سمجھ سکتا ہے کہ مولف نے دو نوکی طبیعت میں کیا کمال کیا ہے اور کیسا اعلیٰسم دیکھا یا ہے۔ ہر چند مجکو عربی فارسی جو کچھ طب یا بس لکھنا یا دھنا وہ کثرت و بزم اولت نوشت و خواند روزمرہ کچری کے کام سے فراڈ ہو گیا مگر مولف والا مرتبہ کیتاے زمان میان عالمگیر محمد خان صاحب نمود سلسلہ الملک الودود کی بادہ حلال بذلہ سنجی سے ایسا مدہوش ہو گیا کہ فی الدیہ قطعہ مانج تہ دل سے زبان پر آیا میں نے صاحب صوف و ہر معروف کو تہ تکلف سنا یا

قطعہ

جس طرح عشوہ بت شنگول  
شاعرون کا مرقع معقول  
۱۳۰۴ھ

دل کو یوں چھینتا ہے یہ نسخہ  
دیکھ مرآت سال میں مغت

قطعة تاج از محمد عزیز اللہ خان عزیز شریک البجمن شاعر

مرتب عجب تذکرہ یہ ہوا ہے	بھرا جبین ہو ساز و سامان جنت
بنائے صفا سے چمکا ہوا ایسا	کہ تابندہ ہو جیسے ایوان جنت
بیان رکیمان بھوپال پہلے	جو عازم ہوئے سوئے نشان جنت
رقم پھرین اوصاف شاہ جہانی	ہو بھوپال جس سے گلستان جنت
کسین ذکر اضلاع و اقلع و صحرا	نظر جس سے آتا ہو میدان جنت
کسین وصف شہر و عمارات و دریا	تر و تازہ جس سے ہو خواہان جنت
شگفتہ شگفتہ وہ باغونکے مضبوط	پھڑک جائے دیکھے جو رضوان جنت
کسین گلفشان وصف اشما و گل	پھلے بھولے جیسے خیابان جنت
کسین حال تاجی خوش شاعر	فدا ہوں جو دکھیں عروسان جنت
کلام سخن پروران پھر رقم ہیں	پڑھیں جس کو دل سے غزل خوان جنت
عجب نظم بزم سخن تیز و تر ہے	روان جیسے انہارستان جنت
بہار گل خاتمہ پھر وہ رنگین	ہوا خواہ ہیں جسکی جو ران جنت
عزیز مخمور نے تاج اسکی	لکھی یوں کہ آتشستان جنت

قطعة تاج از طبع رسالہ نوال حلیہ رشد و سعادت بہار آرا بوستان  
فہم و فراست محمد حبیب اللہ خان بن عزیز اللہ خان عزیز بھوپالی

چون بافضل خداوند کریم ذوالمنن	ختم شد این نظم نور افزا جسے جسم جان تن
غیرت از رنگ چین و شمع بزم عاشقان	گلشن بزمین بیانی بلبل باغ سخن

<p>شمال این گلدسته رنگین ندازد باغ در یافت در عالم نمود و جبر و سه این تذکره شاعران آسج و عاقل عزیز و عیش هم مایه اخلاص و عشق و هم نشاط طالبان نظم پرور عسکری و هم تمیز با تمیز ختم کن بر مصرع تاریخ اکنون تو دل سال ختمش چون طلب کرد حبیب کترین</p>	<p>شد بهار تازه او خوشنویس چمن ز آنکه عالمگیران هستند صدرا نجمن شمال شیدا عاشقش گشتند با جلدن حافظ عالم نگه دارد در دست او ز من شد برین گلدسته ترش بلبل نغمه زن بار دل طول سخن دانند دانا یان من گفت با صد بار یافت پایه شعر و سخن ۱۳۰۴</p>
--	---

قطعه تاریخ از افکار که بار حقیقه طراز مضامین رنگین سلیقه شعاریک مین  
مقبول قلوب ناو پیر شیخ نذیر احمد بن محب سول فاروقی حنفی صابری  
ساکن تھانه بھون نزیل بھوپال کا مدار دیوڑھی ناسه گار

<p>آنجناپ نمود عالیجاہ ناز و انداز شاہ معنی این و آن شرکاء کفایت فکر تاریخ کرد چون احمد</p>	<p>ز دستم نسخہ بہین ہلوب دلر با ہچو عشوہ محبوب ورمدا واسے گریہ یعقوب گفت یافت کہ مایہ مرغوب ۱۳۰۴</p>
---	--

قطعه تاریخ از افکار پر بہار ناز بہیشتال نظم نازک خیال منشی محمد  
عبد المجید خان بن محمد یوسف خان جمہدار مرہوم منشی و بکاری ناسه گار

کیسی نادر کتاب لکھی ہے	ہر ورق پر کچھی سخن کی بساط
لکھی عبد المجید نے تاریخ	گو ہر دلفروز عیش و نشاط

قطعہ تاریخ از شیخ محمد بنیر الدین شریک انجمن شاعرہ محافظ کتب  
رو بکاری المتخلص بتیز

حمد پہلے ہو رستم رحمان کی	بعد نعت احمد والا تبار
وصف آل اطہر و اصحاب میں	ہو روان خامہ ہی جتکے وزگار
اب قلم کچھ تذکرہ کی کر صفت	پیش عالی ہمت و ذی اقتدار
واہ واہ کیا تذکرہ لکھا گیا	جسکے ہیں شتاق مردم بشمار
تذکرہ ہی یا کہ ہی چہ جام جم	جس سے روشن ہے جہان کا رو با
تذکرہ کیا محسن اشعار ہو	ناظم و ناثر ہیں جس سے یادگار
اسکے ناظم ہیں امیر ابن امیر	شہ سوار و نامدار و کامگار
کون وہ نواب عالمگیر خان	جسکی دولت سے ہی میر افتخار
ہیں سخی ایسے عطا سب کو کیے	سیلے مندیل اکیدن میں ایک ہزار
اونکے چھوٹے بھائی بھائی کی طرح	ہو مرا جی جان اوپر سے نثار
ہیں شجاعت اور دلیری میں فیر	علم و دانش میں ہیں فخر و زگار
ہی قرآن شمس و قمر کا بیگان	دیکھ لے کوئی نہ ہو گرا اعتبار
حال اونکی بارگہ کا مختصر	اس طرح لکھتا ہو ملک زر نگار
فیل و اشتر اسپ گجھی پا لکی	رات دن حاضر ہیں سب باندھ و قطا

<p>             چیدہ چیدہ ہین ملازم اوکے سب              ہین بڑا عذر اور انکار سے              دست بستہ تمام طفل و کینز              کیا کروں ہین اوکے سرنگھو کا صف              جسکے سراسر ہین طرہ بازخان              ہو مقابل اوکے جو میدان میں              افسران کا رخانہ کا رکن              منتظم سبکے ہین فیض اللہ خان              سیکڑوں مارے ہین جسے شیراز              انتظام اوکا ہو ایسا دلپذیر              اور سکندر خان ہین صاحب ہتمام              اسلحہ خانہ کے توشک خانہ پر              ہین مدیر صطبل کے صاحب نظیر              فرد ہین عالی نسب ہین یہ نجیب              گرجہ ہوتے چھوڑتے میدان کو              چھوٹے صاحب کے صاحب چوہن دو              قدرت اللہ خان قائم دادخان              شیرشی اوکے ہین عبد المجید              خوش نویس و خوش سلیقہ خوش بیان           </p>	<p>             جان نثاری سے سدا رکھتے ہین کار              مستعد ہین جسکے ذمہ ہر جو کار              ایستادہ صف بصف ہین چوہدار              ہمت و مردی میں ہر اک نامدار              ہین تنگ انداز اور دشمن شکا              ہو کے پسپا لے وہین راہ فرار              با وفا ذی ہوش اور ذی اعتبار              صف شکن ہین جو بروز کارزار              ہمت مردانہ سے وقت شکا              شیر بکری ہمدگر پائین تار              جان نثار عقلمند و ہوشیار              رکھتے ہین یا صد امانت اختیار              بے نظیر و بے بدل با اعتبار              منشی ہین اور پہلوان زوردار              دیکھو انکو رستم و ہفتدیار              اپنے اپنے کام میں ہین ہوشیار              ہین دلیر و سیف زن اور نچتہ گار              خان والا شان اور عالی مقام              انہی ہونظم و نسق کا سب مدار           </p>
---	---

اونکے دیوان کی بیان ہو کیا صفت	ہیں نذرِ احمد جہانکے کا مزار
اونکی بس تحریر کیا تسخیر ہے	جن والٹانکے ہو حق میں سحر کار
لالہ بٹوال صاحب فی سیاق	ہیں سینہ نائب بالیافت باوقار
وہ محاسب ہیں اونکا حوصلہ	دیکھے ٹوڈر مل بھی تو ہوش سار
ہیں جلال الدین جفا ہوشمند	اوس امارت خانہ میں سرشتہ دار
بیکران ہیں وصف اتباع امیر	کیجے سال خاتمہ پر اخقار
بے سرانیشہ تاریخ امی مہتر	کر رقم - ہو انتخاب یادگار

قطعہ تاریخ ریختہ کلک جواہر سلک منشی جادو رقم عطار دستم  
سید محمد نجف حسین اظہار نگار محکمہ سائر کل نزیل بھوپال

مرتب شد عجب گلستہ تر	بجھد اللہ کہ یا قوت و کبر سفت
برائے سال طبعش باسرت	نجف تاریخ نظم سلک و کف

قطعہ تاریخ از نتائج افکار خوش مزاج نیک اخلاق غور و محقق مشہور آفاق  
صاحب ہیں قوم و طبع مستقیم منشی محمد عبد العظیم رہ بکار نویس محکمہ سائر  
نزیل بھوپال

واہ کیا تذکرہ ہوا ترتیب	ہر ورق پر بہار جسکے شمار
لکھی عبد العظیم نے تاریخ	عاشقانہ سفینہ اشعار



تاریخ طبع از افکار تازه جوان خوش و جاهت لطیف مزاج طبعیت  
میر معصوم علی روزنامه نویس محکم و سائر کل نزیل بھوپال

کتابت یا آنکه کان سخن	در حبس معنی که جان سخن
چو معصوم پر سید سالش دل	بگفتا عجب بوستان سخن

قطعه تاریخ انشای افکار قدوس صاحب تقیم الوضع اسوار باب سلیم الطبع بیان  
ثابت محمد خان صاحب مخلص بیات بیان کرم محمد خان صاحب مرحوم  
که از رؤساء بھوپال اند

لله الحمد درین عهد نمود ذبیحہ	دست گل عجب راسته طریق سخن
ثابت نکتہ سرا کرد چو سکر تاریخ	بالتش گفت کہ - و بپس شگفتہ گلشن

قطعه تاریخ از افکار گہر بار سخنور شیرین زبان شاعر رنگین بیان  
ملا مظفر حسین صاحب مظفر مخلص خلف ملا عنایت حسین صاحب  
ساکن سروج کہ منمضات یار است نکست

این کتاب عجیب را گفتم	در شبستان دھرباغ نمود
گفت ہالت مگر بی تاریخ	کہ مظفر بگو - چہ مرغ نمود



## صحت نامہ کتابستان عالمگیری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۹	عالمگیر خان	عالمگیر محمد خان
۴	۵	آبادی	آبائی
۵	۴	ملکت	ملکت
۱۴	۲	ویدنت	ویدانت
۱۴	۱۸	تین سوگز	تین سوچہ گز
۱۹	۱۷	حیات نشان	جنت نشان
۳۶	۱۵ شعر	اونکا	اونکو
۴۶	۲ شعر	سپرک	سپرکو
۵۰	۹ شعر	مچکو	خود کو
۵۵	۳ شعر	زوالکا	زوالکو
۵۸	۱۰ شعر	یون اوٹھاتی	بول اوٹھا ہے
۹۴	۱۳ شعر	داغ مشق	داغ عشق
۹۶	۵ شعر	پہرون تک	پہرون تن
۱۴۳	۱۵ شعر	کس ساتی بہت کا بہرہ ہی قصو	ہو فرقت ساتی مین یہ مہجور کی آواز
۱۹۷	۱۲ شعر	اور یہی ہی	اور مین ہی
۲۲۴	۷ شعر	وہ آزاد ہی تو گرفتار مین ہوں	خطا ہو سکی گنگا مین ہوں







# RESERVE BOOK

CALL No. { *29112* } ACC. No. *23.45*  
 AUTHOR.....  
 TITLE.....

	URDU SECTION	

MAULANA  
AZAD  
LIBRARY



-:RULES:-

ALIGARH  
MUSLIM  
UNIVERSITY

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue

